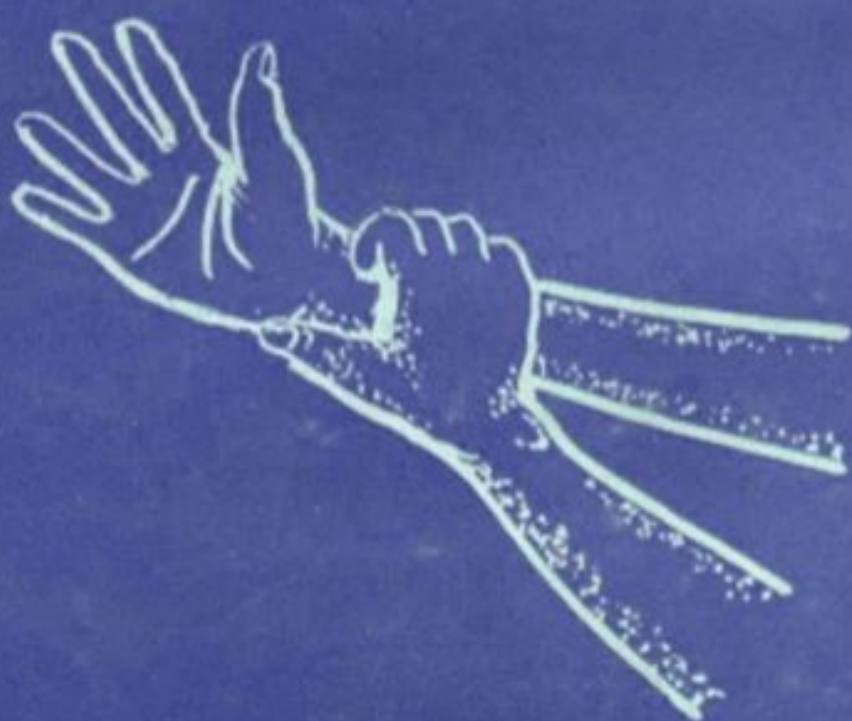


پایہ نہضت قانون بین



حکیم پیر محمد کاوش

ڈاکٹر حکیم ابرار احمد (بی۔ اے)

حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

PDF
تیار کرو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا تَتَّخِذْكَ ذُرَّةُ الْإِبَادَةِ إِلَهًا

شُرَّيَانِي بِسَطِّ مَقْصَدِ

قانونِ نبض

مولفہ مرتبہ و مصنفہ

خادم الطب والاطباء حکیم پیر محمد کاشف حاذق الاطباء
آر۔ یو۔ ایم۔ پی۔

ڈاکٹر حکیم ابرار احمد (بی۔ اے)، بی۔ یو۔ ایم۔ ایس ایف۔ ٹی۔ جے
(پاک، ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس (پاک)، ایف۔ بی۔ پی۔ ایس (کراچی)
آر۔ این۔ سی۔ ٹی (اسلام آباد) آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی۔ (کراچی)

حکیم مختار احمد کاشف (آر۔ یو۔ ایم۔ پی) حال راجی

نشا: ادارہ مکتبہ خزینہ صحت گجرات

جملہ حقوق محفوظ ہیں



نام کتاب ————— قانون نبضے
 تالیف و ترتیب ————— حکیم پیر محمد کاوش
 تجدید ————— ڈاکٹر حکیم ابرار احمد
 حکیم مختار احمد کاشف

سن طباعت
 ۱۹۸۸ء

قیمت، ————— ۱۰/- روپے

ناشر

ادارہ مکتبہ خزانہ صحت گجرات

مطبوعہ معراج دین پریس لاہور

اُسے خالقِ کلے اور

قادرِ مطلق کے نام

جس نے

ایک مشیت بھر خاک میں رُوح پھونک کر
اسے

جس نے حرکت اور نطوتے

عطا فرمایا

فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
وَاللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

فہرست عنوانات قانون نبض

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۱	تقدیم	۹	۱۰	روح کیا ہے ؟	۲۷
۲	مولف کا مختصر تعارف	۱۰	۱۱	قوت مدافعت	۲۸
۳	غرض : لطف	۱۱	۱۲	روح کہاں رہتی ہے	۳۰
۴	قانون نبض کے ابتدائی مراحل	۱۲	۱۳	نبض سے تشخیص کیونکر ممکن ہے	"
۵	صلائے عام	۱۴	۱۴	روح کے بارے مولف کی رائے	۳۲
۶	قطعہ تاریخ	۱۹	۱۵	مشاہدہ نمبر ۱	۳۴
۷	روح اور اطباء قدیم	۲۰	۱۶	مشاہدہ نمبر ۲	۳۵
۸	امو طبیعہ اور ارواح	"	۱۷	روح اور اس کی حالتیں	۳۵
	ابن عباس اور سعد بن جبیر	"	۱۸	۱۔ روح خفی	۳۷
	ارسطائیس	۲۱	۱۹	۲۔ " "	"
	افلاطون	"	۲۰	۳۔ " "	"
	نیشا غورث	"	۲۱	۱۔ روح جلی	۳۸
	جالینوس	۲۲	۲۲	۲۔ " "	"
	اطباء متاخرین	۲۳	۲۳	۳۔ " "	۳۹
	روح طبعی	"	۲۴	بیرونی ہوا اور جسمانی روح	"
	روح حیوانی	"	۲۵	کاموازنہ	۴۰
	روح انسانی	۲۶	۲۶	روح کے معارف کا حفظ اسباب	۴۱
	قوت	۲۷	۲۷	مبدأ نبض (دل)	۴۲
۹	روح کا قدیم استخراج	۲۸	۲۸	دل کی مشہور شریانیں	۴۳

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۱۵	دل سے شریانیوں کی ابتدا	۴۴	۶۲	قوی ضعیف بطی متفاوت	۶۲
	اور ورید دل کی انتہا	۴۵	۶۳	ضیق صلب۔ لیٹن مٹلی	۶۳
	وریدیں	۴۶	۶۴	مستوی مختلف منشاری	۶۴
۱۶	نبض	۴۷	۶۵	موجی۔ دوری	۶۵
	نبض اور ڈاکٹروں کی رائے	۴۸	۶۶	نالی۔ مطرتی	۶۶
۱۷	آلہ حرارت	۴۹		مشرق۔ ذنب الفار	
۱۸	نبض اور حکمائے قدیم	۵۰		مختلف منظم۔ مختلف غیر منظم	
۱۹	نبض کا جسم کے اندر دینی		۶۸	ذوالفترہ۔ فی الوسط	۶۸
	اعضاء سے تعلق	۵۲		نبض متفرقات۔ قصیر	
	دماغ۔ دل	"	۶۹	خالی۔ ادھامی منخفص از راج	۶۹
	معدہ و امعاء	"	۷۰	غزالی متشیخ۔ مرتعش	۷۰
	جگر۔ طحال۔ بلبہ	"	۷۱	حصری۔ دوری	۷۱
	گردہ و شمش دریں	۵۳	۷۲	ذنب الفار۔ جیدالوزن	۷۲
	مٹانہ و اعضائے تنال	"		مجاوزا لوزن ناراج اور	
	عروق	"	۷۳	ملس نبض	۷۳
۲۰	قواعد و ضوابط نبض	۵۴	"	گرم۔ سرد۔ لیٹن۔ یا بس ملس	"
	نبض کی رفتار	۵۷	۷۴	نبض اور اخلاط	۷۴
۲۱	عمر کے لحاظ سے نبض میں فرق	۵۸	"	نبض صفراوی۔ دموی	"
	بچوں۔ مردوں۔ عورتوں کی نبض	۵۹	"	نبض بلغمی۔ سواوی	"
۲۲	نبض کی مشہور اقسام	۶۰	۷۵	مزاج	۷۵
	شہوق عظیم۔ لطیف۔ عریض	۶۱	۷۶	نبض سے مزاج کی وضاحت	۷۶
	ضیق۔ سرخ۔ قاتر۔ دقیق	۶۱	"	مزاج دموی۔ صفراوی	"

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۸۷	مزاج رطب - سوداوی		۸۷	ایشائی ممالک خط استوا مشرق	
۲۶	نبض سے مزاج کے حواصل	۳۲	۸۸	نبض سرد و جانب	
	مزاج صفراوی - دہری		۸۹	دائیں جانب کی نبض	
	مزاج بلغمی - سوداوی		۹۰	بائیں جانب کی نبض	
۲۷	نبض غیر معتدلہ	۳۳	۹۱	خود تری کی نبض سرد و جانب	
	قوت حیوانی		۹۲	بیضہ یا جڑو	
	ضعف قوت حیوانی زیادتی خون	۷۹	۹۳	حیض کی نبض	
	کی خون عصبی تکلیف شیعہ		۹۴	حمل کی نبض	
۲۸	نبض پر موسمی اثرات	۸۰	۹۵	نبض سے لڑکا لڑکی پہچان	
	ربیع (موسم بہار) - موسم گرما		۹۶	نبض عقیقہ (با نجمین)	
	خریف (موسم خزاں) - موسم		۹۷	ماں کی اولاد - خاندان کی نبض	
	سرمایہ کی نبض		۹۸	نبض مختلف حالات میں	
۲۹	دقتی سمارت - رب و دت	۸۱	۱۰۰	فدا ہبوک - میند وغیرہ	
	موسم گرما - طلوع آفتاب بعد پھر		۱۰۲	غصہ - غم - فکر - درد وغیرہ	
۳۰	موسم کیت بد لگتے ہیں	۸۲	۱۰۳	عشق کی نبض	
	موسمی نقشہ		۱۰۴	میلہ کی نبض	
	منطقہ کے لحاظ سے گرم سرد	۸۳	۱۰۵	اورام (دروں) کی نبض	
	اور معتدل ممالک کی تقسیم			اورام شدیدہ - درم حار	
	منطقہ حار شمالی - معتدلہ شمالی	۸۵	۱۰۶	درم انتہائی - اعضائے عصبانیہ	
	منطقہ معتدلہ جنوبی - بارہ شمالی	۸۶		عروقہ - شریانہ - ذکی لکھیں	
	منطقہ بارہ جنوبی		۱۰۷	درم ذکی لکھیں	
۳۱	علاقائی نبض کا حجم	۸۷	۱۰۸	درموں کی نبض	
				بخاروں کی نبض	

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۱۱۸	حمی یومی شلرالغلبہ	۱۰۸	۱۱۷	خفقان بارود نالچ	۱۱۷
"	حمی بلغمی - حمی عفتی	"	"	دماغی دباؤ	"
"	حمی غلبہ خالصہ	۱۰۹	"	نمشی اثرات	"
"	حمی غلبہ غیر خالصہ	"	"	پانی جوف قلب	"
"	حمی مطبقہ - حمی اربعہ	"	"	صداع (درد سر)	"
"	حمی محرکہ	"	۱۱۵	سرد دار (سرچکانا)	۱۱۵
"	حمی ذقیہ	"	"	ہیم و جنون	"
۳۷	مختلف عوارض اور	۱۱۱	"	عشق	"
"	امراض کی نبض	"	"	مالیخولیہ دماغی	"
"	مرض کی جانب	"	"	مالیخولیہ مرقی	"
"	زیادتی خون اور	"	۱۱۶	دل کے امراض کی نبض	۱۱۶
"	شدید عوارض	"	"	اختلاج قلب	"
۱۱۲	کمی خون عصبی تکلیف	۱۱۲	"	درم قلب یا چربی	"
"	توت حیوانی - ضعف توت	"	"	جوف قلب میں پانی	"
"	حیوانی - ضعف دماغ	"	"	دل کے عضلات کا پتلانٹو	"
"	نالچ	"	۱۱۷	دق الریہ	۱۱۷
"	لقوہ - استرخا	۱۱۳	"	سل الریہ	"
"	کمزوری جسم	"	"	قرص شمش (ریہ)	"
"	استرخا عضلی	"	"	ضعف معدہ	"
"	سکتہ	"	۱۱۹	کثرت ریاح	۱۱۹
"	سرسام کی نبض	"	"	قبض	"
۱۱۴	درم دماغ و ریہ	۱۱۴	"	ہیضہ	"

نمبر	عنوان	صفحہ	نمبر	عنوان	صفحہ
۱۲۴	شدید وجع المفاصل	۱۱۸	دق الامعاء کی نبض		
"	رسولی کی نبض	۱۱۹	اسہال و اخراج رطوبت غیر		
"	مردوں میں سل	"	اسہال مزمن		
"	عورتوں میں سل	"	پردہ صفات میں سوزش		
۱۲۵	بحران کی نبض	"	بو اسیر اندھی بیاج تیجر		
۱۲۵	نبض سے موت کی علامات	۱۲۰	درم پردہ صفات		
	کا اظہار	"	درم زائدہ اعور		
۱۲۶	نبض کے مختصر جائزہ	"	ضعف جگر سختی درم جگر		
"	نبض متواتر بمثل صلب	"	ضعف معدہ		
"	نبض متواتر بمثل ملائم	۱۲۱	درم گردہ - قرحہ مشائے		
"	نبض متواتر بمثل ملائم	"	قرحہ احلیل کی خون صابون		
"	نبض متواتر بمثل ملائم	۱۲۲	شراب کی نبض		
"	نبض متواتر دقیق سریع	"	شمسی حرارہ (لوگٹنا)		
۱۲۷	نبض متلی عظیم متواتر لین	"	سکتہ		
"	دقیق متلی صلب	"	عالمہ		
"	نبض متواتر سوت کی مانند	"	استقاط و وضع حمل کی نبض		
"	متفاوت - سریع	۱۲۳	خرابی رحم		
"	عظیم - طول - عرض	"	درم رحم		
"	خلفی - صغیر - قوی	"	اختناق الرحم		
"	حصری - منشاری	"	ضعف اور کمزوری		
۱۲۸	نبض موجی	۱۲۴	رقت منی		
		"	نامرد کی نبض		

تقدیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَمَّدٌ آلُ أَبِي بَكْرٍ أَصْحَابُهُ كَرَامُ أَجْمَعِينَ وَحَضْرَتِ
سَيِّدِ عَالَمِينَ شَافِعِ الدِّينِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَسَلَامُ خَيْرِ أَوْامٍ تَأْتِيَامَتِ،
وَبِهِ بَرَكَتٌ مَشَاهِيرُ فَنِ طِبِّ هَرَمِسِ اسْتَقْلَبِيوسِ سَقَرَاطِ لَقْمَانِ اِرِسْطُو
رَازِي زَانْدَرُودِي ابْنِ سِينَا وَغَيْرِهِمْ،

حَقِيقَرِ نَاجِزِ پیرِ مُحَمَّدِ الْمُتَخَلِّصِ بِهْ كَاوُشِ ابْنِ مَوْلَادَادِ (جَنُوعِ رَاجِیوَتِ)
سَاكِنِ زَیْرِ پَاتِی حَضْرَتِ كَبِیرِ الدِّینِ شَاہِدِ دِلِی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَیْهِ حَجَرَاتِ شَہْرِ
خَطَمِ دِیْنِجَابِ بِهْ مَلِكِ پَاكِستانِ مَعْرُضِ دُورِ غَرْبِ ہندِ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء
بہ تَقْلِیدِ قَدِیْمَا اِنْسِنِی دَرِ حَصُولِ عِلْمِ نَبَضِ بِنَامِ

”شَرِیائی بَسْطِ وَقْبِضِ یَا قَانُونِ نَبَضِ مُرْتَبِا کر کے اپنے فَرْضِ
بہ نَوْعِ قَرْضِ سَے سَکدِ وُشِ سَوَا تَا کہ طَالِبَانِ فَنِ نَبَضِ اس سَے اسْتِفَادِہ
حَاصِلِ کر کے فَنِ طِبِّ کَے حُسْنِ کُو دُو بَالَا کرِیں اُو رِ مَرْضِ کِی کِیْفِیَّتِ کُو مَعْلُومِ کر
کَے ”بِیْمَارِی کُو تندرستی میں تبدیل کرتے میں کامیاب ہوں اور ناچیز کو،
دُعائے خیر سے یاد فرمائیں تاکہ مجھ ناچیز کے لئے توشہ آخرت بنے،

۹ ۱/۲

آمینے ثم آمینے

خادم طب و اطباء حکیم پیر محمد کاوش

مؤلف کتاب هذا کا

مختصر تعارف

- ۱۹۴۷ء میں پیش قیمت مزارعہ کے نام سے نہایت آسان اور -
مختصر الاجزاء نسخہ جات کا ایک چھوٹا سا رسالہ شائع کیا۔
- ۱۹۵۶ء میں اخلاقی روحانی اور جسمانی صحت کا محافظ ماہنامہ
”خزینہ صحت“ گجرات کا اجراء کیا۔
- ۱۹۵۷ء میں اخلاقی روحانی اور جسمانی صحت کا جواب مرتب
”حفظ صحت“ (سالنامہ) کتابی صورت میں شائع کیا۔
- ۱۹۵۸ء میں آل پاکستان طبی کانفرنس گجرات میں بحیثیت
جنرل سیکرٹری رہے۔
- ۱۹۵۹ء میں ”ناموس الاطباء“ با تصویر ضخیم کتاب شائع کی جو
طبی حلقوں میں خاصی مقبول ہوئی۔
- تقریباً ۱۹۶۱ء میں پاکستان یونانی بورڈ کی طرف سے درجہ اے
میں رجسٹریشن حاصل کی۔
- ۱۹۶۲ء میں فن تکلیس (کشتہ سازی) پر ایک مختصر رسالہ
شائع کیا۔
- زود اثر مجربات ”نامساعدہ حالات کی وجہ سے طبع نہ ہو
سکی۔ تاہم ادارہ طبیب عاذق گجرات نے سالنامہ کی،
صورت میں شائع کر دیا۔
- ۱۹۸۸ء میں قانون نبض ”زور طبع سے آراستہ ہو کر آپ
کے سامنے ہے“ ڈاکٹر حکیم ابرار احمد عفی عنہ

عرض مؤلف

اکثر مصنفین و موافین نے تالیف و تصنیف میں نبض کو اس قدر مہم بنا دیا ہے کہ مبتدی اسے دیکھ کر گھبرا جاتا ہے۔ اگر حوصلہ نہ ہارے اور اسے سبقاً پڑھنا شروع کر دے تو لفظ ثقیل عبارت پیچیدہ مضمون طویل اور نتیجہ صرف ایک دو لفظوں سے زیادہ نہیں نکلتا۔

جب کوئی اس قدر شکل رسالہ نبض کافی محنت اور توجہ کے ساتھ پڑھے کہ عملی میدان میں آتا ہے۔ تو نبض کچھ اور بیان کرتی ہے۔ اس وقت علم نبض کے طالب کو اپنی پچھلی ساری محنت پر کف افسوس ملنا پڑتا ہے۔

لہذا میرا قصد اور مقصد صرف نبض مضمون کی لفظی پیچیدگیوں کو دور کر کے عام فہم اور آسان لفظوں میں بیان کرنا ہے تاکہ علم نبض کا طالب اسے ایک مشکل کام سمجھ کر ترک نہ کر دے بلکہ آسان سمجھ کر جاری رکھے تاکہ اس کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ اس قدر آسانی کے باوجود اگر کوئی طالب علم نبض حاصل نہ کرے گا تو یہ اس کی اپنی خامی ہوگی۔

اگر طبیب علم نبض کا ماہر ہوگا تو مریض کے بتائے بغیر یہ جان لے گا کہ اسے کونسا مرض یا عارضہ لاحق ہے۔ بعض لوگ طبیب کی خدانت معلوم کرنے کے لئے خاموشی سے اپنا بازو آگے بڑھا دیتے ہیں۔ اور بعض خود بتا پسند نہیں کرتے۔ اکثر عورتیں اپنی تکلیف شرم و حیا کی وجہ سے خود بیان نہیں کرتیں۔ اور وہ بچے جن میں ابھی قوت گویائی اور شعور نامکمل ہوتا ہے۔ دیوانے یا کمزور و نحیف مریض مرض کے غلبہ کے سبب اپنی تکلیف

بیان کرتے کی ہمت اور ہوش نہیں رکھتے، بعض مریض ہذیانی صورت میں بیان کچھ اور کرتے ہیں۔ مرض کچھ اور ہوتا ہے۔

لہذا ان حالات میں نبض سے مرض کا پتہ لگانا نہایت ضروری ہے ورنہ اندھیرے میں تیر چلانا درست نہیں اور نہ ہی کسی مذہب میں رہا ہے حکیم یا ڈاکٹر کا فرض ہے۔

کہ برآنے والے مریض کے علاج سے پہلے تشخیص مکمل کر لے کہ اسے کیا تکلیف ہے موجودہ دور میں آلات تشخیص کافی تعداد میں تیار ہو چکے ہیں جن کا حصول ہر ایک طبیب یا ڈاکٹر کیلئے آسان نہیں کیونکہ ان کی قیمت سینکڑوں ہزاروں پر ہے۔

تشخیص کے لئے نبض ایک آسان ترین ذریعہ ہے جو قدیم زمانہ سے چلا آ رہا ہے اکثر مریض ایسے حکیم یا ڈاکٹر سے طہن نہیں جتے جو نبض نہ دیکھے اکثریت ایسے معالجوں کی ہے جو صرف مریض کی تسلی کیلئے اس کی نبض پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور باتوں باتوں میں مریض سے علامات پوچھ لیتے ہیں۔

اکثریت ایسے ڈاکٹروں کی ہے جو نبض کو دوران خون کی حرکت کے سوا کچھ نہیں سمجھتے۔ اور بعض معالجوں کے متعلق سننے اور پڑھنے میں بھی آتا رہتا ہے کہ فلاں طبیب نبض پر انگلیاں رکھ کر سب کچھ بتا دیتا ہے کہ مریض نے کس دن کس وقت کو لسنی شے کھائی یا حرکت کی جس کے سبب سے یہ عارضہ پیدا ہو گیا جو بعد میں تحقیق پر درست ثابت ہوتا۔ اسے ڈاکٹر یا طبیب کی خدانت سمجھیں یا کرامت یا کسی روحانی قوت کا متحمل جانیں ایسے طبیبوں یا ڈاکٹروں کے مطب میں مریضوں کا تاننا بند رہتا ہے۔ لہذا ان تمام امور کو مد نظر رکھتے ہوئے نبض کے بار میں مندرجہ ذیل

قدیم اور جدید کتب وغیرہ (جو میسٹر آسکیں) کا مطالعہ کیا۔

• کلیات قانون (شیخ رئیس یوعلی سینا) (اردو)

• کامل الصناعہ (اردو)

• مفرح القلوب (اردو)

• جواہر النفیس فی شرح الوجزۃ الشیخ رئیس (مترجم شارح

ابوالعزیز ثعالوی)

• اسرار شریانیہ (حکیم عبدالوہاب انصاری دہلوی عرت نابینا حکیم)

• افادہ کبیر ترجمہ (حکیم کبیر الدین دہلوی)

• ترجمہ کبیر (شرح اسباب) (ترجمہ کبیر الدین دہلوی)

• کتاب التثنیص حکیم کبیر الدین دہلوی

• مضامین حکیم فرید احمد عباسی (بوساطت حکیم عبدالرحیم جمیل حکیم ضیاء الرحمن)

• رسالہ ہمدرد صحت دہلی

• اسرار النبض (حکیم غلام نبی ایم۔ اے)

لہذا مندرجہ بالا کتب وغیرہ سے جو عام فہم آسان اور صحیح معلوما
حاصل ہو سکیں ترتیب دے کر فن نبض کے متدثی حضرات کے سامنے
"قانون نبض" کی صورت میں پیش کر دیا ہے،

گر قبول افتد زبے عز و شرف

انشاء اللہ! میں دعویٰ سے کہوں گا جس کسی نے بھی قانون نبض

کا مطالعہ بقائمی ہوش و حواس، ذوق اور شوق سے کر لیا۔ تو وہ اُن ماہرین

نبض میں سے ہو جائے گا جو نبض پر ہاتھ رکھتے ہی مریض کے تمام خوارض

کو گن گن کر بتا دیتے ہیں۔

قانون نبض میں کیا ہے ؟

اس کتاب میں نبض کے بارے تمام قاعدے اور کچھ ابتدائی
سے لے کر انتہا تک درج کر دیئے گئے ہیں۔

وہ حالات، واردات، موسمی تقاضے گرمی خشکی تری
کمزوری، قوت، عمر اور علاقائی اثرات جو نبض کو متاثر کرتے
ہیں ترتیب وار بیان کئے گئے ہیں۔ — کالے گورے

چینی، جاپانی، ترکی، ایرانی، مصری، سوڈانی، عرب، تورانی، امریکی، افریقی
برطانوی، جرمنی، روسی، افغانی، پاکستانی، ہندوستانی و دیگر ایشیائی ممالک
وغیرہ کے رہنے والوں کی نبض میں رد و بدل ہونے والا فرق بتذصیل درج کر دیا

گیا ہے نیز ابتدائی، درمیانی اور انتہائی امراض میں چلنے والی
نبض کو بھی بالوضاحت بیان کر دیا گیا ہے۔ اسلئے کہ ضرورت مند
اس سے جی بھر کے فائدہ اٹھالے۔

آخر پر ناچیز قانون نبض کی ترتیب و ترکیب اور کمی بیشی
کے بارے کا طمان فن کی قیمتی رائے کا منتہی ہے۔ لہذا اس کتاب
کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں
تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی مزید اصلاح کی جاسکے۔

قانون نبض کے ابتدائی مراحل

قانون نبض کا مسودہ ۱۹۶۱ء میں ترتیب دیا جا چکا تھا۔ لیکن
وقت کے تقاضا نے کچھ ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ اسے منظر عام پر نہ
لایا جاسکتا تھا۔ تاہم کہ ۱۹۸۶ء کے دورِ آرام نے آلیا۔ طبع میں دیئے ہوئے

جذبے نے پھر سے انگڑائی لی۔ اور قانونِ نبض کے مسودہ کو جھاڑ پھونک کر سامنے رکھا اور اوراق کو الٹ پلٹ کر کے نئی ترتیب دینے لگا۔ تو میرے عزیز بیٹے ابرار احمد نے (جو اس وقت طبیہ کالج لاہور آخری سال میں زیرِ تعلیم تھے) دیکھ کر کہا آپ کا دورِ برانا تھا اب نیا دور ہے۔ اور اکثریت ایسے طالب علموں کی ہے جو غریبی اصطلاحات وغیرہ کو قطعاً نہیں سمجھتے۔ اگر ایسے مشکل الفاظ کے ساتھ انگریزی الفاظ کا اضافہ کر دیا جائے بہت بہتر ہوگا۔ اس وقت تو میرے ذہن نے اس رائے کو قبول نہ کیا، مگر اس رائے نے سوچنے پر مجبور ضرور کر دیا۔ اور جو بولے وہی دروازہ کھولے والی بات سامنے آگئی۔ اور مجھے کہنا پڑا کہ اس کام میں آپ سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے جو میرا ہاتھ بٹائے۔

لہذا عزیز موصوف نے قانونِ نبض کے مسودہ میں جہاں کہیں، انگریزی الفاظ کی ضرورت سمجھی لگا کر اس کی افادیت میں اضافہ کیا میں یہاں عزیز موصوف کے تعارف کے چند الفاظ تحریر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر حکیم ابرار احمد علمِ طب کے حصول کے لئے تقریباً دس سال سے مسلسل مصروفِ عمل ہیں اور علمِ طب کے حصول کا یہ عالم ہے کہ ایلو پیتھ۔ اسلامی طب اور ہومیو پیتھ پورا کر سکنے کے باوجود طبع میں ابھی تشنگی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حامی و ناصر رہے آمین۔

عزیز موصوف نے میری ہر وہ علمی خواہشیں پوری کر دکھائیں جو میں اپنی کم مائیگی کے سبب اپنی عمر کے خاص حصہ میں پورا نہ کر سکا۔ لہذا اس سپوت کے لئے میری نیک تمناؤں اور دعائیں ہمہ وقت

اس کے ساتھ رہیں گی - آمین دعاگو
 ۲۸/۸/۸۸ پیر محمد کاوش



صلائے عام

نبض دیکھنے کا دستور (METHOD) طب قدیم (آیوریدک یونانی طب) میں صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ مگر آج کے دور (NEW AGE) میں نبض (PULSE) کو اس مقصد کے لئے دیکھا جاتا ہے کہ اس میں تیز رفتاری (SPEED) کتنی ہے نرمی (SOFTNESS) کیسی ہے سختی (HARD) کس انداز پر ہے طوالت (LENGTH) اور پھیلاؤ (EXPANSION) کہاں تک ہے۔

جن حضرات کو نبض کی مہارت (EXPERIENCE) نہیں نبض اُن کے لئے گونگی (DEAF) ہے۔ اور جو اس میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں تو نبض اُن کے لئے ڈھنڈورچی (ANNOUNCER) ہے۔ یعنی جسم کے اندرونی حالات کو علی الاعلان بتلاتی ہے۔

ڈاکٹر حضرات نبض کو صرف دل (HEART) کی وہ حرکت (MOVEMENT) بیان کرتے ہیں جو بدن میں خون (BLOOD) کو پہنچانے اور واپس لانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور بس !

بعض ڈاکٹر حضرات اگر نبض دیکھتے بھی ہیں تو وہ صرف مریض کی تسلی (SATISFACTION) کے لئے رسمی طور پر (EYE WASH) نبض (PULSE) پر ہاتھ رکھ کر مریض سے سوالات (INTERROGATION) کر کے اتہ پتہ لگا لیتے ہیں۔

نبض (PULSE) تشخیص مرض (DIAGNOSIS) کا ایک آسان

اور سستا (SIMPLE AND EASY) ذریعہ ہے اس لئے میں اپنے تمام فنی بھائیوں (ڈاکٹر ز اور اطباء کرام) کو مشورہ دوں گا۔ کہ وہ فی الواقع اس فن نبض میں مہارت (EXPERIENCE) حاصل کر کے اپنی شخصیت (PERSONALITY) کو بلند اور مرض کی تشخیص (DIAGNOSIS) میں سے نہایت بھر میں اپنا نام پیدا کریں۔

علم نبض پر پہلی آسان اور عام فہم کتاب ہے جو قانون نبض کے نام پر ترتیب دی گئی ہے۔ کیونکہ اس فن کو آسان بنانے کے لئے آسان اور عام فہم الفاظ کے ساتھ ضرورت کے مطابق تصاویر (FIGURES) قدیم عربی۔ یونانی اصطلاحی اور مشکل الفاظ کے ساتھ جدید دور کی ضرورت کے مطابق انگریزی الفاظ کا اضافہ کر کے کتاب کی افادیت کو بڑھا دیا گیا ہے۔ تاکہ اس سے ڈاکٹر اور حکیم دونوں استفادہ کر سکیں۔

ڈاکٹر حکیم۔ ابرار احمد



قُطْعہٴ تَارِیخ

۱۰۵۹

۹۲۹

شریانی بسط و قبض یعنی قانون نبض

۱۹۸۸ء

محب دانا مجدد فن عالیجناب حکیم پیر محمد صاحب کاوش گجرات

۱۹۸۸ء

فصیح زمان حکیم گل حسین شاہ گل ساکن چھوکر کلالا گجرات

۱۹۸۸ء

کاوش طبّاع و عالی فکر سے	واہ کیا مطبوع ہو انسخہ عجیب
نبض کے قانون سب چن کر لکھے	ہے حکیم اعلیٰ و عمدہ طبیب
جلد حاوی نبض پر ہو جائے گا	غور سے جو کبھی پڑھیں گانوش نصیب

لفظ "حضرت" مادہ تارِ یخ گل

ہے معاون واسطے ہر اک طبیب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رُوح اور اطباءِ قدیم کی رائے

چونکہ نبض کا اظہار رُوح کے باعث ہوتا ہے۔ اسلئے رُوح کے بارے اطباءِ قدیم نے اپنے علم اور تجربہ کی بناء پر جو بیان کیا ہے ضروری سمجھتے ہوئے درج کیا جا رہا ہے۔

امورِ طبیعیہ اور ارواح (PHYSICAL FUNCTIONS AND SOUL)

اسی موضوع پر تمام فلاسفہ اور حکماء اور دیگر قسم کے لوگوں نے کلام (DISCUSS) کو طوالت دی ہے۔ اہل اسلام کے جہور علماء و غیرہ نے رُوح کو نفس ہی کہا ہے۔ اور استدلال اس قول سے کرتے ہیں۔ بتوفی الانفس حین موتہا (یعنی پورا پا لیتے ہیں نفس اور ارواح اپنی موت کے وقت) یہاں نفس کا لفظ رُوح (SUBSTITUTE) کے لیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ارواح اور نفس دونوں ایک ہی ہیں۔

ابن عباس اور سعد بن جبیر کا نظریہ رُوح

ابن عباس اور سعد بن جبیر نے کہا ہے کہ ارواح مردوں کی وہ ہیں جب وہ مرد (مُرک) جاتے ہیں اور حیثیتوں (زندوں) کی جب وہ بڑھاتے (بڑھتے) ہیں۔

ارسطالیس (ARISTOTLE)

ارسطالیس نے کہا کہ روح جسم کا کمال طبعی الحاذی الحیوۃ بالقوۃ ہے جس کی دلیل میں بیان کیا ہے کہ جسم کی کیفیات (FELLING) (ACTIONS) محسوس ہوتی ہیں اور نفس کی کوئی کیفیت اُس کے فضائل اور زرائع میں سے محسوس و ملموس نہیں ہوتی اور یہ بھی کہا ہے کہ روح جو ہر خورد و رشن بالذات ہے جس سے ادراک (SENSATION) حاصل ہوتی ہے اور بعض حکماء کا مقولہ ہے کہ نفس نہ تو بدن کی کوئی حالت ہے اور نہ اس کے مجاور ہے بلکہ اس کا بدن کے ساتھ اس طرح علاقہ (CONECTION) ہے جس طرح عاشق کو اپنے معشوق کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔

افلاطون (PLATO)

افلاطون کے نزدیک روح (SOUL) ایک جوہر (EXTRAET) ہے جو جسم (BODY) کو حرکت (MOTION) دیتا ہے اور خود جسم نہیں کیونکہ وہ ایک امر ربی اور حکم نیدانی (ORDER) ہے جس کی حقیقت (REALITY) اور علم کو اُس نے غفی رکھا ہے اور نیز کہا ہے کہ وہ ایک جوہر بسیط عقل متحرک بالذات (MIND PERSONALLY) ہے۔

فیثاغورث (FITHAGORTH)

فیثاغورث نے کہا کہ روح جوہر بسیط نورانی (PARTICLES OF LIGHTED EXT-RACT) جو سب پر محیط اور جوہروں سے بہتر ہے اور افضل ہے یہی عقل کی تعریف ہے۔ ایک جماعت (GROUP OF PHYSI CIANS) کے نزدیک روح

جسم لطیف ہے۔ گویا دل کے شیشہ میں ایک روشن چراغ ہے جس کی روشنی جاتی LIFE اور اس کا تیل (اینرجن FUEL) حس و حرکت (SENSE & MOTION) نور اور شہوت و حرارت اور غفلت اُس کا دھواں ہے جو غذا کی خواہش اُس کی خادم اور نگہبان ہے۔

بعض کے نزدیک رُوح کے اجزاء (FIREY) ناری ہیں جو اس سمیت میں دھنسے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آگ کی خاصیت سے روشنی اور چمک پیدا ہوتی ہے ایک جماعت کے نزدیک رُوح جسم لطیف ہے جو دل کے بائیں بطن (LEFT- VENTRICLE) میں تھکوت ہوتی ہے جرقہ ابھر (شریان اعظم) (AORTA) میں نفوذ ہو کر شریانیں (ARTRIES) کی راہ سے بدن میں منتشر (DISPERSE) ہو جاتی ہے۔ کسی کے نزدیک جسم نورانی (TRONS منتشر) (PIRANT BRITE BODY) شفاف ہے جو بدن میں جاری و ساری ہے۔ اور اس وجہ سے نفس SOUL روشنی LIGHT کی طرف راغب و اندیکہ DARKNESS سے متنفر ہوتا ہے اور کسی کا مقولہ ہے کہ رُوح اور خون، (PURE A CLEAN BLOOD) خالص جو کہ دونوں عفونتوں (مٹرائند) سے خالی ہے۔

ابن راوندی کے نزدیک رُوح دل میں ایک جزوی تخیل (RUTES) کی طرح ہے۔ جالینوس نے کہا کہ مجھے اب تک رُوح کے بارے کچھ ثابت نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ مزاج معتدل (NORMAL TEMPRIMENT) جس میں تمام ارکان (ELEMENTS) اعتدال کے طور پر پائے جاتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ نفس کا جوہر کیا شے ہے۔ اور کسی نزدیک حرارت عزیز یہ (TEMPRATURE OF BODY) جس کا فیضان

(منبدا) (SOURCE) دل کی طرف سے ہوتا ہے۔

اکثر اطباء نے متاخرین کے نزدیک روح جسم لطیف بخاری

(RUTES) — ہے جو عمدہ خون کی لطافت سے

حاصل ہوتا ہے۔ اس میں بیرونی ہوا (بھی) آمیزش پاتی ہے۔

اہل اسلام کے علماء نے کہا ہے کہ روح کی ماہیت اور اس کی کیفیت

اور بدن میں اس کے حلول اور اختلاط (TOUCH & ABSORBED)

اور حیات (LIFE) کا اس کے ساتھ متصل (ADJUST) ہونا ان

تمام امور کو بجز خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ بھی ایک امر (ORDER)

ہے۔ یہی بات کہ وہ بدن کی حالت ہے یا نہیں، اس میں اور بدن میں

مغاڑت ہے یا نہیں، نہ ان تمام امور کے بھید کوئی نہیں جانتا اس کے

نزدیک روح کی ایک ہی قسم ہے اور اہل فلسفہ کے نزدیک روح کی تین قسمیں

ہیں۔ روح نفسانی، روح حیوانی، روح طبعی،

روح طبعی (PHYSICAL SOUL) :-

وہ روح ہے جو جگر (LIVER) سے خون کھینچ کر تمام جسم (WHOLE BODY)

میں پہنچاتا (SUPPLY) ہے جس میں ہر عضو (ORGANS) کو مناسب

غذا حاصل کرنے کی قوت (FORCE) عطا کرتا ہے اور اعضاء (ORGANS)

میں سامان نمو (GROWTHING) کے آثار نمودار کرتا ہے۔

روح حیوانی (PNEUMA PSYCHIKON) :-

اس سے مراد ہر روح (PNEUMA) کے لئے ایک خاص عضو

(ORGON) جس کے ساتھ اُس کو زیادہ خصوصیت ہوتی ہے۔ اور
 ارسطالیس ————— (ARSTALES) نے کہا کہ تینوں ارواح کا
 فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہے جس کا مُبدا (SOURCE) —
 دل (HEART) ہی ہوتا ہے۔ ARTRIES شرایین کے ذریعے سے اُن
 اعضاء ORGON میں چلی جاتی ہے جس سے اُن کو کچھ خصوصیت اور
 مناسبت ہوتی ہے۔ جہاں اُن کے افعال FUNCTIONS ظاہر ہوتے
 ہیں پس روح طبعی جب جگر LIVER میں پہنچتی ہے تو وہاں اس کا فعل ظاہر
 ہوتا ہے۔ اور جب روح نفسانی دماغ میں پہنچتی ہے تو وہاں اس کا اثر
 ظہور میں آتا ہے۔

روح نفسانی (PNEUMA PSYCHIKON)

یہ روح دل سے لطیف بخارات (RUTES) ہو کر دماغ
 کی طرف جاتی ہے اور دماغ کی غشائیں اور طاجب (LAYER —
 MENGİ) — طبخ اور نفخ CONCOCTION A. MPHYSEMA
 دے کر زیادہ لطیف اور صاف WASH کر دیتی ہیں جس سے حس و
 حرکت SENCE AND MOTION کے افعال FUNCTIONS سرزد
 ہونے کی قابلیت آجاتی ہے۔ یہ بخار — (VAPOUR) دل کی مڑوں
 رگوں میں سے ہو کر دماغ کے قاعدہ کی طرف BASE OF THE BRAIN
 جاتا ہے۔ اور وہاں کئی اقسام (KINDS) میں ہوتا ہے۔ پس دل
 شرایین (ARTERIES) کے ذریعہ سے دماغ کو جوہر روح نفسانی
 (SUBSTANCE) کو عطا کر دیتا ہے۔ اور دماغ (BRAIN) بذریعہ

پھٹوں یا اعصاب (NERVOUS) کے دل کی حرکات کو طاقت دیتا ہے
 اُور دہ (VAINS) و سیلٹ سے دل اور دماغ (BRAIN) کو رُخ
 طبعی پہنچاتا ہے یعنی بخار۔ (VAPOUR) جب دماغ میں جھل
 ہوتا ہے تو اُس کی قسمیں بنتی ہیں۔ ہر قسم کا جُدا فعل ہے یہاں تک کہ
 جب اُس کا طبع (CONCOCTION) دماغ کے تمام بطون (LAYERS)
 میں پورا ہوتا ہے تو اس سے حواس میں حس و حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اور
 افعال (غم، فکر، اخلاق وغیرہ) حاصل ہو جاتے ہیں۔

ان تینوں ارواح (PNEUMAS) میں سے ہر ایک کے لئے
 ایک خاص قوت ہے جس سے خاص خاص فعل سرزد ہوتا ہے اور نفس تمام
 (SPIRIT)۔ ان تمام قوتوں کو لالاک (PERCEPTION) ہوتا
 ہے اور انہیں حرکت کی قوت آتی ہے۔ اور طبعی قوتیں جگر (LIVER)
 کے ساتھ مختص ہیں۔ اُور دہ (VAINS) کی وساطت سے تمام بدن
 میں پہنچتی ہیں پس معلوم ہوا کہ طبعی افعال حیوانی (PHYSICAL FUN-
 CTIONS) کا فعل دل اور شریانوں (HEART AND ARTERIES) کے ذریعہ
 سے تمام جسم میں پہنچتا ہے۔

قوت (POWER OR FORCE)

یہ ایک امر ہے جس کی وجہ سے حیوانات سے افعال سرزد ہوتے
 ہیں جو اپنی کمیت (مقدار) (MASS) کیفیت کے اعتبار سے کثیر الوقوع
 نہیں ہیں اس کو قوت کہتے ہیں۔ اور قوت فعل کے لئے مبداء (SOURCE)
 اور فعل اُس کو لازم ہے۔ پس قوت کا فعل (ACTION) ہم کو معلوم

ہوتا ہے۔ مگر اس کی ذات ہم سے مخفی رہتی ہے۔ اور فعل تاثر ہے موصوع میں عند الفلاسفہ (فلاسفوں) (PHILOSOPHARS) کے نزدیک قوت وہ ہے جس کے تاثر افعال (ACTIONS) صادر ہوں جس میں حیوان و غیر حیوان مساوی ہیں۔ اس کی چار قسمیں ہیں :-

- ۱۔ جس کے افعال (ACTIONS) باوجود شعور کے مختلف ہوں اس کو قوت حیوانی (VITAL POWER) کہتے ہیں۔
- ۲۔ فعل باوجود غیر شعور کے متعلق ہو اس کو قوت بیانیہ (VITAL POWER) کہتے ہیں۔
- ۳۔ اس کا فعل مع شعور ایک ہی ہو۔
- ۴۔ اس کا فعل باوجود غیر شعور کے متحد ہو اس کو قوت طبعی (VIS VITA) کہتے ہیں۔

روح کا قدیم و جدید نظریہ

(MODERN THEORY ABOUT SOUL)

ریسرچ ڈاکٹر حکیم ابرار احمد

روح ایک احساس ہے جس جسم میں یہ احساس پایا جاتا ہے۔ وہ زندہ جسم کہلاتا ہے اور یہ جسم وہ تمام صلاحیت رکھتا ہے جو ایک زندہ جسم میں پائی جانا شرط ہے مثلاً حیوان۔ جاندار انسان وغیرہ، جب ان جانداروں کے جسموں میں یہ احساس ختم ہو جاتا ہے تو وہ جسم مردہ (DEAD) ہو جاتا ہے

روح کیا ہے ؟ (WHAT IS SOUL)

یہ ایک ایسی بحث ہے جو تمام دلائل تحقیق کے باوجود بھی انسانی عقل اس کا احاطہ نہیں کر سکتی لہذا قرآن مجید میں اس کا جواب اس طرح آیا ہے کہ: ”کہہ دو ان سے کہ روح میرے رب کا حکم ہے۔“ جو کُن سے فیکوُن تک پہنچ گیا۔ اور یہ عمل متواتر جاری ہے۔

طب قدیم و جدید کے حاملین میں اکثر روح پر بحث ہی ہوتی ہے ایک گروہ اس کا اقرار کرتا ہے تو دوسرا انکار، لہذا یہ ضروری ہے کہ روح کے قدیم نظریہ کو فلسفہ (PHILOSOPHY) سے نکال کر اسے سائنسی بنیادوں پر رکھا جائے جب کوئی ماہر کسی شے کے بارے میں رائے دیتا ہے تو وہ فلسفہ بنا جاتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی رائے کو جان لیں اور علما طب بھی اس رائے پر تنقید نہ کریں جب اس (THESIS) کو تجربہ (EXPERIMENT) اور مشاہدہ (OBSERVATION) جیسے پیچیدہ دور سے گزارا جاتا ہے اگر وہ سائنسی بنیادوں پر پورا اُترے تو سائنسدان (SCIENTIST) اس (THESIS) کو ثبوت کا درجہ دے دیتے ہیں۔ اور وہ رائے یا نظریہ سائنس کا حصہ بن جاتی ہے طب قدیم کی کتابوں کے فلسفہ کو جدت اور سائنسی بنیادوں پر ریسرچ متواتر کی جاتی تو آج ایلو پیتھی ایک مکمل اور مستقل طور پر تشفا کا ذریعہ بن جاتی لیکن گردش ایام اور مسلمانوں کی متواتر زبوں حالی سے یہ علم یورپ میں آگیا اور پھر اس فلسفہ پر ریسرچ شروع ہوئی جو موجودہ وقت کے سائنسدانوں نے (THESIS) کو ٹھیک پایا تو اسے طب جدید کا نام دیکر ایک نئے طبی علوم کو فروغ دیا اور لوں ایک نئے طریق

علاج (SYSTEM OF MEDICINE) کی ابتداء ہوئی۔
 جو اطباء فلسفہ پر قائم رہے انہوں نے ریسرچ نہ کی اب وہ اپنے
 فلسفیانہ نظریات کی بنیاد پر حقائق اور مشاہدہ سے گزر رہے ہوئے
 علوم کو چیلنج کرتے ہیں۔ جبکہ فلسفیانہ نظریات کی موجودہ سائنسی نظریات
 کے سامنے کوئی وقعت نہیں اگرچہ اسی سائنس نے فلسفہ کی کوکھ سے جنم لیا
 روح دراصل وہ امر بتی ہے جو جدید نظریات کی رو سے ہمارے
 جسم میں اس وقت پیدا ہو جاتی ہے جب OVUM کا SPERM سے
 ملاپ ہو کر (ZYGOTE) بنتا ہے اور بتدریج سیل ڈوٹرین ہو کر عضلاً
 بڑیاں اور جسم بنتا ہے۔ اب یہ عمل روح کی بجائے لفظ (IMMUNITY)
 میں بدل جاتا ہے جسے قوت مدافعت بھی کہتے ہیں۔
 جس طرح مرض کے اثرات کو وصول کئے اپنی تکلیف کا اظہار
 مرض کی علامات (SYMPTOMS) میں کرتی ہے۔ اسی طرح
 کمزور روح بھی امراض کا شکار ہونے پر SYMPTOMS کا اظہار
 کرتی ہے۔

قوت مدافعت (IMMUNITY) ایمنیٹی

ایمنیٹی جسم کا وہ اثر ہے جو بچے کے جسم میں پیدائش سے پہلے ہی
 قدرت کی طرف سے امراض کے دفعیہ کے لئے پیدا کر دیا جاتا ہے جب
 کوئی مرض جسم پر حملہ آور ہوتی ہے تو قوت مدافعت اس کا مقابلہ کرتی
 ہے۔ اس حالت میں بے چین بے قرار یا بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے اس
 عرصہ کو ACQUIRED FUNCTIONAL DISEASES یا CAUSAL
 کہتے ہیں۔ اس کے بعد مرض یا تو ختم ہو جاتا ہے یا مرض جسم پر حاوی ہو

جاتا ہے اس کے بعد جو — علاج کیا جاتا ہے وہ دراصل روح کو تقویت دی جاتی ہے مثلاً قوت مدبرہ کر (COMPEL) کیا جاتا ہے کہ وہ امراض کو خیم سے ختم کرے اور سکون دے۔

قدرتی مناعت جو خدا سے ودیعت ہوتی ہے دراصل روح ہی ہے یہ مناعت پیدائش سے موت (DEATH) تک دیتی ہے۔ جس طرح قدیم فلسفوں میں روح قوت مدافعت کی تین قسمیں ہیں مثلاً مناعت کی خصوصیت ایک نسل میں پائی جاتی ہے۔

i - RACIAL IMMUNITY

۲۔ خصوصیت صرف ایک خاندان میں پائی جاتی ہے۔

ii - FAMILAR IMMUNITY

۳۔ یہ صرف ایک شخص میں انفرادی طور پر ہوتی ہے۔

iii - INDIVIDUAL IMMUNITY

اسی طرح روح کی بھی تین قسمیں ہیں: ۱۔ روح طبعی۔ روح نفسانی۔ روح حیوانی، یہی ارواح کے اپنے FUNCTIONS میں جن کو FORCES یا قوتی کہتے ہیں۔ ان کی بھی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ قوت طبعی ۲۔ نفسانی ۳۔ حیوانی،

طب قدیم و جدید میں صرف نفظوں کا ہی پھیرے بات وہی ہے جو اصل میں دونوں ایک ہی بیان کرتے ہیں۔ مگر اندازِ جدا جدا ہے کم علم نئے پر طبیب اور ڈاکٹر اکثر الجھتے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف ریسرچ نہ ہونا ہے۔

• روح کہاں رہتی ہے (WHERE LIVE THE SOUL)

جمہور اطباء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ روح دل کے R. VENTRICLE میں قیام کرتی ہے۔ جب پھیپھڑوں سے OXYGEN — PULMONARY VAINS خون لے کر دل کے بائیں بطن میں داخل ہوتی ہے تو ہوا کی گرمی سے حرارت پیدا ہوتی ہے جو تمام جسم میں حلول کر جاتی ہے اور تمام جسم کو گرم کھتی ہے جو عام طور پر 98.4 فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔

اسی روح کی حرارت R.V میں سکڑنے کی حالت میں پیدا ہوتی ہے اور روح تمام بدن میں خون کے ساتھ ہی پھیل جاتی ہے۔ اور روح کے مسلسل عمل نے شریانوں میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ تو نبض PULSE جنم لیتی ہے۔

روح میں جب کوئی مرض پیدا ہوگا تو اس کے اثرات سے روح کی سارے بدن میں آمد و رفت بھی متاثر ہوگی۔ جب آمد و رفت متاثر ہوگی تو شریانوں کی مسلسل حرکت میں کمی بیشی اور رد و بدل بھی ہوگا اور یہی رد و بدل مرض پر دلالت کرتا ہے۔

نبض سے تشخیص کیونکر ممکن ہے

ایک ماہر نباض PULSIA TIST اسی رد و بدل کو اپنی انگلیوں میں محسوس کر کے مرض کی تشخیص کرتے ہیں۔ ایک ماہر طبیب کو نبض کی حرکات بتا دیتی ہیں کہ کون سے سسٹم (SYSTEM) کے کون سے ORGON کے کس حصہ پر سوزش INFLAMATION تکلیف PAIN۔ رکاوٹ OBSTRUCTION رسولی

TUMER دغیرہ ہے۔ کیونکہ امراض یارکاو میں خون کی حرکات میں رکاوٹ ڈالتی ہیں۔ اور یہی خون کی سرکولیشن UPS & CELES میں تبدیلی کرتی ہیں۔

چونکہ خون جسم کی تمام سیلز تک جا کر غذا ئیت OXYGEN پہنچاتا ہے۔ اور وہاں سے غیر ضروری مادہ واپس لاتا ہے جو سانس پشیا ب پا خام دغیرہ کے ذریعے کل جاتا ہے۔

روح تمام سیلز تک جاتی ہے اور واپس آتی ہے اس طرح تمام جسم میں محرک رہتی ہے۔ اور تمام جسم کے افعال و نقص کی اطلاع شریانون کی حرکات یا WAVES کے ذریعے آگاہ کرتی رہتی ہے۔ اور طبیب انہی لہروں یا WAVES کو اپنی عقل علم اور تجربے کی بنیاد پر پرکھتا ہے۔ تو مرض کی تشخیص بغیر ایکسرے، ای سی جی کلچر خون ٹیسٹ وغیرہ سے نجات ہو جاتی ہے۔

روح کے بارے مؤلف کی رائے

اللہ تعالیٰ نے جب اپنے ظاہر اور عمل دخل کو بڑھانے کیلئے ارادہ کیا۔ تو فرمایا **كُنْ** (ہو) **فَيَكُونُ** (پس وہ) ہو گیا، **كُنْ** ایک امر (حکم) ربی ہے، اور **فَيَكُونُ** ایک قوت عمل (MOVING POWER) ہے جو اس کے امر (ORDER) حکم سے پیدا ہوئی جو ابتداء کُن سے لے کر ہمیشہ تک جاری و ساری (لگاتار) (FREQUENT) کار فرما رہے گی۔

جب لوگوں نے اللہ کے برگزیدہ آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ روح کیا شے ہے؟ تو بار الہ سے (آپ کی زبانی) ارشاد ہوا، **قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي** کہہ دو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) روح میرے رب کی طرف سے امر (حکم - ORDER) ہے۔ لہذا روح (PNEUMA) اللہ کے حکم سے ایک قوت عمل (ACTION FORCE) کی صورت میں پیدا ہوگئی۔

روح سے مراد نفس (جان - SPIRIT) بھی لی جاتی ہے۔ جو ہر جاندار کے علاوہ ہر بڑھنے گھٹنے والی شے میں پائی جاتی ہے۔ کائنات (UNIVERSEL) کے نظام کو خالق کل نے آگ - ہوا - مٹی - پانی (FIRE - AIR - EARTH & WATER) سے پیدا کیا۔ ان چاروں (FOUR) اجزاء پر ہر شے کی بنیاد (BASE) رکھی

ان ہی چاروں اجزاء کو اربعہ عناصر — (FOUR ELEMENTS) کہتے ہیں۔ یہی اجزاء (PARTCELES) مٹی پانی۔ آگ ہوا، باہم مل کر ایک دوسرے کی ضد (ANTI EFFECTS) توڑتے ہیں تو ان سے ایک دھانی (RUTES) بھاپ یا لطیف بخارات (VAPOURS) اٹھتے ہیں جسے رُوح (SOUL) کہتے ہیں۔ اور یہی رُوح ساری کائنات کی نشوونما (GROWTHINS) کا باعث ہے۔

اطباء نے سلف و جدید (MODERN & ANCIENT PHYSICIANS) کے خیال و قیاس کے مطابق رُوح ایک نہایت لطیف شے ہے جسے ہوائے امری، گیس، نسیم (OXYGEN) یا نظرنہ آتے والی بھاپ یا بخیری — (EXHALATION) کیفیت کہتے ہیں جو غذا کے ہضم — DIESTION ہونے کے بعد بلغم (PHLEGME) OR SPUTUM خون (BLOOD) صفرا (SINGUINE) سودا (MALANZHOLOID) بنتے ہیں۔ کے باہم ملنے سے ایک دوسرے کی ضد (ANTI) ٹوٹنے سے جو بخارات پیدا ہوتے ہیں وہی رُوح کہلے اور ان بخارات کے ساتھ جو حرارت (TEMPERATURE) گرمی پیدا ہوتی ہے اسے حرارت غریزیہ (NORMAL BODY TEMPRATURE) کہتے ہیں جو صحت و زندگی کے لئے ایک اہم اور ضروری جزو ہے۔ اور یہی حرارت رُوح کی قوت کی مطابق

۱۵ یہ کردار کی ہوا سے بہت مختلف ہے۔ بلکہ یہ ایک اعلیٰ جوہر ہے جس میں حد درجہ کی لطافت اور شرافت موجود ہے۔

۱۶ اگر آپ اپنا ہاتھ منہ کے قریب رکھ کر زور سے پھونک ماریں گے تو نہایت گرم ہوگی۔ پانی اُبلنے سے بھی بھاپ سخت گرم اٹھتی ہے۔

کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔

روح میں قوت عمل کا ہر اس طرح ہوتا ہے۔ کہ جب روح اپنی خلقی ترکیب سے نظر نہ آنے والی بھاپ کی مانند پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی دوسرا ٹھوس جسم (SOLID BODY) اس رواج کے شعلہ (FLAME) کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ تو اس کی تیز قوت عمل سے ایک جھٹکا (SHRINK) پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ایسا ہی عمل متواتر ہوتا رہتا ہے جس سے دل میں حرکت اور جسم میں جان پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ مشاہدہ (OBSERVATION) :-

ایک شمع (CANDLE) موم بتی، جلائیں۔ اس کا شعلہ جب کامل ہو جائے تو اپنے ہاتھ کی انگشت (FINGER) شعلہ کے کافی اوپر رکھیں۔ اور پھر انگشت کو آہستہ آہستہ نیچے کی طرف لائیں۔ آپ کی انگشت نظر نہ آنے والے شعلہ (FLAME) تو اسے ابھی اوپر ہی ہوگی۔ تو ایک شدید قسم کی جلن (BURNING) سے اپنی انگشت جھٹکا (JERK) کیسے ہٹا لیں گے۔ یہ ایک فطری تقاضا ہے۔ پس یہی ایک قوت عمل (POWER) ہے جس نے دوسرے جسم میں یکدم حرکت پیدا کر دی۔

۲۔ روح کا جوشعلہ اٹھتا ہے وہ آگ کی طرح انتہائی گرمی خشکی میں تیز نہیں ہوتا کہ اپنے مقابل کی ہر شے کو فنا کر دے۔ بلکہ گرمی خشکی میں انتہائی لطیف اور قوی ہوتا ہے جو متعلقہ اعضاء (دل) کو اپنی قوت عمل (MOVING POWER) سے ہمہ وقت مستعد رکھتا ہے اور کسی کا کچھ نقصان نہیں کرتا۔ (کاوٹ)

۲۔ مشاہدہ (OBSERVATION) :-

ایک مرتبہ کھانے کے لئے مرغی کا انڈا (EGG) خریدا۔ توڑ کر اوپر سے چھلکا ہٹایا تو اس کی کیفیت بدلی ہوئی تھی غور سے دیکھا تو اس میں خون کی رگیں (VEINS) بن کر پھیلی ہوئی تھیں اور درمیان میں ایک رگ (VEIN) جو دوسری رگوں سے نسبتاً موٹی تھی جس کا شروع حصہ قدرے موٹا تھا۔ مرنے اور بار ایک حصہ تک صاف اور صاف طور پر یہ رگ تڑپتی یعنی حرکت کرتی نظر آ رہی تھی۔ جہاں تک اپنی نظر کی قوت تھی۔ بڑے غور و فکر سے مشاہدہ کیا تو اس موٹی رگ کے سوا ابھی دل کی شکل و صورت کی کوئی وضاحت نہیں ہو رہی تھی۔ اور نہ ہی کسی اور اعضا وغیرہ کا خاکہ دکھائی دے رہا تھا۔ بس یہی ابتدائی مقام روح تھا جس نے اس جھوٹی سی رگ میں حرکت پیدا کی ہوئی تھی۔



نقشہ ملاحظہ ہو۔

روح اور اس کی حالتیں

(SOUL AND ITS CONDITIONS)

روح کی دو حالتیں ہیں۔ ایک ہے روح حسی (HIDDEN SOUL) اور دوسری روح جلی (APPEAR SOUL) یعنی چھپی ہوئی اور ظاہر، اور پھر ان ہر دو حالتوں کی تین تین حالتیں ہیں۔

روح ایک نہایت لطیف شے ہے جو تقریباً جسم کے تمام باریک سے باریک تر رگ و ریشہ میں موجود ہے۔ روح کا سب سے پہلا اور آخری مقام دل ہے۔

روح کے بارے اگر ذہنی سمندر کے عمق (گہرائی) میں غوطہ لگایا جائے اور حکمائے قدیم کے نزدیک — تو روح (PNEUMA) ایک تبخیری (EXHALATION) بھاپ (گیس) یا ہوائے امری ہے جو احساس ہی سے معلوم کی جاسکتی ہے، احساس روح، روح کا فعل اولیٰ ہے روح یا ہوائے امری کی حالتیں اس کے احساس (کے مطابق ہی قائم کی جاسکتی ہیں۔

”اس کی مثال یوں سمجھئے جیسے کہ کرہ ارض میں احساسی ہوا نہ ہونے کی صورت میں ہوا کا لطیف حصہ ضرور موجود ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو تمام جانیں ترپ کر ختم ہو جائیں“

لے ہوائے امری (روح) کرہ ارض کی ہوا سے حد درجہ کی لطیف اور شریف ہے اور ایک اعلیٰ نوع ہے۔ اور اس کا بیرونی ہوا کے ساتھ بہت گہرا اور غذائی تعلق بھی ہے۔ اگر بیرونی ہوا کا اس سے تعلق نہ ہوتا تو کوئی جاندار دم گھٹنے سے نہ مڑتا۔ (کاوش)

لے احساس روح، روح غذا میں بھی پنہاں ہے اس کا یہ ذاتی ظہور حیوان کے منہ میں داخل ہوتے ہی ذائقہ کی صورت میں آجاتی ہے جہاں جہاں پہنچتی ہے منہ، معدہ، جگر، دل، دماغ، اعصاب، گرفتے وغیرہ میں اپنا فعل منتقل کرتی چلی جاتی ہے۔ (کاوش)

۱۔ رُوحِ خفی (HIDDEN SOUL) :-

MENTAL SENSETION یہ رُوح کا پہلا اور آخری حصہ ہے جو ذہنی ادراک

کی حد سے باہر ہو۔ رُوحِ خفی کی حالت اول کہلاتی ہے۔ اس کا ظاہری طور پر کوئی اتہ پتہ یا نشان نہ ملے۔ یہ رُوح دل سے پیدا ہو کر دماغ کی بناوٹ کے ساتھ ہی اس کی ساخت میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہی رُوح خفی دماغ۔ اعصاب۔ خواب و خیال۔ ارادہ۔ تدبیر اور جسم کے تمام اعضاء اور خلیوں (CELLS) میں کار فرما رہتی ہے۔ اس کا احساس متعلقہ اعضاء۔ دماغ یا خلیوں کے علاوہ کسے معلوم نہیں ہوتا پس یہی رُوحِ خفی اول ہے

۲۔ رُوحِ خفی کی دوسری حالت :-

SECOND CONDITION OF THE HIDDEN SOUL

یہ رُوح جسم کے تمام رگ و ریشہ اور خلیوں CELLS میں موجود ہوتی ہے۔ اس سے مقامی حرارتِ غریزی LOCAL TEMPR-TURE BODY اور قوتِ حس SENCE FORCE پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ رُوحِ خفی کی تیسری حالت :-

THIRD CONDITION OF HIDDEN SOUL -

یہ رُوح مدہ (STOMACH)، جگر (LIVER)، دل (HEART) پھیپھڑوں (LUNGS)، گردوں (KIDNEYS) اور خصیتین

TESTES کے علاوہ ان کے متعلقہ اعضاء میں ہوتی ہے۔ اس سے ان میں غذا کو ہضم شدہ سیالوں کو اپنی فطری حالت (NATURAL CONDITION) میں (خون BLOOD یا مادہ حیات (CONDITION) (منی) وغیرہ کی صورت میں لانے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔

۱۔ روح جلی (PHENOMENON) کی پہلی حالت

FIRST CONDITIONS APPEAR SOUL —

یہ روح تمام جسم میں حسب ضرورت حس و حرکت پیدا کرتی ہے۔ اور تمام جسمانی ساخت (PHYSICAL STRUCTURE) کے تمام رگ دریشہ میں ہونے والی کیفیات مستعدہ و غیر مستعدہ سے متاثر ہوتی ہے۔ اس سے جسم میں ایک نمایاں (TYPICAL) احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس سے ہوا، نرم سخت، سرد گرم، اشیا، رخسار یا پھوڑے، بھینسی، زخم کے درد وغیرہ کا احساس ہوتا ہے۔ یہ روح تمام اعضاء میں پانی جاتی ہے

۲۔ روح جلی کی دوسری حالت :-

SECOND CONDITION OF APPEAR SOUL -

روح کی یہ وہ حالت ہے جو احساس سے قدرے بڑھ کر انی مہولی قوت عمل (MOVING POWER) سے کسی دوسرے اعضاء میں حرکت پیدا کر دے۔ کیونکہ اس میں احساس کے ساتھ قوت (POWER) حرارت (HEAT) اور حرکت (MOVING) (قوت عمل)، اختیاری اور غیر اختیاری (VOLUNTARY AND UNVOLUNTARY) بھی ہوتی ہے

جس سے وہ اپنی متعلقہ نوع (SPECIES) مثلاً منہ جلق مودہ جگر
امعار گروہ۔ مثلاً نہ خصیتین وغیرہ میں بوقت ضرورت حرکت (MOTION)
پیدا کرتی ہے۔ منہ غذا کھانے، زبان، ذوالہ اللہ پلٹنے، حلق غذا نگلنے، منہ
غذا ہضم کرنے، جگر خون بنانے، پھیپھڑے ہوا لینے اور امعار فضلہ (پاشا)
پھسلانے، اگر وہ مثلاً نہ میں آبی فضلہ (پیشاب) کے اخراج وغیرہ کا کام
کرتی ہے۔ یہی روح جلی کی دوسری حالت ہے۔

۳۔ روح جلی کی تیسری حالت :-

THIRD CONOITION APPEAR SOUL - ۰

یہ روح کی وہ حالت ہے جو احساس (SENSATION) کی
حد سے بڑھ کر اپنی قوت عمل (MOVING POWER) سے کسی دوسری
نوع (دل) HEART میں حرکت پیدا کر دے۔ اس قوت فعلیہ
(MOVING POWER) سے نظام عالم (UNIVERSAL SYSTEM)
یا جسمانی اعضاء (CORPUS ORGAN) میں حرکت و حرارت
(HEART MOTION) پیدا کر دے۔ کیونکہ اس میں احساس قوت اور
حرارت (SENSATION HEART AND POWER) کے علاوہ
حرکت (MOTION) بھی ہے جس سے وہ اپنی متعلقہ نوع (دل)
کو اپنی قوت عمل (MOVING PAWER) سے دھکیلتی اور گرم کرتی
ہے۔ یہی روح جلی تیسری حالت ہے جس کا پہلا اور آخری مقام دل
ہے۔ اور دل کی حرکت (HARET MOTION) سے تمام جسم میں
خون گردش (BLOOD CIRCULATION) کرتا ہے جس سے زندگی

۱۰ اختیار اور غیر اختیاری حرکت

تائیم رہتی ہے۔ اور دل ہی جگر (LIVER) سے خون کھینچ کر سارے جسم کو اپنی فطری (NATURE) حرکت کے ذریعے پہنچاتا اور واپس لاتا ہے اور یہی روح جسم کے دیگر اعضاء و عضلات (ORGANS AND MUSCLES) میں اختیاری و غیر اختیاری حرکت پیدا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دیگر اعضاء و عضلات (ORGANS AND MUSCLES) زبان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ میں بوقت ضرورت حرکت پیدا کرتی ہے۔ زوردار کام، شدید حرکت یا غصے کی حالت میں روح مشتعل ہو کر تمام جسم میں زبردست بلچل پیدا کرنا بھی اسی روح کا عمل ہے۔

بیرونی ہوا اور جسمانی روح کا عملی موازنہ

- ۱۔ ایسی ہوا جس کا احساس تک نہیں ہوتا، مگر گرتی ارض میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ روح خفیہ ۱ کی مانند ہے۔
- ۲۔ ایسی ہوا جس کا احساس ہو جائے، روح خفیہ ۲ کی مانند ہے
- ۳۔ ایسی ہوا جس کا احساس معتدل یا گرم، سرد ہو۔ یہ روح خفیہ ۳ ہے
- ۴۔ ایسی ہوا جو احساس سے قدرے بڑھی ہو یہ روح جلی ۱ کی مانند ہے

۱۔ حرکت دو طرح کی ایک غیر اختیاری STRITED اور دوسری اختیاری - STERIOUS وہ حرکت جو اختیار سے باہر ہو غیر اختیاری ہے جیسے دل حرکت کرتا ہے۔ دوسری اختیار میں مثلاً ضرورت پر منہ ہاتھ پاؤں ہلانا یا اپنے بدن یا کسی اعضاء کو یک دم جنبش دے کر ادھر ادھر موڑ لینا یہ حرکت اختیاری ہے۔ کشادش

۵۔ ایسی ہوا جس سے درختوں کے پتے ہلتے نظر آئیں۔ یہ روح جلی
سٹا کی طرح ہے۔

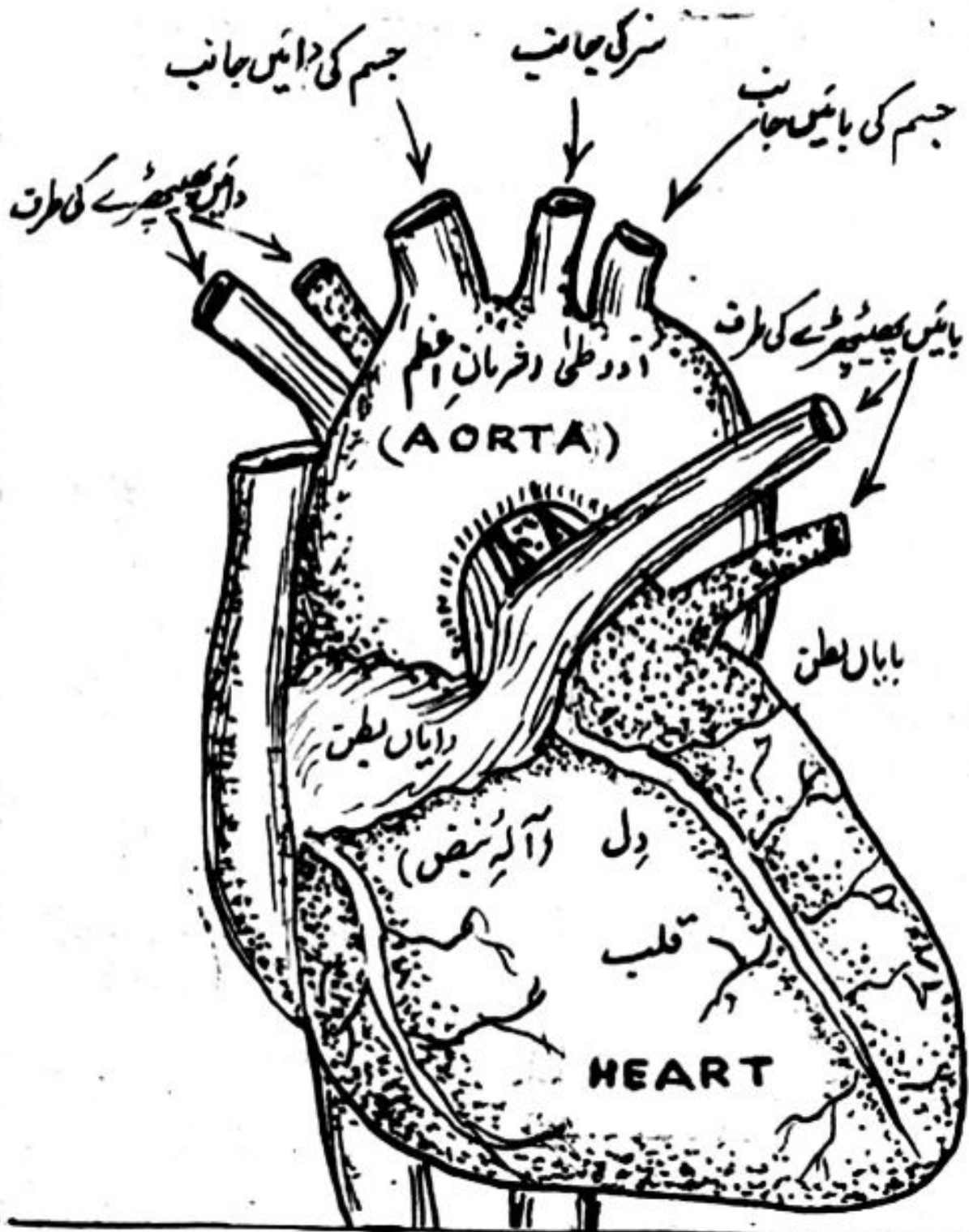
۶۔ ایسی ہوا جس سے درختوں کے پتوں اور ٹہنیوں میں جُبنش ہو اور
گردوغبار کے ساتھ ہلکی بھاری چیزیں دھکیل کر کہیں کا کہیں
لے جائے یا درختوں کے چھوٹے بڑے ٹہنے توڑنے کے علاوہ
انہیں جڑوں سے اکھاڑ دے۔ کھجے اور مکان گرا دے یہ ہوا کا آخری
درجہ ہے اور یہی روح جلی کی انتہائی کیفیت ہے جو دل میں پیدا
ہو کر تمام جسم میں زندگی کا پتہ دیتی ہے۔

روح کے معاون اور محافظ اسباب

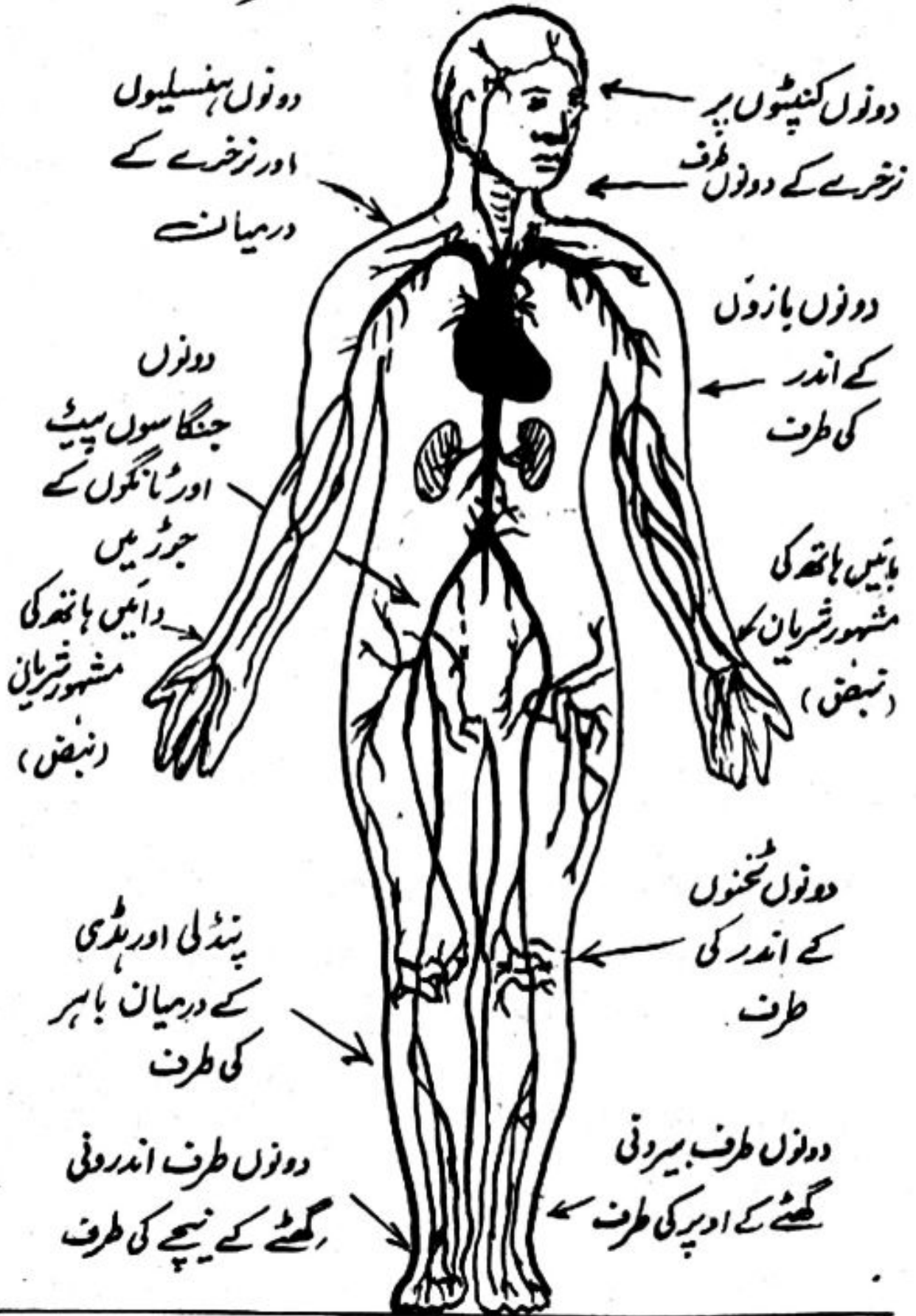
گو روح ایک امر ربّی (ORDER OF GOD) ہے۔ مالک حقیقی
جب چاہے ایک صحت مند (HEALTHY) اور طاقتور
(POWERFUL) جسم سے لمحے سے پہلے کھینچ لے، مگر قدرت نے اس
کے قیام کے ظاہری اسباب بھی موجود رکھے ہیں جن سے انکار نہیں کیا جا
سکتا جسم میں جس قدر صالح خوش رنگ بے بو شیریں خون موجود ہوگا اسی
قدر روح قوی اور محفوظ ہوگی۔ اور جس قدر مصفّیٰ اور مقبّل ہوا پھیچھڑوں
کے ذریعے دل کے بطن (VENTRICLE) میں داخل ہوگی۔ اور جس قدر
بیرونی جسم پر ہوا مسامول کے ذریعے اثر انداز ہوگی۔ اسی قدر روح
میں فرحت و انسا ط، تازگی اور خوشی محسوس ہو کر روح کو تقویت
ملے گی۔ اس کے علاوہ پاکیزہ ماحول، اچھی غذا صاف ہوا قدرتی مناظر
(NATURAL SCENERY) خوشی کی محفلیں وغیرہ جن سے روح

خوشی محسوس کرے۔ اس کی تقویت کا باعث ہوتے ہیں۔ اگر یہ تمام اسباب ناقص ہوں تو روح بیمار اور کمزور ہو جائے گی جس کا جسم پر خاصہ اثر پڑتا ہے۔

مبدأ نبض یعنی دل



مبداء نبض دل کی مشہور شریانیں



مبداء نبض دل (HEART) سے شریانیوں کی ابتداء

اور وریدوں کی انتہاء

شریان اعظم (اورطی) (AORTA)

شریان اعظم (اورطی) (AORTA) دل (HEART) کے اوپر کے حصہ سے نکل کر نیچے کی طرف مڑ جاتی ہے۔ اس کے اوپر کے حصہ سے تین شاخیں نکلتی ہیں۔

۱۔ دائیں شریان لاسم لہ (RIGHT INNOMINATE ARTERY)

یہ شاخ دائیں کندھے سے شاخ درشاخ ہو کر پاؤں تک پھیل گئی ہے اور کندھے لے کر دائیں پاؤں کے انگوٹھے تک خون لے جاتی ہے۔

۲۔ درمیانی شریان سباتی (COMMON CAROTID ARTERY)

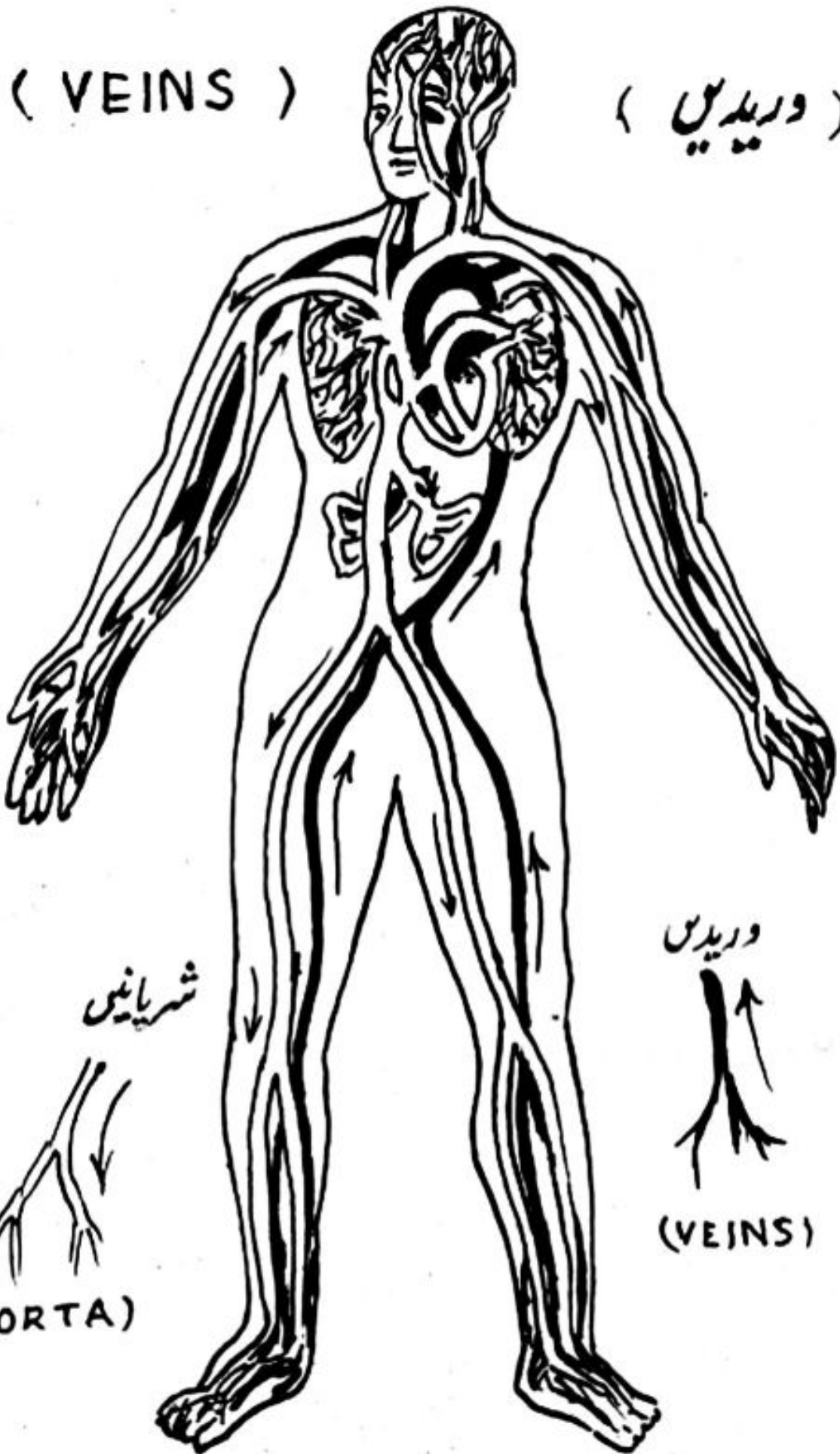
یہ درمیانی شریان سباتی سر کی جانب شاخ درشاخ ہو کر دماغ، ناک، آنکھ، کان، حلق، زبان، منہ، دونوں جھڑوں اور گردن کے دونوں اطراف سے ہوتی ہوئی دونوں بازوؤں میں خون لے جاتی ہے۔

۳۔ بائیں شریان لاسم لہ (LEFT INNOMINATE ARTERY)

یہ شریان جسم کے بائیں جانب شاخ درشاخ ہو کر کندھے سے لے کر

(VEINS)

(وریدی)



وریدی

شریانی

(VEINS)

(AORTA)

بائیں پاؤں کے انگوٹھے تک خون لے جاتی ہے

۴۔ شریان نازلہ (ASCENDING AORTA)

شریانِ عظم کا وہ حصہ جو مرکزِ نیچے کی طرف آتا ہے۔ اور شاخ در شاخ ہو کر جسم کے نیچے حصہ مثلاً گردہ، مثانہ، اعضا، تناسل وغیرہ میں چلی گئی ہے خون پہنچاتی ہے۔

دل کی ان تمام شریانی شاخوں کے ذریعہ صاف خون سارے جسم میں ہر نبضہ (RHYTHM) کے ساتھ پہنچتا اور واپس آتا رہتا ہے۔

وریدیں (VEINS)

جہاں شریانوں (ترپنے والی رگوں) کی انتہا ہو جاتی ہے، وہاں سے وریدوں (VEINS) کی ابتدا ہوتی ہے جب دل کی حرکت صاف خون (OXYGEN BEARING BLOOD) تمام جسم میں پہنچ کر گندہ ہو جاتا

ہو جاتا ہے۔ تو وریدیں اسے واپس دل میں لاتی ہیں اور دل ایسے خون کو صاف ہونے کے لئے پھیپھڑوں کی طرف پھینک دیتا ہے۔ اور پھیپھڑوں سے صاف شدہ خون پھر دل میں واپس لے آتی ہیں۔ (جو وریدیں خون کو واپس دل میں لاتی ہیں اور پھیپھڑوں کو پہنچاتی ہیں انہیں شریانی وریدیں (PULMONARY VEINS) کہتے ہیں)

۱۔ اجوف فوقانی (وریدِ عظم) (SUPERIOR VENA CAVA)

یہ بدن کی سب سے بڑی ورید ہے جو قلب (HEART) کے دائیں اذن (AURICLE) سے تعلق رکھتی ہے جسم کے اوپر کے حصہ کا گندہ خون دل میں لاتی ہیں

وریدِ زیرین (INFERIOR VENA CAVA)

یہ ورید جگر سے تیار شدہ خون کھینچ کر دل میں پہنچاتی ہے۔

ورید اجوف تحتانی (INFERIOR VANA CAVA)

یہ ورید میٹ کے نچلے حصے اور ٹانگوں سے گندہ خون واپس لاکر
دل میں پہنچاتی ہے۔

نبض (PULSE)

نبض شریان کی اس حرکت کا نام ہے جو دل کے انقباض و انبساط
(DILATATION ASTRICITION) یعنی سکیر اور پھیلاؤ سے پیدا
ہوتی ہے۔ اس حرکت کا مبداء دل ہے۔ جو روح جلی کے تابع (UNDEF) ہے۔
دل کی حرکت کا مقصد جسم کے تمام حصوں کی نشوونما اور قیام زندگی
کے لئے خون (BLOOD) پہنچانا اور جسم کے ہر حصے سے باخبر رہنا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ دل کی حرکت ہمیشہ یکساں نہیں ہوتی۔ بلکہ اندرونی اور بیرونی
کیفیات (QUALITIES) سے متاثر ہوتی رہتی ہے۔

دل کے دو حصے ہوتے ہیں جنہیں بطون (VENTRICLES) کہتے
ہیں۔ یہ بطن (VENTRICLES) باری باری سکڑتے (ASTRICT) اور
پھیلتے (DILAT) ہیں۔ دل کے بطون کے اوپر دو پھیلیاں ہیں جنہیں
اذنین (AURICLES) کہا جاتا ہے جب دل کا بایاں حصہ سکڑتا ہے تو
اس کے اندر کا سارا خون شریان اعظم (AORTA) کے ذریعے جسم کی ہر چھوٹی
بڑی شریانوں (ARTERIES) میں چلا جاتا ہے جس کے دباؤ سے شریانیں
پھیل جاتی ہیں۔ اور جب دل دوبارہ خون دھکیلنے کے لئے اپنا سکیر طغتم کر
کے تازہ خون حاصل کرنے کے لئے پھیلتا ہے تو شریان (ARTERY) کی پہلی
ضرب (CONTUSION) ختم ہو کر دوسری ضرب (ٹرمپ) شروع ہوتی ہے۔
لہذا دل کے اسی انقباض و انبساط (DILATATION ASTRICITION)

سے جو حرکت شریانیوں (ARTERYS) (ٹرپنے والی رگوں) میں پیدا ہوتی ہے اسے نبض (PULSE) کہتے ہیں۔

چونکہ دل کے انقباض و انبساط (DILATATION ASTRICITION) سے خون جسم کے تمام حصّوں میں پہنچ کر پھر واپس دل کے بائیں بطن (LEFT AURICLE) میں پہنچتا ہے۔ اسلئے دل جسم کے ہر حصّہ کے احوال سے متاثر ہو کر اپنی حرکات میں ماؤف (بہیار) اعضاء کی خبر دیتا ہے جسے طبیب (DOCTOR) نبض دیکھ کر معلوم کر لیتا ہے۔



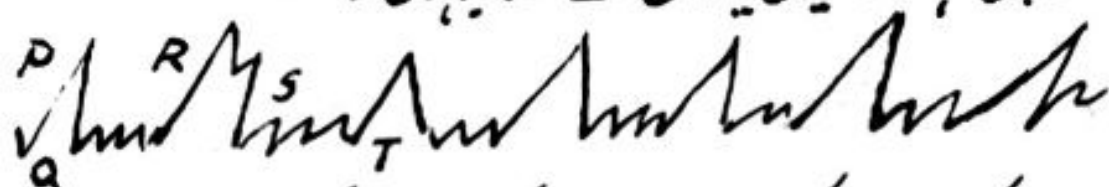
نبض سے ناواقف ڈاکٹروں کی رائے

اکثر یورپین اور نبض سے ناواقف ڈاکٹروں اور آزاد ذہن لوگوں کا خیال ہے کہ نبض حضرات نبض کو دیکھ کر جو احوال بیان کرتے ہیں وہ روحانی طریقہ سے ہے یا ذریعہ ہمزاد شیا طین علم نجوم وغیرہ سے معلوم کر کے چند ایک باتیں ایسی کہہ دیتے ہیں کہ مریض بوجہ حسن اعتقاد و چار باتیں اپنے اندر ضرور محسوس کرتا ہے اس وجہ سے مریض جلد تسلیم کر لیتا ہے کہ نبض نے واقعی میرے حالات کو نبض کے ذریعہ معلوم کر لیا ہے خصوصاً مالنخولیہ کے مریض کے سامنے جتنے امراض متوہمہ اور فرضی بیان کئے جائیں وہ سب اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے۔ حالانکہ نبض کے بارے میں ایسا نہیں ہے۔

آپ جب اس علم میں دسترس رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو خود محسوس کریں گے کہ آیا آپ کو کوئی ہمزاد وغیرہ بتاتا ہے یا نبض کی قیاس تمام بدن کی پوری پوری شکایت لگا رہی ہے

آلہ حرارت یا آلہ محرر النبض (ELECTRO-CARDIOGRAPH)

آلہ حرارت (ای سی جی) سے نبض کی حرکت یا حرارت سے جو شکل بنتی ہے وہ یوں یا اس کے مشابہ ہوگی۔



یہ حرکت نبض کی مشابہت ضرور رکھتی ہے۔ مگر نبض پر ہاتھ رکھنے سے اس کا احساس اس سے مختلف ہوگا۔ دراصل یہ حرارت غریبی یا تجمار کی حرارت کمزوری اور قوت کی علامت ظاہر کرتی ہے جو نبض میں شامل ہوتی ہے اور آلہ حرارت یہی نقل کرتا ہے حرارت کی کمی بیشی ضعف اور قوت کے سوا کچھ بیان نہیں کرتا۔

کاوش

نبض کے اندر خون کا کم و بیش دباؤ دیکھنے کے لئے نیز اس کی حرکات کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے مختلف قسم کے آلات ایجاد کئے گئے ہیں۔ لہذا اس غرض کے لئے آلہ محرر النبض (سنگموگراف) ایجاد کیا گیا ہے۔ بوقت ضرورت اسے مریض کی نبض پر لگا دیا جاتا ہے اس کے ذریعہ ایک خاص قسم کے کاغذ پر نبض کی حرکات کا خاکہ بنتا چلا جاتا ہے جس سے فی منٹ حرکات نبض کی تعداد نبض کا تواتر و تفاوت، انتظام و عدم انتظام ضعف و قوت اور کیفیت و رفتار وغیرہ امور کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

جیسا کہ استاذ الاطباء حکیم محمد زکریہ صاحب سابق پروفیسر طبیہ کالج لاہور نے اپنے رسالہ ”تشریح النبض“ میں وضاحت فرمائی ہے۔ یہ آلہ کچھ زیادہ

قابل اعتماد نہیں۔ اور اکثر و بیشتر آلہ میں نقص کے رونما ہو جانے سے نتائج غلط برآمد ہوتے ہیں۔ اور تشخیص میں سخت ٹھوکر لگتی ہے۔ اسلئے مناسب یہی ہے کہ ان آئوں پر اعتماد کرنے کی بجائے اطمینان کلام کے بتلائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر تشخیص میں ہمارے تاثر پیدا کی جائے اور اس طرح اسلاف کے نقش قدم پر چل کر اپنے لئے مقام عزت پیدا کیا جائے،
(ماخوذ از "اسرار النبض حکیم غلام نبی ایم اے)

نبض اور حکمائے قدیم

شیخ الرئیس کلیات قانون میں نبض کی حرکات و سکنات (MOTIONS AND REST) کے نظام (SYSTEM) کو اس ترتیب سے بیان کرتے ہیں۔ کہ قرعات نبض (PERCUSSION OF PULSE) نغمات موسیقی (TUNES OF MUSIC) سے مشابہ ہیں جس طرح گانے اور نغمات اور ان کے درمیانی زمانہ میں ترتیب نظام (SYSTEM CLASSIFICATION) پایا جاتا ہے اسی طرح قرعات نبض نغمات موسیقی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ نغماتی آواز خواہ کسی جانور کے منہ سے نکلے یا انسان کے حنجرو (LARYNX) سے برآمد ہو یا کسی آلہ موسیقی (CORGON MUSIC) کو بجانے سے برآمد ہو۔

قرہ یا قرعہ اس ضرب یا ٹھوکر کہتے ہیں جس سے نغمہ (راگ) پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً متنازعہ کی تاروں سے انگلیوں کے مضارب سے ٹھوکر لگائی جاتی ہے جو پہلے بلند آواز سے کم ہوتی ہوئی ختم ہو جاتی ہے۔

راگ (سر) کی دو قسمیں ہیں ایک باریک (ہلکی) اور دوسری موٹی (بھاری) یہ صورت جب متواتر ہو تو ایک احساس لطیفہ (SENSATION) یا احساس

کثیفہ (SENSATION DENSES) پیدا ہوتا ہے۔

شیخ الرئیس (ابن سینا) (AVICENNA) ان اصطلاحات موسیقی (PRINCIPLES OF TERM) کے بعد واضح کرتے ہیں کہ نبض کی حرکات و قمرات موسیقی کے نغمات سے مشابہت رکھتے ہیں جس طرح بعض نغمات یا آواز تیز اور بعض بھاری ہوتے ہیں بعض آواز باریک یا بھدی ہوتی ہے اور اسی تناسب کو نسبت تالیفی (BEATS OF PULSE) کہتے ہیں اور ایسے ہی بعض قوی اور ضعیف نبضیں ہوا کرتی ہیں۔ گویا نبض میں بھی ایک قسم کی نسبت تالیفی پائی جاتی ہے جس کے ذریعہ اس کی رفتار نرم تیز قوی ضعیف اور بھاری کو اخذ کر کے انسان کی مرض صحت یا کسی خرابی کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

جالینوس (GALEN GALENUS) کا قول ہے کہ میں ایک عرصہ تک نبض کی حرکت سے غافل رہا۔ اور اس غفلت کی وجہ وہی بات تھی جو اساتذہ سے بطور دلیل کے منتقل ہوتی چلی آرہی تھی۔ پھر میں اس ٹوہ اور ٹوٹل میں برابر لگا رہا جتنی کہ مجھے کچھ تھوڑا سا علم ہوا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد نبض کے متعلق میرے معلومات مستحکم ہو گئے۔ اور پورے طور پر مجھے اس کا پتہ چل گیا۔ پھر مجھ پر نبض کے بہت سے دروازے کھل گئے۔ اور اس بارہ میں مجھے ایک روشنی اور بصیرت حاصل ہو گئی۔ شوخص میری جیسی پابندی کریگا یعنی میرے برابر ٹوہ اور ٹوٹل میں لگا رہے گا۔ تو جو کچھ مجھے علم حاصل ہوا ہے اسے بھی ہو جائیگا۔

• نبض کے بارے میں محی الطب بقراط کا قول ہے کہ نبض ایک ایسا ایلمی ہے جس کی تکذیب نہیں کی جاسکتی۔ نبض باواز بلند جسم کے اندر کے حالات بیان کر دیتی ہے اور جو نبض کو نہیں سمجھتے ان کے لئے گونگی ہے۔

• سقراط یوں لکھتے ہیں کہ نبض ایک خاموش ڈھونڈورچی ہے

• افلاطون کی رائے میں نبض کبھی خطا نہ جانے والا پیغامبر ہے

نبض کا جسم کے اندر فی اعضاء سے تعلق

دماغ (BRAIN)

شریان گو دماغ سے پیدا نہیں ہوتی مگر دماغ شریان کی تحریک کا موجب ضرور ہے کیونکہ نبض سنٹایاے (حرام مغز SPINAL CORD کے ریشے) عصب با سے بنی ہے۔

دل - (HEART)

دل بذات خود مبداء شریان ہے اور دل کے انبساط و انقباض سے شریان میں حرکت پیدا ہوتی ہے جسے نبض کا نام دیا گیا ہے۔

معدہ اور امعاء (STOMACH AND INTESTINES)

معدہ و امعاء جس قدر اور جس کمی بیشی سے اپنی ہلکی یا تیز رطوبت منہضمہ (HUMIDITY DIGESTION) کی مدد سے غذا کا جوہر کھینچ کر جگر کی طرف پہنچاتے ہیں۔ وہ خون کی شکل میں تبدیل ہو کر دل میں پہنچتا ہے تو دل کو خون کی ساری کیفیت کا احساس ہو جاتا ہے جو اپنی حرکت نبض کے ذریعہ واضح کر دیتا ہے۔

جگر - طحال و لبلبہ (LIVER - SPLEEN AND PANCREAS)

جگر جو کچھ پیدا کرتا ہے وہ سب دل کی طرف دھکیل دیتا ہے جس سے

وہ ضرور متاثر ہوتا ہے۔ طحال جگر سے خون کی تلچھٹ سمیٹتی ہے۔ لہذا جگر و طحال اور بلبہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

گردہ و شش (پھیپھڑے) (KIDNEY AND LUNGS)

جگر سے ایک ورید پھوٹ کر گردہ سے ہوتی ہوئی شش میں آکر دل میں پہنچتی ہے۔ اور دل سے شرایین پھوٹتی ہیں وریدیں یہاں ختم ہوتی ہیں۔

مٹانہ و اعضائے تناسل (BLADDER & SEXUAL ORGAN)

دل سے دو شرایین نکل کر گردہ اور مٹانہ سے ہوتی ہوئیں خستین۔
(TESTICALS) میں چلی گئی ہیں۔ اس لئے مٹانہ گردہ اور مردانہ زنانہ
اعضائے تناسل (KIDNEY BLADDER AND SEXUAL ORGAN) کا دل سے تعلق ہے۔

عروق — (VESSELS)

عروق میں چونکہ خون کا دخل ہے اور خون کا تعلق دل سے ہے اسلئے عروق میں جس قسم کا مادہ ہوگا اُس سے دل میں ضرور احساس پیدا ہوگا اور اس لئے تو جسم کے ہر حصہ کے آرام و آلام وغیرہ سے دل اپنی چال بدل کر آگاہ کر دیتا ہے۔

چونکہ خون کی گردش سارے جسم میں شریان عظم سے ماسا ریتقا جیسی باریک ترین رگوں تک اور ان باریک رگوں سے لے کر ورید عظم تک رواں دواں ہے۔ لہذا جسم کے کسی بھی حصہ میں کوئی عکلت و شریان اس کو واضح کر دیتی ہے۔

قواعد وضوابط نبض

(HEART BEAT)

- ۱۔ اگر مریض چل کر طبیب کے پاس آئے یا حبیب چل کر مریض کے پاس جائے تو اس صورت میں یہاں تک ٹھہر جانا لازمی ہے کہ مریض کی یا طبیب کی حالت میں سکون ہو جائے۔
- ۲۔ محنت، بشتقت، خوشی، شادمانی، رنج و غم اور غصہ و غضب وغیرہ کی حالت میں نبض کا دیکھنا معتبر نہیں ہوتا۔
- ۳۔ طبیب کی انگلیاں زیادہ سخت اور کھردری نہ ہوں کیونکہ اس صورت میں نبض کے حالات کا احساس بخوبی نہیں ہو سکتا۔
- ۴۔ طبیب کی انگلیاں زیادہ گرم یا زیادہ سرد نہیں ہونی چاہئیں۔ لہذا موسم سرما میں جبکہ انگلیاں زیادہ سرد ہوں ان کو حالت اعتدال پر لاکر نبض دیکھیں۔
- ۵۔ طبیب (DOCTOR) مریض کو سامنے اس طرح بٹھائے کہ اس کے ہاتھ پہلو میں اس طرح رہیں کہ انگوٹھا آسمان کی طرف اور انگشت خنفر (چھوٹی) زمین کی طرف رہے۔

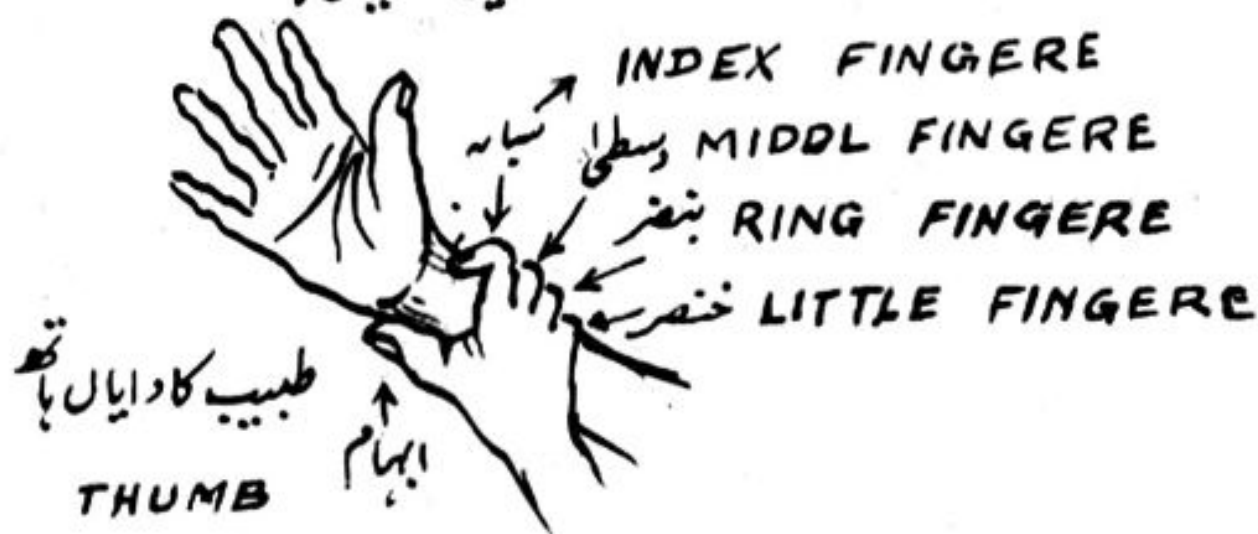


- ۶۔ طبیب (DOCTOR) جب مریض کی نبض دیکھنے کے لئے مقام

نبض پر ہاتھ رکھے تو مہ تن ہو کر پڑھے۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا
 إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ ترجمہ پاک ہے تیری ذات نہیں جانتا میں
 مگر جتنا بتادیا بیشک تو ہی جانتا دانا " (حکمت والا)

۷۔ مریض کی نبض پہلے دائیں ہاتھ کی اور پھر بائیں ہاتھ کی دیکھی جائے اور
 طبیب (DOCTOR) چاروں انگلیاں مریض کی نبض پر اس طرح رکھے کہ
 سبابہ (پہلی انگشت) مریض کے ہاتھ کے ساتھ بازو پر رکھے کہ خنصر (چھوٹی
 انگشت) کٹائی کی طرف رہے جہاں شریان پر گوشت شروع ہوتا ہے۔

مریض کا دایاں ہاتھ



۸۔ نبض ۳۵-۳۰ ضربہ (قرعہ) PERCUSSION (دھوکہ) تک
 ملاحظہ کرنا چاہیے۔
 HEART BEAT

۹۔ مریض کے دونوں ہاتھ کی نبض دیکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ بعض آدمیوں کی
 نبض بہ نسبت دائیں کے بائیں طرف کی نبض قوی ہوتی ہے

۱۰۔ اگر ہاتھ کٹ گئے ہوں یا کوئی اور وجہ ہو کہ ہاتھ کی نبض نہ دیکھ
 سکیں تو اس صورت میں مندرجہ مقامات پر دیکھی جاسکتی ہے

۱۱۔ اگر کسی مریض کی نبض اپنے اصل مقام پر نہ مل سکے یا کسی وجہ سے نبض دُب گئی ہو۔ تو اس صورت میں نبض کو کلائی کے چاروں طرف ٹولیں (کیونکہ ایک ایسا شخص دیکھا گیا ہے کہ جس کی نبض آخری انگشت سے پانچ چھ انگشت کے فاصلہ پر خمیدہ ہو کر کلائی کی پشت پر چلتی تھی)۔

۱۲۔ نبض کی تیزی بستی ضعف و قوت اور تعدد ضربات معلوم کرنے کے بعد شریان کو ذرا انگلی سے دبا کر دیکھنا چاہیئے کہ شریان دبانے سے کس قدر دُبتی ہے اس قدر نہ دبا میں کہ دورانِ خون بند ہو جائے۔ صرف اس قدر دبا میں کہ شریان تڑپتی رہے۔

۱۳۔ ڈریوک۔ تیز مزاج اور زود درنج مریضوں کی نبض دیکھتے وقت اُن کی توجہ کسی بات کی طرف لگائی رکھیں کہ نہ کسی خفیف سبب سے نبض کی حرکت تیز ہو جاتی ہیں اور صحیح حالات معلوم نہیں ہو سکیں گے۔

۱۴۔ بچوں کی نبض رونے چلانے یا حرکت کرنے کے باعث ان کی نبض دیکھنے میں دُقت ہوتی ہے۔ اس لئے بچوں کی نبض بحالتِ خواب دیکھنی چاہیئے ورنہ دل پر ہاتھ رکھ کر اس کی حرکات سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔

۱۵۔ مستورات نے اگر کوئی تنگ زیور یا گھڑی یا اور کوئی تنگ چوڑی یا دھاگہ وغیرہ کس کے باندھا ہو۔ تو نبض دیکھنے سے پیشتر ڈھیلا یا اتروا لیں کیونکہ شریان پر دباؤ پڑنے سے نبض کی اصلی حالت معلوم نہیں ہو سکتی۔

۱۶۔ ایک بار نبض دیکھ لینے کے بعد وقفہ سے دوبارہ نبض دیکھ کر اطمینان کر لیں۔

۱۷۔ شدید امراض میں نبض کئی مرتبہ دیکھنی چاہیئے تاکہ مرض کی کیفیت اچھی طرح معلوم ہو جائے۔

۱۸۔ نبض دیکھنے سے پہلے نبض کے اُس حال سے واقف ہونا ضروری ہے جو بلحاظ عمر مزاج اور جنس میں ہوتا ہے۔

• نوٹ •

نبض ہاتھ کی کلائیوں میں آسانی سے نمایاں اور واضح محسوس ہوتی ہے اسلئے حکماء (DOCTORS) کو اس مقام سے نبض دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اور مریض عورت ہو یا مرد کھانے میں کوئی حجاب یا عار نہیں سمجھتا اور نہ ہی طبیب (DOCTOR) کوئی توہین سمجھتا ہے



نبض کی رفتار

ایک منٹ میں رفتار	بلحاظ عمر
140 مرتبہ	بچہ کی پیدائش کے بعد
120 تا 130 بار	شیر خوارگی میں
100 مرتبہ	پانچ، چھ برس میں
90 بار	ایام بلوغ میں
70 تا 75 مرتبہ	ایام جوانی میں
72 مرتبہ	صحیح المزاج جوان مرد کی نبض
75 بار	بڑھاپا کے عالم میں
75 تا 80 مرتبہ	شدید بڑھاپا (کہولت) میں

عورت کی نبض

ایک منٹ میں رفتارِ نبض	بلحاظ عمر
101 مرتبہ	ابتداءء جوانی میں عورت کی نبض
85 مرتبہ	جوانی (عالم شباب)
83 مرتبہ	صحیح المزاج جوان عورت
80 مرتبہ	بڑھاپے میں
80 بار تقریباً	شدید بڑھاپے (اکولت) میں

عمر کے لحاظ سے نبض میں فرق

بچوں کی نبض

بچوں کی نبض رطوبت (HUMIDITY) کی وجہ سے نسبتاً لیں (نرم) (MALACIA) ضعیف اور متواتر ہوتی ہے۔ بچے جوں جوں عمر میں زیادہ ہوتا جاتا ہے نبض سرعت اور قوت میں کمی اور قوت کے مطابق نبض عظم میں زیادہ ہوتی رہتی ہے۔

مردوں کی نبض

- ۱۔ عالم شباب (MIDDLE ADULTNESS) میں مردوں کی نبض عظیم قوی بطنی اور رفتارِ صحت اور بدنی قوت کے مطابق ہوتی ہے
- ۲۔ شباب (ADULTNESS) کے بعد درمیانی دور میں نسبتاً زیادہ قوی ہوتی ہے اور سرعت میں کمی کے ساتھ متفادت بھی پایا جاتا ہے۔

۳۔ ادھیڑ عمر (MIDDLE AGE) والوں کی نبض ضعیف ہوتی
کی وجہ سے صغیر ہوتی ہے اور سرعت میں کمی کے ساتھ متفاوت
(DISCRETE) بھی پایا جائے۔

۴۔ زیادہ سن رسیدہ عمر (OLD) کی نبض صغیر متفاوت اور لمبی ہوتی
ہے بعض اوقات رطوبات غریبہ (HUMIDITY WICES)
کی وجہ سے لیٹن (نرم) ہوا کرتی ہے۔

عورتوں کی نبض (PULSE OF FEMALES)

۱۔ عالم شباب (ADULTNESS AGE) میں عورتوں کی نبض مردوں
کی نسبت عظیم اور قوت میں معتدل ہونے کی وجہ سے سرعت اور قوا تر پایا
جاتا ہے۔

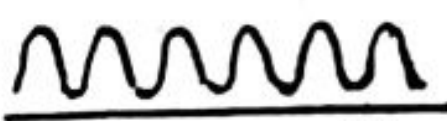
۲۔ حاملہ (PREGNANT) عورتوں کی نبض مردوں کی نسبت عظیم اور قوت
میں معتدل ہونے کی وجہ سے سرعت اور قوا تر پایا جاتا ہے۔

۳۔ سن یاس (MARRIAGE AGE) میں عالم شباب کی نسبت ہر لحاظ
سے ضعیف ہوتی ہے۔

۴۔ بڑھاپے (OLD AGE) میں تو نبض پر اور بھی ضعف غالب آ
جاتا ہے۔


نبض کی مشہور اقسام

۱۔ شہوق (SUPERFICIAL PULSE) اچھل کر چلنے والی


بہت بلند اور تیز قرعہ (ٹھوکر)
 (PERCUSSION) مار کر

چلنے والی ہے، اعتدال سے زیادہ بلند اور ابھر کر چلنے والی نبض کو
 شہوق کہتے ہیں۔ یہ بہ کثرت حرارت پر دلالت کرتی ہے۔

۲۔ عظیم (HIGH TENSION PULSE) (بڑی نبض)

یہ نبض اونچائی اور پھیلاؤ
 میں بڑی ہوتی ہے۔ اور
 گرمی ظاہر کرتی ہے۔

۳۔ طویل (LONG PULSE) (لمبی نبض)

یہ نبض لمبائی میں زیادہ
 محسوس ہوتی ہے۔ اور
 زیادتی رطوبت پر دلالت کرتی ہے۔

۴۔ عریض (FLAT PULSE) (چوڑی نبض)

اس نبض کا پھیلاؤ میں
زیادہ احساس ہوتا ہے
زیادتی رطوبت اور روح حیوانی پر دلالت کرتی ہے۔ اسے مُمسلی
(FULL) (پُر) بھری ہوئی نبض بھی کہتے ہیں۔

۵۔ صغیر (SHORT TENSION PULSE) (چھوٹی نبض)

اس نبض کا اُدُنچائی۔ بانی
اور چوڑائی میں احساس کم
ہوتا ہے۔ یہ کمزوری کی خبر دیتی ہے۔

۶۔ سریع (QUICK PULSE) تیز (تیز چلنے والی نبض)

یہ نبض تیز اور جلد جلد چلتی ہے
یہ طبع میں تیزی اور گھبراہٹ کا پتہ دیتی ہے۔

۷۔ تواتر (FREQUENT PULSE) (پے درپے ضرب لگانے والی نبض)

یہ نبض جلد جلد قمر پر قمر
رکھو کر پھوکر مار کر چلنے والی ہوتی ہے یہ طبع میں کسی مادہ کے
اُبھار کی دلالت کرتی ہے

۸۔ دقیق (THIN PULSE) (تنگ گھٹی گھٹی نبض)

یہ نبض گہری اور باریک ہوتی ہے

یہ رفتار رطوبت کی کمی کا پتہ دیتی ہے۔

۹۔ قوی (STRONG PULSE) (زوردار نبض)

یہ نبض زور سے ٹھوکر مار کر چلتی ہے۔ اور دبانے سے نہیں دبتی۔ غلبہ قوت حیوانی پر دلالت کرتی ہے۔



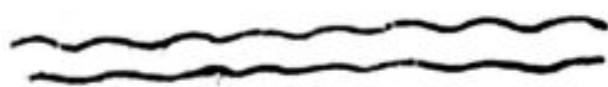
۱۰۔ ضعیف (WEAK PULSE) (کمزور نبض)

یہ نبض ہر لحاظ سے کمزور ٹھوکر مارتی ہے۔ کمزوری اور قوت حیوانی کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔

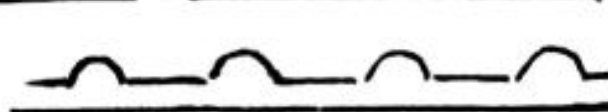


۱۱۔ بطی (SLOW PULSE) (سست نبض)

ٹھہر ٹھہر کر سست رفتار سے چلنے والی۔ سردی پر دلالت کرتی ہے۔

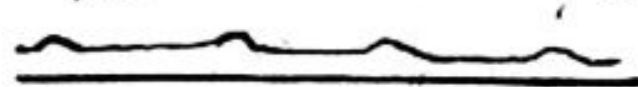


۱۲۔ متفاوت (INFREQUENT PULSE) (فرق کر کے چلنے والی نبض)



اس نبض کی حرکت سے دوسری حرکت کا

درمیانی وقفہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ نبض قوت حیوانی کا غلبہ بعض میں قوت کی کمی کا اظہار کرتی ہے اگر متفاوت کے ساتھ بطی (سست)



ضعیف (کمزور) ہوتا

سقوط قوت کی دلیل ہے۔

۱۳۔ ضیق (WIRY PULSE) (تنگ گہری باریک نبض)

اس نبض کا ذکر دمیق میں ہو چکا ہے۔ اسے منخفض (BENDE) بھی کہتے ہیں۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۴۔ صلب (HARD PULSE) (سخت نبض)



یہ نبض سخت اور بھاری چلتی ہے۔ رطوبات میں غلاظت (گاڑھا پن) اور خشکی ظاہر کرتی ہے۔

۱۵۔ لیں (SOFT PULSE) (نرم نبض)


یہ نبض نرم اور ملائم ہوتی ہے اور دبانے سے دب جاتی ہے۔ نیز رقیق (پتلی) رطوبات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۶۔ ممتلی (FULL PULSE) (پُر دھیری ہوئی نبض)

یہ نبض پُر (بھری ہوئی) اور موٹی چلتی ہے۔ رطوبت اور خون کی کثرت کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر ممتلی ہو اور سہیں عظم (بڑا پن) پایا جائے تو یہ روح حیوانی پر دلالت کرتی ہے۔


۱۷۔ مُستوی (REGULAR PULSE) (بہوار نبض)

یہ نبض بہوار (ایک جیسی) سطح پر چلتی ہے۔ اور صحت کا پتہ دیتی ہے۔ اور مزاج درست ہوتا ہے۔




۱۸۔ مختلف (UNEQUAL PULSE) (بے قاعدہ نبض)

یہ نبض ایک رفتار پر نہیں ریتی۔ اس کی دو قسمیں ہیں مختلف منظم اور مختلف غیر منظم، یہ بدن میں اخلاط غیرہ میں عدم مسادات (برابری نہ ہونے) کا پتہ دیتی ہے۔ اس کی چال پر غور کیا جائے۔ تو ہر خلط کی کمی بیشی کے بارے پتہ چل جائیگا۔



۱۹۔ منشاری (MATRALIZED PULSE) (آری کی مانند نبض)

اس نبض کی چال آری (دکڑی کاٹنے کے آلہ) کی مانند، اس نبض کی چال



ایک تو آری کے دندانوں کی مانند متواتر اور دوسری حرکت لکڑی پر آری کھینچے جانیکے بعد خالی آری واپس دھکیلی جانے سے جو وقفہ سے دوسری حرکت شروع ہوتی ہے۔ بہر حال اساتذہ کرام

اس حرکت کو سریع متواتر اور صلب شمار کرتے ہیں۔ اور مختلف اجزاء بتاتے ہیں۔ کچھ بلند کچھ پست، کچھ نرم اور کچھ سخت، کچھ پہلے اور کچھ پیچھے حرکت کریں۔ یہ گرم دم اعضاء عصبیہ کا پتہ دیتی ہے۔

۲۰۔ موجی (POLYCHROTIS PULSE) (پانی کی لہر کی مانند نبض)

یہ نبض عام حالات میں ندی نالہ یا دریا میں پانی چلنے سے جو لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کی مانند چلنے والی نبض کو موجی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ رطوبت اور قوت کی کمی کا پتہ دیتی ہے۔ انشاری کی طرح اپنی حالت میں مختلف اعضاء کی نسبت نرم ہوتی ہے اور کثرت رطوبت پر دلالت کرتی ہے۔

۲۱۔ دودی (VORMICULAR PULSE) (کرم کی مانند چلنے والی نبض)

اس نبض کی حرکت، کرم غلاطت کی مانند ہوتی ہے جیسے وہ جلدی جلدی ادھر ادھر حرکت کرتے رہتے ہیں ویسی ہی مشابہت سے نبض بھی حرکت کرتی ہے۔ یہ ضعف اور حرکت میں موجی کے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن اس سے زیادہ چھوٹی ہوتی ہے۔ یہ ضعف قوت پر دلالت کرتی ہے۔ دوسری صورت کی نبض یہ ہے جیسے کیرا ٹھوڑا سا چل کر رک جاتا ہے۔ پھر ایک دو قدم حرکت کرتا ہے۔ پھر رک جاتا ہے۔ پھر ذرا حرکت کرتا ہے۔ پھر متواتر چل کر رک جاتا ہے۔ نبض کی ایسی چال ضعف قوت پر دلالت کرتی ہے۔ متواتر چل

پڑے تو صحت ، در نہ ٹرکتی رک جائے ۔ تو بس ،

۲۲۔ نملی (FORMICENT PULSE) (چونٹی کی مانند چلنے والی نبض)

یہ نبض چونٹی کے چلنے کی
مشابہت رکھتی ہے ۔ ایسی نبض سقوط قوت کے وقت چلتی ہے
جب کسی کے دست رتے ۔ رطوبت یا خون کثرت سے خارج ہو جائے
تو مریض نڈھال اور نبض کی یہ چال ہوتی ہے ۔ صحت ہونے پر آہستہ
آہستہ قوت پکڑ لیتی ہے ۔ در نہ سقوط قوت کی دلیل ہے ۔ اگرچہ نملی نبض
رودی کے مشابہ ہوتی ہے مگر اسکی نسبت زیادہ ضعیف صغیر اور
متواتر ہوتی ہے ۔

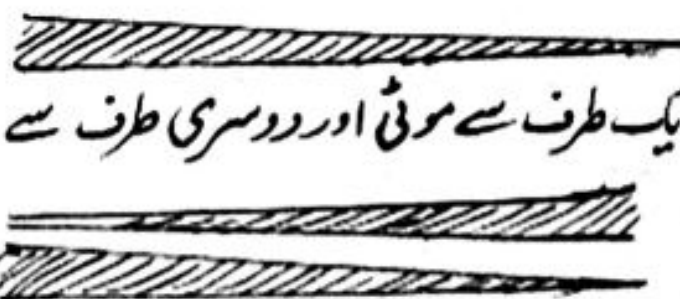
۲۳۔ مطر قی (WATER HAMMER PULSE) چوٹ والی نبض

جس طرح ہتھوڑا آہرن پر
مارا جائے تو پٹخ کر دوسری چوٹ مارتا ہے ۔ دوسری ٹھوکر ہلی سے
کمزور ہوتی ہے ۔ ایسی نبض اس وقت چلتی ہے ۔ دل جب خون کو اپنی
پوری قوت سے پھینکتا ہے تو کسی رکاوٹ کی وجہ سے دوسری ٹھوکر
کمزور لگتی ہے ۔ یہ شریانوں کے سخت یا مسدود ہونے کی وجہ سے ان
میں پھیلاؤ کی گنجائش نہیں ہوتی تو دل کی حرکت سے شریانوں میں دباؤ
رواں ہوتا ہے تو اسی کشمکش میں نبض مطر قی بن جاتی ہے ۔ یہ علامت
اچھی نہیں ہوتی ہے ۔

۲۴۔ مشرف (BOUNTING PULSE) (بڑی اونچی نبض)

یہ نبض شہوق اور عظیم سے مشابہت رکھتی ہے جن کا ذکر گذشتہ صفحہ پر آچکا ہے۔

۲۵۔ ذنب الفار (DECURTATE PULSE) (چوے دم جیسی نبض)


یہ نبض چوے کی دم کی مانند چلتی ہے۔ جو ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے باریک ہو جاتی ہے۔

 کبھی چھوٹی مقدار سے بڑی کی طرف جاتی ہے اور کبھی بڑی سے چھوٹی مقدار کی طرف جاتی ہے۔ اس سے قوت کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ گاہے پہلی مقدار تک پہنچنے سے پہلے ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ردی علامت ہے۔

۲۶۔ مختلف منظم (DIFFERENT AND REGULAR PULSE)

ایسی نبض کا ایک قرعہ نرم اور دوسرا سخت ہوتا ہے۔ اور اسی حالت پر قائم رہتی ہے۔ یہ صورت ریاہ اور تھکن میں پائی جاتی ہے۔ وغیرہ

۲۷۔ مختلف غیر منظم (IRREGULAR)

اس میں انتظام



نہیں ہوتا۔ اس میں کبھی دوسرا قرع (ضرب) سخت، گاہے تیسرا قرع سخت ہو جاتا ہے۔ کبھی یکے بعد دیگرے نرم ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی سخت، یہ امراض قلب اور شریانوں کے امراض اور سمیات کے اثرات کے — وقت چلتی ہے۔

۲۸۔ ذوالفترہ (INTERMITTENT PULSE) (دفعہ والی نبض)

یہ نبض ٹھہر ٹھہر کر (دفعہ دیکر) چلتی ہے۔ یہاں دوبارہ حرکت کی توقع اور امید ہوتی ہے ہاں نبض غیر معمولی طور پر رک جاتی ہے۔ اس کا ذکر متغادت میں ہو چکا ہے متغادت میں فرق زیادہ ہوتا ہے۔ ذوالفترہ میں کم، اسے نبض متفرق بھی کہتے ہیں۔

۲۹۔ فی الوسط (BIGEMINAL PULSE) (درمیانی نبض)

اس نبض میں سکون کے وقت ایک غیر معمولی حرکت ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام نبض فی الوسط (بیج میں) (درمیانی) حرکت کرنیوالی رکھا گیا ہے یہ نبض صغیر اور قوی کا مرکب ہوتی ہے۔

نبض متفرقات

۳۰۔ قصیر (SHORT PULSE) (ہر لحاظ سے چھوٹی نبض)

یہ نبض ہر طرف سے کم ہوتی ہے۔ اور نبض صغیر کی مشابہت

۳۱۔ خالی (EMPTY PULSE) (خالی نبض)

یہ نبض ایک ضرب لگا کر دوسری چھوڑ جاتی ہے۔ نبض ضعیف اور متفادات کی مشابہت رکھتی ہے۔ اس نبض کے اندر خون کم ہوتا ہے۔ رطوبت ریکی کی کمی ہوتی ہے۔ دبانے سے دب جاتی ہے۔ قلت خون اور روح کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔

۳۲۔ اوجاجی (BENDE PULSE) (ٹیرھی نبض)

یہ نبض اپنی چال ایک جیسی نہیں رکھ سکتی۔ یہ کرب بے چینی کو ظاہر کرتی ہے اور طبع کی ناہمواری کا پتہ دیتی ہے۔

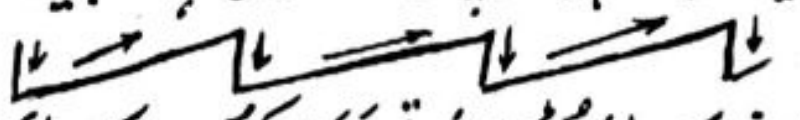
۳۳۔ منخفص (IMPERCEPTIBLE PULSE) (دبی ہوئی نبض)

یہ نبض پست اور دبی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ لیٹن اور ضعیف سے مشابہت رکھتی ہے اور کمی حرارت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۴۔ ازدواج (DOUBLE PULSE) (دوہری نبض)

یہ نبض دوہری چلتی ہے۔ اور مطلق کی مشابہت رکھتی ہے جس کا ذرا پیچھے ہو چکا ہے۔

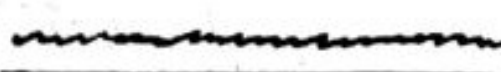

۳۵۔ غزالی (ANTELOPE PULSE) (ہرن چال نبض)

اس نبض کی تشبیہ غزال (ہرن) کی چال سے دی گئی ہے۔ جیسے ہرن جست  (چھلانگ) لگانے کے لئے اٹھتا ہے تو ہوا میں کچھ دیر کے لئے ٹھہر جاتا ہے اور پھر تیزی سے نیچے گرتا ہے۔ اور جست لگاتا ہے۔ اسی طرح نبض کی چال متواتر رہتی ہے ہمیں سرعت اور بطور ہوتا ہے گویا سریعی اور بلی کا مرکب ہوتی ہے۔ جو ضعف اور قوت دونوں کو ظاہر کرتی ہے۔

۳۶۔ متشنج (CONVULSION PULSE) (کھچی کھچی نبض)

نبض متشنج میں کھچاؤ یا اکڑن پائی جاتی ہے۔ اس نبض میں قوت کا باقاعدہ ہونا، دل اور شریانوں میں فاسد مادہ کا موجود ہونا پایا جاتا ہے۔ جب دل خون کو زور سے پھینکتا ہے تو مادہ کی کاوٹ کی وجہ سے ایک ٹپھن یا کھچاؤ سا ظاہر ہوتا ہے۔

۳۷۔ مرتعش (SHIVER PULSE) (کانپتی نبض)

نبض مرتعش، کانپتی نبض کو  کو کہتے ہیں۔ اس ایک مثال  بیٹے ہوئے دھاگے یا بیٹے ہوئے دھاگے کی سی ہوتی ہے۔ یہ نبض

مترعش اُس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ قوت قوی ہوتی ہے اور دل میں اور شریانوں میں صلاحیت (خشکی) یا کسی مادہ کی وجہ سے تنگی ہوتی ہے۔ اور خون کا گزر آسانی سے نہیں ہوتا۔

۳۸۔ حصری (CONSTIPATIONAL PULSE) (گھری ہوئی نبض)


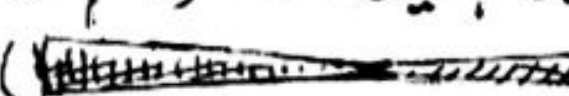
اس نبض کی ضربات کا احساس ایسے ہوتا ہے۔ جیسے گھری ہوئی ہے۔ یہ نبض خشکی کا غلبہ بتاتی ہے۔

۳۹۔ دودی (کیڑے کے مشابہہ چلنے والی نبض)

اس نبض کا بیان پہلے آچکا ہے۔ تاہم یہ نبض بہت ہی صغیر اور بہت ہی متواتر ہوتی ہے۔ بعض اُس کی مثال انسانی فضلہ کے کیڑے کی مشابہت دی ہے۔ ان کیڑوں کی ایک قسم تو چرنے (کرلے) سے (سیرکے) میں اور دوسری قسم جو موسم گرما میں فضلہ کے پڑے رہنے سے پیدا (کچھ) ہوتی ہے۔ اس سے شدت تواتر سے سرعت کا دھوکا ہوتا ہے۔ حالانکہ سرِ بے نہیں ہوتی۔

گیلانی کہتے ہیں کہ نبض دودی کو اُس کیڑے سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی ٹانگیں بکثرت ہوتی ہیں۔ جس کو خالۃ الأذن (کان میں گھسنے والا) کیڑا (کنکبوا) کہتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے شاید کنکبورا ہو یا کن سلاتی ہو۔ کان سلاتی سادوں بھادوں موسم گرما میں یا برکھیتوں میں ملتا ہے اور مٹی کے انڈے بنتا ہے۔

۴۰۔ ذنب الفار (چوہ کی دم سی نبض)

اس نبض کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم جو بیچ میں موٹی ہوتی ہے جیسے دو چوہوں کی دو دموں کو موٹی طرف سے جوڑ دیا جائے مثلاً () اسے نبض مستی (تیکلے کی مانند) بھی کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم اس کے برعکس ہوتی ہے مثلاً () درمیان سے باریک ہوتی ہے۔

۴۱۔ حیدرالوزن (STEEDY PULSE) (صحیح الوزن نبض)

یہ صحیح اور درست وزن کی نبض جو عمر وغیرہ کے لحاظ سے ٹھیک ہو مثلاً بچپن، جوانی، شباب اور بڑھاپے میں ہر عمر کے اعتبار سے اچھی اور درست ہو۔

۴۲۔ مجاوز الوزن (DICROTIC PULSE) (زیادہ فشار نبض)

وہ نبض جو اپنی اصلی رفتار سے زیادہ ہو جائے۔ اچانک کسی مادہ یا سبب کے بڑھنے کی علامت ہے۔

۴۳۔ خارج الوزن (BISALIANCE PULSE) (وزن پار نبض)

وہ نبض جس میں عمر کے لحاظ سے مناسبت نہ پائی جاتی ہو جیسے نبض مرتعش، نبض غلی وغیرہ ہو،

ملمس نبض

۱۔ گرم ملمس (WARM BODY) (حار گرم نبض)

اگر نبض چھونے سے گرم محسوس ہو تو روح حیوانی (حرارت غریزی) کی دلیل ہے جس قدر ملمس گرم ہوگا۔ اسی قدر روح حیوانی بدن کے اندر پنہاں اور مشتعل ہوگی۔ ایسی صورت گرمی پر دلالت کرتی ہے۔ یا پھر بنجار کا پتہ دے گی۔

۲۔ سرد ملمس (COLD BODY) (سرد نبض)

اگر نبض چھونے سے سرد محسوس ہو تو یہ روح حیوانی کے کم ہونے کی دلیل ہے۔ یہ سردی اور کمی روح حیوانی (حرارت) پر دلالت کرتی ہے۔

۳۔ لیٹن ملمس (SOFT BODY) (نرم جس نبض)

اگر چھونے سے بدن لیٹن و نرم ہو تو اس جسم میں رطوبات کا غلبہ ہوگا۔

۴۔ یا پس ملمس (RIGIDITY BODY) (خشک نبض)

اگر چھونے سے بدن پر خشونت (کھردرا پن) محسوس ہو تو اس جسم میں رطوبات کی کمی اور خشکی غالب ہوگی۔

نبض اور اخلاط [PULSE AND ADMIXTURES OF THE BODY]

نبض صفراوی (BILEOUS PULSE)

صفراوی نبض طول (لمبائی) میں اعتدال (NORMAL) سے زیادہ ہونے کے علاوہ عظم (بڑھی) سرعت۔ اور تواتر میں بڑھی ہوگی۔ اگر صفرا (BILE) اعتدال سے بڑھ جائے۔ تو مذکورہ علامات کے ساتھ ساتھ، زبان کا ذائقہ کڑوا ہوگا۔ اور جسم کی حرارت (TEMPERATURE) بڑھی ہوئی ہوگی۔

نبض دُموی (خونی) (SINGUINATIC PULSE)

دُموی (خونی) نبض ممتلی (پُر) (FULL) اور قوی (سرعت) (FAST) اور عظم (GREATY) میں معتدل ہوگی۔ اس سے بدن کے خون کی مقدار کا پتہ چلتا ہے۔ اگر نبض عریض (FLAT) ہو اور ممتلی کے ساتھ قوت (FORCE) سرعت (FAST) اور عظم (GREATY) میں اعتدال سے زیادہ ہو تو یہ خون کی زیادتی کی علامت ہوتی ہے۔ اس میں مزہ (TASTE) میٹھا ہوگا۔ حرارت کا غلبہ، بدن گرم اور آنکھیں سرنج ہوں گی۔

۱۔ اخلاط، خلط کی جمع ہے، اس کے معنی (HUMOR) ہے۔
اس کو (ADMIXTURE) بھی کہتے ہیں۔ ابرار احمد

نبض بلفمی (PHELGEMATIC PULSE)

اگر نبض عرض (چوڑائی) (FLAT) میں اعتدال (NORMAL) سے بڑھ (INCREASE) جائے۔ اور دبانے سے دُب جائے۔ یہ غلبہ رطوبت یا بلفم (PHLEGM) کی علامت ہے۔ اگر بلفم کی کثرت ہو تو نبض ببطی (SLOW) ہو جائے گی منہ کا مزہ پھیکا اور نفوک بکثرت آئے گی۔ اگر نبض عرض (چوڑائی) میں کم ہو جائے تو یہ کمی رطوبت کی دلیل ہے۔ حرارت غریزی مناسب ہوتی ہے۔

نبض سوداوی (MALANCHOLIC PULSE)

اگر نبض طول (لمبائی) (LENGTH) میں کم اور سخت ہو۔ تو یہ سودا (MALANCHOLIA) کا پتہ دیتی ہے سودا کے غلبہ کی وجہ سے منہ کا ذائقہ بکھٹا (ترشی ملا پھیکا خشکی لئے ہوئے) کھردرا پایا جائیگا سردی خشکی کا غلبہ اور حرارت غریزی قدرے کم ہوتی ہے جسم پر سستی غالب ہوگی۔

مزاج (TEMPERAMENT)

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ آگ ہوا بٹی۔ پانی (گرمی خشکی۔ ریح۔ تری) جب برابر مقدار میں آپس میں ملتے ہیں۔ تو ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جسے مزاج کا نام دیا جاتا ہے۔ اور مزاج کی دو مشہور اقسام بتائی جاتی ہیں۔ ایک مزاج معتدلہ اور دوسرا مزاج غیر معتدلہ جن کا ذکر سلسلہ دار آگے

بیان کیا جائے گا۔

نبض سے مزاج کی وضاحت

مزاج دموی — (BLOODY TEMPERAMENT)

دموی مزاج میں خون کا غلبہ ہوتا ہے اس مزاج کے مالک کی نبض ممتلی (پُر) اور قوی (زوردار) ہونے کے علاوہ سرعت (جلدی) اور عظم (بڑائی) میں معتدل ہوتی ہے۔

مزاج صفراوی — (BILIOUS TEMPERAMENT)

صفراوی (گرم) مزاج کی نبض قوت اور حرارت کی وجہ سے عظیم (بڑی) اور سریع (جلد) چلنے والی ہوتی ہے۔ دائیں جانب کی نبض طویل ہوگی۔ اگر سو مزاج کی وجہ سے عظیم اور سریع ہو تو حار (گرم) مزاج کی نبض نسبت عظم میں کمی جسمانی کمزوری کی دلیل ہے۔

مزاج بلغمی — (PHELGEMATIC TEMPERAMENT)

بلغمی مزاج کی نبض صغیر (چھوٹی) بط (سست) ہونے کے علاوہ متفاوت (وقفہ) کی طرف مائل ہوتی ہے جس قدر برودت (سردی) ہوگی اُسی قدر نبض میں بطو (سستی) اور تفاوت (وقفہ) زیادہ ہوگا۔ اور زیادتی برودت سے خشکی ہوگی۔ تو نبض قدرے لیٹن (نرم) ہو جاتی ہے۔

مزاج رطب (تر) — (HUMIDITIC TEMPERAMENT)

رطب (تر) مزاج والے کی نبض موجی ہوتی ہے یعنی پانی کی لہر کی طرح چلتی ہے۔ اس میں بطور نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔

مزاج سوداوی — (MELANCHOLIC TEMPERAMENT)

سوداوی مزاج والوں کی نبض خشکی کی وجہ سے صلب (سخت) ہوتی ہے۔ مزاج میں جس قدر سوداویت غالب ہوگی نبض اُسی قدر صلب (سخت) ہوتی جائے گی۔ اگر سودا ہوت اور ضرورت سے انتہائی زیادہ ہوگا۔ تو نبض متشنج (کچی کچی) اور ترعش (کانپتی) ہوگی۔

نبض اور مزاج کے خصائل

PULSE & HABITS TEMPERAMENT —

دموی مزاج | دموی مزاج کی نبض پُر طویل معتدل اور زودرار قرع (کھوکھرا) مارتی ہے۔ اس مزاج کا آدمی بلند و صلہ

باہمت و دانا۔ اچھی رائے کا مالک مصلحت اندیش مستقل مزاج اور خوش طبع ہوتا ہے۔ روح حیوانی کافی ہونے کی وجہ سے ہمہ وقت مستعد رہتا ہے غلبہ خون کی صورت میں سر بھاری طبیعت شست، آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوتا ہے، جنسی قوت طبعی اور مستقل ہوتی ہے، رنگ سرخ ہوتا ہے

صفراوی مزاج | صفراوی مزاج والے کی نبض سریع اور متواتر ہوتی ہے۔ صاحب مزاج جلد باز اور جلد مشتعل

ہو جانے والا چڑچڑا ہوتا ہے جو کچھ منہ میں آئے کہہ دیتا ہے۔ نفع نقصان

سے بے پروا ہوتا ہے۔ غصہ میں متذکرہ علامات بڑھ جاتی ہیں اور بے قابو ہوتا ہے۔ جیسی قوت غالب اور غیر مستقل ہوتی ہے۔ رنگ بہ مال زردی

بلغمی مزاج | بلغمی مزاج والے کی نبض لیٹن (نرم)، صغیر (چھوٹی)، اور سست ہوتی ہے۔ یہ ضعیف القلب و ضعیف الداع ہوتا ہے۔ کم حوصلہ اور ضعیف الاعتقاد۔ ڈرپوک، فراخ دل، فریب کھا جانے والا نیکی اور اصلاح کی طرف راغب۔ فرمانبردار، کم فہم ہوتا ہے۔ نیسان کا مریض قوت حیوانی کم ہونے کی وجہ سے کابل اور سست ہوتا ہے جیسی قوت معتدل کا ہے غیر معتدل، رنگ سفید غالب ہوتا ہے۔

سوداوی مزاج | نبض صلب (سخت)، اور سست ہوتی ہے۔ اس مزاج کا شخص نہایت دہمی جس طرف اس کا رجحان ہو جائے جنون کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ لالچی اور حرصیں ہوتا جیسی قوت مناسب ہوتی ہے۔ رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

نیز رنگ اور مزاج مرکب ان کے علاوہ ہوں گے جن کو آپ کا دیرینہ تجربہ واضح کر دے گا۔

نبض غیر معتدلہ (ABNORMAL PULSE)

قوت حیوانی (HYPER ASTHENIA VITAL FORCE)

اگر نبض میں متفاوت (وقفہ) (REST) اعتدال سے بڑھ گیا ہو۔ تو یہ قوت حیوانی (زندگی و صحت) کی دلیل ہے۔

ضعف قوت حیوانی (HYPO-ASTHENIA)

اگر نبض متواتر و معتدل سے کم ہو تو یہ ضعف قوت حیوانی ہے۔
خواہ ضعف حرارت سے ہو یا برووت (سردی) سے ہے۔

زیادتی خون (HYPERTENSION PULSE)

اگر نبض عرض (FLAT) چوڑائی میں زیادہ ہو اور دبانے سے
بھی اس کی حرکت محسوس ہو تو یہ زیادتی خون پر دلالت کرتی ہے۔

کمی خون (HYPOTENSION PULSE)

کی خون کی صورت میں نبض سریع (جلد جلد) چلتی ہے

عصبی تکلیف (NERVOUS PAIN)

عصبی تکلیف میں کمی خون کی نبض سریع (QUICK PULSE)
کی سی ہوتی ہے۔ مگر گھٹی گھٹی سی ہوتی ہے۔

شدید عوارض (ACUTE COMPLICATIONS)

شدید عوارض کی ابتداء میں زیادتی خون کی سی نبض چوڑی اور
دبانے سے بھی حرکت محسوس ہوتی ہے۔

نبض پر موسمی اثرات

CLIMITY EFFECTS ON PULSE

۱۔ ربيع (موسم بہار) کی نبض (SPRING PULSE)

موسم بہار (ربیع) کی نبض معتدل، مگر قوت میں زائد ہوتی ہے۔

۲۔ موسم گرما کی نبض (HOT WEATHER PULSE)

نبض موسم گرما کی شدت کی وجہ سے سربیع (تیز) اور متواتر ہوتی ہے گرمی کے غلبہ حرارت کی وجہ سے قوت بدنی تحلیل ہوتی رہتی ہے اس لئے صبح و شام گرمی کم ہونے کی صورت میں نبض صغیر (چھوٹی) اور ضعیف (کمزور) ہو جاتی ہے۔

۳۔ خریف (موسم خزاں) کی نبض (WINTER PULSE)

موسم خزاں (خریف) میں نبض کا میلان ضعف (کمزوری) کی طرف مائل ہوتا ہے۔ مگر موسم کی گرمی بڑھنے اور کم ہونے سے نبض بھی مختلف ہوا کرتی ہے۔ اور اس اختلاف کی وجہ سے ضعف اور کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔

۴۔ موسم سرما کی نبض (COLDWEATHER PULSE)

موسم سرما کی نبض میں متفاوت (وقف) بطی (رست) اور ضعیف (کمزور) زیادہ ہوتی ہے اور قوی مزاج کی نبض اس کے برعکس ہوتی ہے۔

کیونکہ قوت مدافعت ہونے کی وجہ سے بیرونی سردی اس پر اس قدر اثر انداز نہیں ہوتی۔

نبض پر وقتی حرارت و برودت کا اثر

TEMPERARY EFFECT OF HEAT AND COLD AT PULSE

۱۔ موسم گرما (HOT SEASON)

موسم گرما میں نصف شب سے عروج تقابل ارضی و باطنی ہوتا ہے اس نبض بھی اپنی قوت بدنیہ کے لحاظ سے عروج پذیر ہوتی رہتی ہے۔

۲۔ طلوع آفتاب (SUN RISE)

طلوع آفتاب سے دوپہر تک تقابل ظاہری اور شدت گرما کا وقت ہوتا ہے نبض بھی اس وقت سرعت اور عظم (جلدی اور بڑائی) میں عروج پذیر ہوتی ہے۔

۳۔ بعد دوپہر (AFTER NOON)

بعد دوپہر سے انحطاط (کم ہونا)، تدابیر ظاہری و باطنی کا وقت نصف شب تک ہوتا ہے اس لحاظ سے نبض میں اسی قدر انحطاط ہو جاتا ہے۔

۴۔ موسم سرما (COLD SEASON)

موسم سرما کے اوقات بھی اسی ترتیب سے نبض میں عروج اور انحطاط پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

موسم کیسے بدلتے ہیں،

زمین ایک سال میں سورج کے گرد پورا چکر لگاتی ہے۔ زمین محور ارضی $23\frac{1}{2}^\circ$ درجے کا زاویہ بناتا ہے۔ سورج اپنی سالانہ گردش کے دوران جب اپنی رفتار بدلتا ہے۔ تو زمین پر سورج کی گرمی اور تیزی میں کمی بیشی کے اثرات رونما ہوتے ہیں جس سے موسمی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے علماء نے موسموں کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ موسم ربیع (موسم بہار) (SPRING)

۲۔ موسم گرما (HOT)

۳۔ خریف (موسم خزاں) (WINTER)

۴۔ موسم سرما (COLD)

اور ہر موسم کی تبدیلی میں تین ماہ کا عرصہ لگتا ہے۔

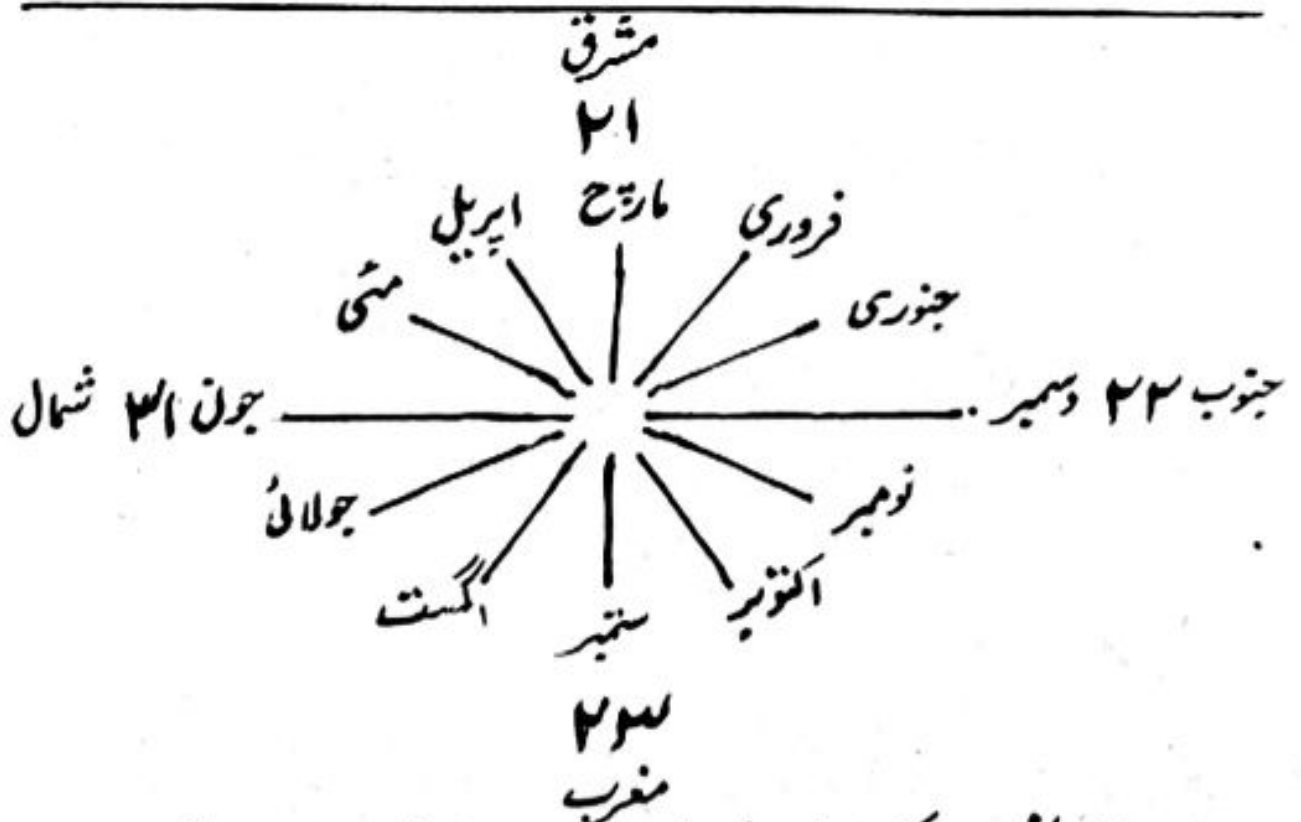
ربیع (موسم بہار) سے شروع ہو کر خریف (موسم خزاں) تک ختم ہو جاتا ہے۔

خریف (موسم خزاں) شروع ہو کر ربیع (موسم بہار) تک ختم ہو جاتا ہے۔

اول موسم گرما

اول موسم سرما

موسمی نقشہ ملاحظہ ہو :-



۲۱ مارچ جون کو محور کا شمالی سرا (قطب شمالی) سورج کی طرف جھکا ہوتا ہے۔

۲۲ دسمبر کو محور کا جنوبی سرا (قطب جنوبی) سورج کی طرف جھکا ہوتا ہے۔

۲۱ مارچ، ۲۲ اپریل، ۲۳ مئی، ۲۴ جون سورج سے یکساں فاصلے پر ہوتے ہیں۔

• جون — میں نصف شمالی کرہ میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور موسم گرم ہوتا ہے اور جنوبی کرہ میں اس کے برعکس دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اور موسم سرد ہوتا ہے۔

• دسمبر — میں شمالی نصف کرہ میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور (موسم گرم) ہوتا ہے اور جنوبی کرہ میں اس کے برعکس دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اور موسم سرد ہوتا ہے۔

• مارچ — میں نصف کرہ شمالی میں موسم بہار اور نصف کرہ جنوبی میں

موسم خزاں ہوتا ہے۔

• ستمبر۔ میں نصف کرّہ شمالی موسم خزاں اور نصف کرّہ جنوبی میں موسم بہار ہوتا ہے۔

• دسمبر۔ میں کرّہ شمالی میں دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی ہیں اور موسم سرما ہوتا ہے۔ اس کے برعکس نصف کرّہ جنوبی میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور موسم گرما ہوتا ہے۔

منطقہ کے لحاظ سے گرم سرد اور معتدل ممالک کی تقسیم



کرّہ ارض (زمین کا گولہ) اور اس کی تقسیم

۱۔ منطقہ یعنی (ٹپے کا) ٹیکہ یا کر بند (کسی حصّہ کی حد) ،

کرہ ارض جس کا نقشہ اس سے پہلے دیا گیا ہے کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے یہ تقسیم فرضی خط شمالاً جنوباً کھینچ کر وضاحت کی گئی ہے۔ ان خطوط کے درمیان جو ممالک آتے ہیں۔ انہیں ایشیا، مشرق وسطیٰ، اور پورے مغربی ممالک کا نام دیا گیا ہے۔

جو ممالک خط استواء پر واقع ہیں ان میں ہمیشہ موسم گرم رہتا ہے۔ سورج قریب یا دور ہونے سے شدید گرمی میں فرق پڑ جاتا ہے۔

شدید گرمی میں صبح ۰۹ بجے سے ۵ بجے شام تک شدید جانی خطرہ ہوتا دوپہر کے ابتدائی حصہ اور انتہائی حصہ (دس تا ۲ بجے) تک چار گھنٹے انتہائی گرمی میں یا ہر نہیں نکل سکتے۔ البتہ سمنڈ کے کنارے کے نزدیک کھوئے رنگ کے بادل طلوع آفتاب سے شام تک چھپائے رہتے ہیں اور ہوا چلتی رہتی ہے اس لئے گرمی قابل برداشت ہوتی ہے جس قدر سمندر سے صحرا یا علاقے دور ہوں گے اسی قدر انتہائی گرمی اور خشکی ہوگی۔ جو ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

خط استواء کی شمالی جانب میں جس قدر دور ممالک واقع ہیں۔ وہ اسی لحاظ سے سرد ہیں یا شدید سرمائی (برفانی) ہیں۔ اور جنوب کی طرف واقع ہیں اسی قدر گرمائی صحرا اور سرمائی علاقے ہوتے ہیں۔

۱۔ منطقہ حارہ شمالی)

یہ دنیا کا گرم ترین حصہ ہے۔ اور خط سرطان اور خط جدی کے درمیان واقع ہے

۲۔ منطقہ معتدلہ شمالی)

یہ ہوا نموار چلتی ہے کیونکہ گرمی سے پانی بخارات بن کر اڑتا ہے

یہ خطِ سرطان اور دائرہ قطب شمالی کا درمیانی علاقہ ہے

۳. منطقہ معتدلہ جنوبی ()

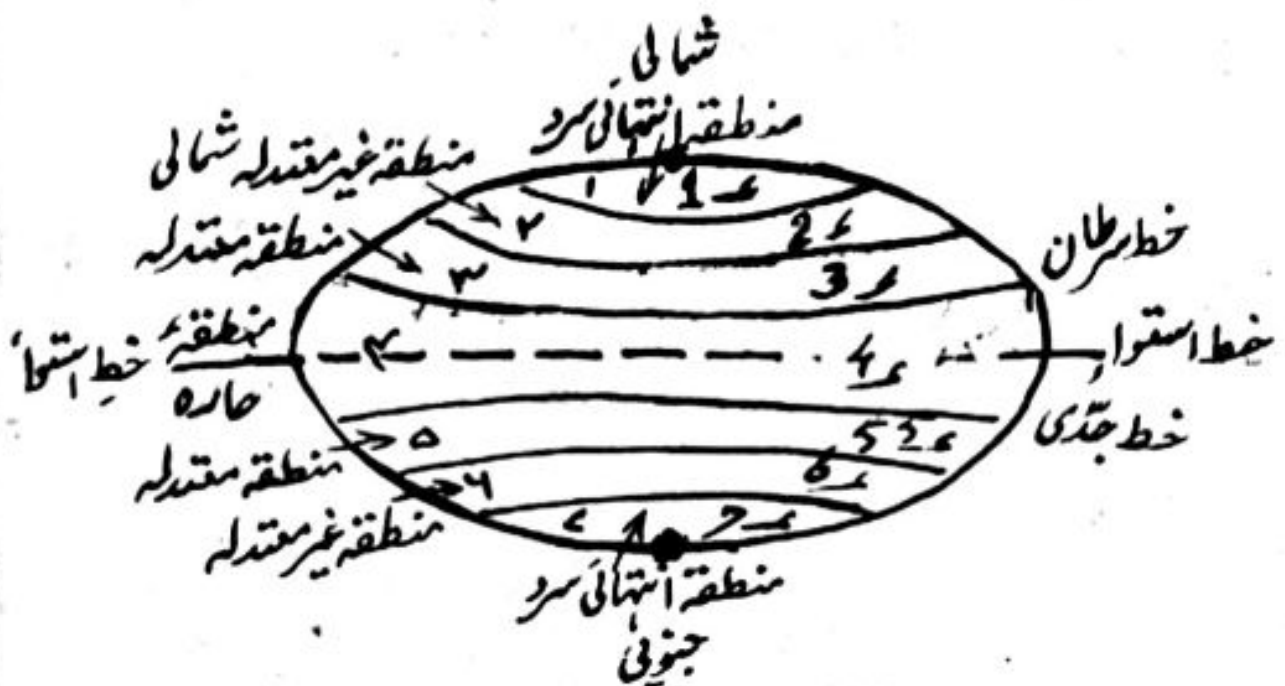
یہ خطِ جدی اور دائرہ قطب جنوبی کے درمیانی واقعہ ہیں۔

۴. منطقہ باردہ شمالی ()

یہ قطب شمالی کے گرد خطِ باردہ شمالی کے درمیان واقعہ ہے اور دنیا کا سرد ترین (برفانی) حصہ ہے۔

۵. منطقہ بارہ جنوبی ()

یہ قطب جنوبی کے گرد دائرہ قطب باردہ ہے کہ اس کرہ ارضی کو ان سات حصوں میں شرقاً غرباً فرضی خط کھینچ کر تقسیم کیا جاتا ہے نقشہ کرہ ارضی میں منطقوں کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں



ان منطقوں کی تقسیم میں آنے والے ممالک ایشیائی ہوں یا وسطی یا مغربی منطقوں کے مزاج کے لحاظ سے سرد گرم یا معتدل یا غیر معتدل ہوتے ہیں۔ متذکرہ ممالک میں رہنے والے لوگوں کی نبض بھی اس کے مطابق ہوتی ہیں۔

علاقائی نبض کا حجم

۱۔ ایشیائی ممالک (ASIAN COUNTRIES) ایشیائی ممالک میں نبض اڑھائی انگلی قوی جانب کا احساس ہوتا ہے اور ضعیف جانب کا ڈیرھ انگلی احساس ہوتا ہے۔

جغرافیائی لحاظ سے پاک و ہند ایک خطہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے باشندوں کی نبض اکثر ڈیرھ انگشت یا اڑھائی انگشت لمبائی تک محسوس ہوا کرتی ہے۔

۲۔ خط استواء (TROPIC OF CANCER) جن ممالک سے گزرتا ہے ان ممالک کے باشندوں کی نبض تقریباً چار انگشت تک محسوس ہوتی ہے۔ نیز خط استواء اور چوتھی اقلیم کے باشندے زیادہ معتدل ہوتے ہیں۔

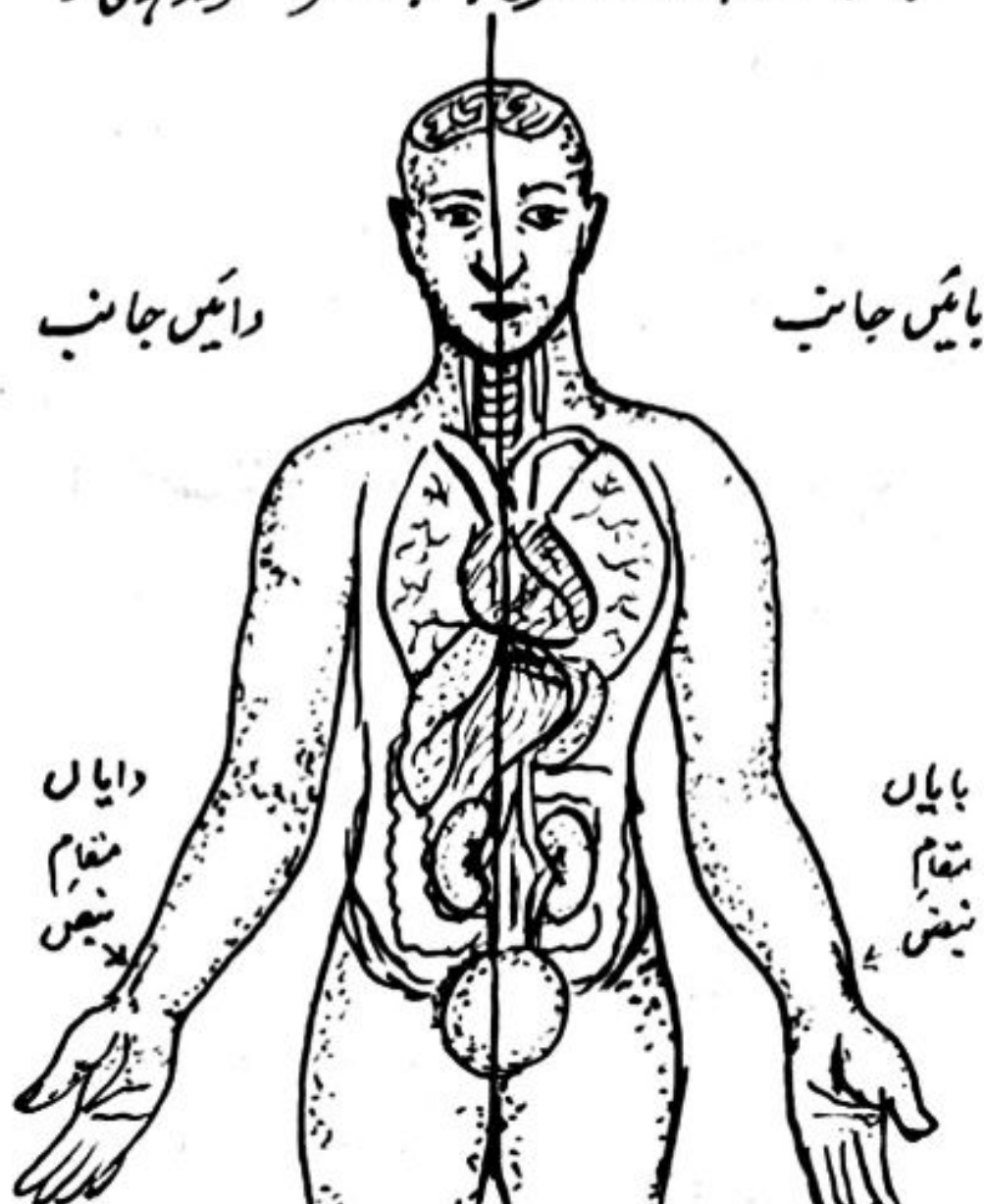
۳۔ مشرق وسطیٰ (MIDDLE EAST)

۱۔ ساری زمین کو حکماء نے سات حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصہ کو اقلیم کہتے ہیں۔ اور ساری زمین کے چوتھے حصے کو چوتھی اقلیم کہتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ اور مغربی ممالک میں نبض کا احساس چار انگشت تک ہوتا ہے۔

نبض ہر دو جانب

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے پیدائش میں جب نقطہ قلب بنتا ہے۔
تو حرارت غریبہ جس جانب پھڑپھڑائی گی۔ اس صاحب قلب
کی جانب قوی ہوگی۔ تو دوسری جانب نظرنا کمزور ہوگی۔



خواہ کوئی ہو۔ قوی جانب اکثر امراض و آلام سے محفوظ رہتی ہے۔ اور کمزور جانب اکثر امراض و آلام میں مبتلا رہتی ہے۔ اسی لئے یہ شکل مشہور ہے: "نزلہ بر عضو ضعیف"

بہر حال یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو شے بھی خلقی کمزور ہوگی۔ اُس کی اپنی کمزوری کے سبب قوت برداشت کم ہوگی۔ اور اُسے دن کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا رہے گی۔

اکثر دائیں جانب قوی ہوتی ہے اور نبض بائیں جانب قوی دیکھی ہے۔ ہر وہ کام جو دائیں ہاتھ سے کیا جاتا ہے وہ بائیں ہاتھ سے کرتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے لئے دائیں ہاتھ کی نسبت بائیں ہاتھ کام کرنا آسان ہوتا ہے لہذا کمزور جانب کی نبض صغیر (چھوٹی)، ضیق (تنگ)، منخفص (گہری) اور دقیق (بایک) ہوتی ہے جو جانب قوی ہوگی اُس کی نبض طویل (لمبی) عریض (چوڑی) اور شامق (اُچھلنے والی) ہوگی۔

دونوں طرف کی نبض اس لئے دیکھی جاتی ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ نبض دکھانے والے کی کونسی جانب ضعیف ہے اور اس کے کس عضو میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ اور نقص ضعیف جانب ہی ملے گا۔

جو جانب قوی یا کمزور ہوگی وہ فطرتاً دم مرگ ویسی ہی رہے گی۔ فطرت نہیں بدلا سکتی۔

دائیں جانب کی نبض

جس شخص کی دائیں جانب کی نبض قوی عظیم اور حقیقی ہے تو ایسے شخص کا جسم دائیں جانب سے قوی ہوگا۔ اور اس کے اعضاؤں میں سے جگر،

گردے اور آلات تناسل قوی ہوتے ہیں اس کے مردانہ جرمز قوی اور نرینہ اولاد بننے میں زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اس شخص کا _____
 حلیہ چہرہ لمبا منہ چوڑا۔ لب چھوٹے، ناک کا سرا باریک، نتھنے تنگ
 آنکھیں بادامی اور سر قدرے چھوٹا ہوتا ہے سینہ تنگ اور قدرے بھرا
 ہوا اور کا حصہ قوی اور پخلا حصہ کمزور یعنی اعضائے اسفل (معدہ،
 آنتیں، گردہ، مثانہ) کمزور ہوتے ہیں۔

بائیں جانب کی نبض

جس شخص کی بائیں جانب کی نبض قوی عظیم اور حقیقی ہو تو اس
 شخص کا جسم دائیں جانب قوی ہوگا۔ ایسے شخص کا دل، دماغ، معدہ آنتیں
 پیچھے بڑے وغیرہ قوی ہوں گے حافظہ ذہانت اور حوصلہ قوی ہوگا۔ اور دیگر
 اعضا، کمزور یعنی جگر کا پخلا حصہ، دایاں گردہ، دایاں خصیہ وغیرہ کمزور
 ہوگا۔ اس شخص کا

حلیہ سر بڑا، چہرہ گول، آنکھیں بڑی گولائی لئے، منہ کھلا لب
 موٹے ناک کا سرا موٹا اور بلند نتھنے بڑے اور آبرو کے قریب شروع سے
 ناک ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آبرو سے ملایا گیا ہے۔

اگر پیشانی پر انگلی رکھ کر آہستہ سے نیچے لائی جائے تو یہاں ایک
 گہری لکیر ہونے کی وجہ سے انگلی ٹک جائے گی۔ اور اس کا سینہ وسیع
 ہوگا۔ اور مادہ تولید کمزور ہوگا۔ اور اس پر قوی عورت کے جرمز غالب
 آئیں گے۔

قدرت کاملہ نے ہر بنی نوع انسان کو مختلف المزاج پیدا کیا ہے۔

لہذا اسی وجہ سے مرکب المزاج ہونے کی صورت میں چہرہ کی شکل و صورت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی کی صورت ایک دوسرے سے نہیں ملتی اس لئے ضروری نہیں کہ دائیں بائیں جانب قوی یا ضعیف ہونے کی بعینہ وہی صورت ہو جو بیان کی گئی ہے۔ اگر فرق ہوگا تو وہ مزاج مرکب ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

— (۵) —

عورتوں کی نبض ہر دو جانب

عورت کی نبض ہر دو جانب افعال و خواص میں مردوں جیسی ہے مگر جنسی لحاظ سے اس کے زمانہ آلات میں خالق کل نے فرق رکھا ہے۔ اس لئے جس عورت کی دائیں جانب قوی ہوگی تو اس کے رحم (UTERUS) (بیمہ دانی) کی دائیں جانب قوی ہوگی۔ اور بائیں جانب کمزور، اور جس عورت کی بائیں جانب قوی ہوگی تو اس عورت کے رحم کی دائیں جانب کمزور ہوگی۔ قدرت نے عورت کے رحم کو درمیان سے ایک جھلکی کے ذریعے دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ یہ جھلکی تقریباً بارہ تیرہ یوم رحم کے دائیں جانب اور تقریباً اتنے یوم رحم کی بائیں جانب چٹ جاتی ہے۔ "خاص ایام" میں یہ رحم کی دیوار سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور رحم کی دونوں دیواروں کے خاص مقام سے غلیظ خون رس رس کر خارج ہو جاتا ہے جو عورت کے بالغ اور صحت مند ہونے کا ثبوت ہے۔ نیز خلقی لحاظ سے قوی جانب کے اندھے یا زمانہ جرمز قوی ہوتے ہیں جو لڑکی بننے پر زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ اور کمزور جانب

کمزور ہوتے ہیں۔ جو ایک دوسرے (مرد و عورت) کے جرمز پر قوت کا غلبہ پا کر
لڑ کا یا لڑکی کی صورت بنتی ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین واللہ رب العالمین

بیضہ (OVUM) یا جراثیمہ ()

خانی کل نے ہر نوع کا بیج اُسی نوع میں رکھا۔ حکماء قدیم و جدید کے
ذریعے یہی پڑھتے آئے ہیں کہ بوقت انعقاد عورت کے بیضہ دانوں سے
ایک بیضہ (انڈا) مقام رحم کے اندر اتر کر بچہ کی پیدائش کا ابتدائی —
(OVARIES) عمل شروع کر دیتا ہے۔ یہ انڈا دراصل ایک جراثیمہ
جو اپنی نوع کے لحاظ سے جو قدرت نے اُس کے اندر شرم و حیا اور جذب
محبت کا مادہ رکھا ہے۔ اس بنا پر وہ جراثیمہ اپنے آپ کو اس قدر سمیٹ
کر مدور بنا لیتا ہے کہ انڈا کی مشابہت بن جاتا ہے۔ جسے خوردبین سے دیکھنے
پر بھی انڈا دکھائی دیا۔ جب یہ رحم (UTERUS) میں اترتا ہے تو
اپنی جنس کا مادہ یا جراثیم تنہائی پا کر اپنے سمیٹے ہوئے مدور جسم کو کھول لیتا ہے
اور والہانہ جذبہ سے اپنی قوت کے مطابق مردانہ مادہ کو اپنے اندر جذب
کر کے اپنی نوع کی صورت بنا لیتا ہے۔ یا وہ پھر — مردانہ جراثیمہ
کے اندر خود جذب ہو جاتا ہے یا مردانہ قوی جراثیمہ اُس کو اپنے اندر
جذب کر لیتا ہے۔ ایک کثیر کتابوں کے مصنف سید برکات الحسن مرحوم نے ایک
انگریزی جنسی رسالہ کا ترجمہ شائع کیا جس کا عنوان ”ہر مرد میں عورت
اور ہر عورت میں مرد ہے“ تھا۔ جو واقعی درست ہے۔ کاوش

۱۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جس جاندار کے کان پوشیدہ ہوں وہ اندھے دیتا
ہے جس کے کان ظاہر ہوں وہ اندھے نہیں دیتا۔

حیض کی نبض (PULSE IN MENSES -)

”تندرست اور بانی لڑکی یا عورت کو ہر چاند ماہ کے آخری ایام میں خون حیض کا آنا ایک قدرتی امر ہے جیسا کہ حسب معمول جسم کے دوسرے اعضاء کی پرورش اور کام کے لئے طبیعت خون پہنچاتی ہے اسی طرح صاف اور ستھرا خون رحم کی طرف بھی باقاعدگی سے ہر لمحہ پہنچنے کی پرورش کے لئے بھیجتی رہتی ہے۔ یہ خون جب اپنے مصرف (بچہ کی پرورش تک نہیں پہنچتا۔ تو وہ رحم کے منہ کے اندر ہی اپنے راستوں میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس سے رحم کی تمام اندرونی دیوار یا بھٹی اس خون سے پُر ہو جاتی ہے جب سابقہ چاند پورا ہو کر نیا چاند نکلنے کے قریب ہوتا ہے تو اس سے طبع اور خون میں دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس دباؤ سے رحم کے منہ کی اندرونی رگوں اور رحم کا منہ کھل جاتا ہے۔ اور رکاوٹ خون خارج ہونے لگتا ہے۔ یہ خون واقعی غلیظ ہوتا ہے جو بچہ کی پرورش کے کام نہیں آتا۔ جب یہ جمع شدہ غلیظ خون نکل جاتا ہے تو طبع اور رحم صاف ہو جاتا ہے تو دباؤ طبع اپنے طبعی فعل (بچہ کی پرورش کے لئے خون کو بطور خوراک پہنچانے) پر مستعد ہو جاتی ہے اور پھر سے تازہ اور نیا خون رحم کی رگوں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر طہارت کے بعد سات آٹھ دن کے اندر رحم نطفہ قبول کر لے تو وہی خون جو رحم کی رگوں میں آکر جمع ہوتا رہا ہے نطفہ کی ابتدائی پرورش کے کام آنا شروع ہو جاتا ہے جو بعد میں دو تھڑے کی شکل معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ کے ر کے ٹوٹے خون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ متذکرہ ابتدائی ایام گزر جائیکہ بعد پھر رحم نطفہ قبول نہیں کرتا تب تک

کہ دوبارہ حیض آنے کا عمل مکمل نہ ہو جائے۔ " کاوش

- - خوں حیض آنے کی صورت میں دیگر علامات کے علاوہ نبض سریع (تیز) عریض (پھیلی ہوئی) اور لٹن ہوتی ہے۔
- - حیض جب رُک رُک کر آ رہا ہو تو دیگر علامات کے علاوہ نبض صلب (سخت) اور قدرے مرتعش ہوتی ہے۔
- - اگر حیض زیادہ ہو تو نبض ضعیف اور سریع (تیز) ہوتی ہے۔

حمل کی نبض (PREGNANCY PULSE)

ابتداءً حمل سے پہلے جگر اور پھر قلب میں عارضی حرارت بڑھ کر نبض میں سرعت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت ایک دو ہفتہ تک رہے گی۔ پھر اس کے بعد نبض میں فترہ پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اعصاب پر نقل (بوجھ) ہو جاتا ہے عورت خود اپنے جسم پر بوجھ سا محسوس کرتی ہے۔ پھر چالیس دن کے بعد فترہ موقوف ہو جاتا ہے کیونکہ جنین کے بوجھ کو طبیعت برداشت کر لیتی ہے۔

اب جنین کی نشوونما کیلئے جسم میں رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اور رحم میں آنے والا خون بھی اپنے مصرف (بچہ کی پرورش) میں لگ جاتا ہے۔ تو نبض کا عرض بڑھنے لگتا ہے۔

۱۔ ضعیف الاعصاب حاملہ کو مقوی اعصاب اور مرقی قلب دوا دینی چاہیے۔
 ۲۔ جنین (FETUS) کی کوتاہیہ اور لڑکے کو ساڑھے تین مہینے میں رُوح (روح جلی) حرکت پڑ جاتی ہے۔ اور پانچویں مہینے اس میں حرکت کی قوت اور حاملہ کو اس کی حرکت کا احساس ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

IDENTIFICATION
OF SEX IN EMBRYO
BY PULSE

نبض سے لڑکا لڑکی کی پہچان

اگر عورت کی دائیں جانب قوی ہو تو دائیں جانب کی نبض میں حصر (SPASM) پایا جاتا ہے یعنی نبض گھٹی گھٹی سی چلتی ہے۔ اور بائیں نبض قوی ہو تو حمل میں لڑکا ہوگا۔ انشاء اللہ کیونکہ عورت کی طبیعت لڑکا (مرد) کے اثر سے مغلوب ہو جاتی ہے۔

عورت کا رحم ایک جھٹکی کے ذریعے دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس کا ذکر پہلے صفحوں میں کیا جا چکا ہے۔ اگر عورت کی بائیں جانب قوی ہے تو اس کے پہلے حمل میں لڑکی ہوگی کیونکہ اس کے دائیں جانب نطفہ قرار پائے گا، اور اگر بائیں جانب کی نبض قوی ہو تو اکثر لڑکا ہوا کرے گا کیونکہ اس کے دائیں جانب حمل قرار پایا ہے۔

اگر حاملہ عورت کے دائیں ہاتھ کی نبض قوی ہو اور بائیں کی ضعیف ہو تو حمل میں لڑکا ہوگا۔ اگر بائیں ہاتھ کی قوی اور دائیں کی ضعیف ہو تو حمل میں لڑکی ہوگی۔ واللہ اعلم

اگر مرد کی دائیں جانب قوی ہے اور عورت کی دائیں جانب ضعیف ہے تو اس جوڑے سے بکثرت لڑکے ہوں گے۔

اگر عورت کی دائیں جانب قوی ہے اور مرد کی دائیں جانب ضعیف ہے تو اس جوڑے سے بکثرت لڑکیاں ہوں گی۔

اگر مرد اور عورت دونوں کی دائیں جانب کی نبض قوی ہو تو جس کی قوت غالب آگئی اسی کے موافق اولاد ہوگی۔ مرد کی قوت غالب آگئی تو لڑکا، عورت کی قوت غالب آگئی تو لڑکی ہوگی

(خوٹ) لڑکے لڑکیوں کی پیدائش کا انسانی مادہ کے جراثیم کی قوت پر منحصر ہے۔ مرد کے جراثیم نرہوتے ہیں اور عورت کے جراثیم یا انڈے (OVUM) مادہ ہوتے ہیں جس کے جراثیم غالب آگئے وہی نوع تکمیل پا کر ظہور میں آئے گی۔ اور اس کے درمیان نوع سے وہ مختلف ہے۔ جو مرد عورت کی باہمی قوت کی برابری یا قدرے کمی بیشی سے واقع ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

نبض عقیم (بانجھ پن) (PULSE IN STERILITY)

• عقیم (نامرد) کی نبض تینوں قطروں (عظم بطول عرض) میں کم ہوتی ہے اور اس کا احساس صرف آدھ انگل ہوتا ہے۔ خلقی ضعیف النبض ضعیف القوی قریب بہ علیت (نامردی) ہوا کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص پیدائشی ضعیف ہو اسے قدرے بوجھ سوئے جارکبری حرارت کے آثار کو صفراوی بول و زیادتی پیاس محسوس کرتا ہو تو ایسا شخص خلقی عقیم (بانجھ) ہوا کرتا ہے۔ اس شخص کا نطفہ زرد رقیق ہوگا اور گرم مٹی غیر منفعلہ (مردہ) ہوتے ہیں اگر سردی غالب ہو تو اس کا نطفہ سفید ہوگا۔ ایسے لوگوں کو عرصہ دراز تک مقوی قلب مقوی باہ ادویات بکثرت کھلانے سے اکثر نفع ہو جاتا ہے۔ ورنہ محال ہے۔

• وہ عقیم جس کی بائیں جانب نبض میں اعوجاج (ٹیرھاپن) جو سانپ کی طرح چلے، پایا جائے تو اسے اکثر نفع نہیں ہوتا تقریباً لا علاج ہے۔

• عقیم عورت کی نبض میں بھی اعوجاج (ٹیرھاپن) پایا جاتا ہے۔

جس نوع (مرد یا عورت) کی نبض میں اعوجاج پایا جائے۔ تو عقیم (بانجھ پن) اس کی طرف ہوگا۔

• — دہلی کے مشہور نبیاحف حکیم عبدالوہاب انصاری المعروف نابینا اپنی کتاب "اسرار شریانیہ" میں بیان کرتے ہیں کہ چالیس برس کے تجربہ میں دعا گو نے ایک عورت کی نبض میں اعوجاج پایا اور اس نے اپنی نبض دکھانے کے بعد اپنی لڑکی کی نبض دکھائی۔ دعا گو نے حیرت سے بیان کیا کہ کہ آپ میں تو قدرتی پیدائش کا مادہ ہی نہیں ہے صحیح بیان کیجئے۔ کہ یہ لڑکی کیونکر آپ کے پیدا ہوئی اور مجھے معلوم تھا کہ عورت نہایت بارسا اور متقیہ ہے۔ انہوں نے سچف بیان کیا کہ حکیم صاحب مدت العزم مجھے ہزار بار تدبیر کے اولاد نہیں ہوئی تھی میں کمال یاس کے پاکہ پن شریف کی زیارت کے لئے گئی۔ اور مزار اقدس حضرت شیخ المشائخ بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہوئی اور فاتحہ پڑھ کر وہاں ایک چٹہ دعا کرتی رہی کہ اے قاضی الحاجات بہ برکت اپنے محبوب ولی کامل کے مجھے اولاد دے دے پچنانچہ اسی اربعین کے بعد استقرار حمل ہو گیا اور یہ لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے قبل اور اس کے بعد مجھے کوئی اولاد نہیں۔

الحاصل خرق عادت اور کرامات اولیاء اللہ سے جو شعبہ معجزات نبی میں سے ہے۔ یہ امر بھی میں نے محقق پایا۔ مگر حاجت جاریہ عالم اسباب میں باری تعالیٰ یہی ہے کہ تکون کے لئے اسباب ظاہری ضروری پائ جائیں۔

مال کی اولاد اور اس کے خاندان کی نبض

بچہ، والد اور والدہ کے اجسام کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس لئے

لازمی ہے جو خصائل والد اور والدہ میں ہوں وہ بچہ میں وراثتاً پائے جائیں گے۔ لہذا کسی خاندان کے ایک بچہ کی نبض دیکھ لینے سے اس کے کل بہن، بھائی، ماموں، مال اور خالہ کی نبض میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا۔ اگر ماں کے امراضِ ماغیہ مثل صداع (HEADACHE) و صرع (EPILEPSY) وغیرہ کے ہوں تو بچہ کو بھی "ام الصبیانہ" (INFANTILE CONVULSIONS) وغیرہ سے بچاتے رہیں۔ ایسے بچوں میں امراضِ بارودہ کی استعداد موجود ہوتی ہے۔ اگر والدہ کو امراضِ جگر مثل درم وغیرہ ہو ا کرتی ہیں تو بچہ کو ایسے امراض وغیرہ سے بچاتے رہا کریں۔

نبض مختلف حالات میں

(PULSEN IN DIFFERENT CONDITONS)

(PULSE LEATING AFTER FASTING) غذا کھانے کے بعد کی نبض

کھانے پینے کی چیزیں خواہ دوا ہو یا غذا پانی ہو یا روڑھ یا دیگر شے دیا اپنی کیفیت کے ذریعہ نبض میں تغیر پیدا کر دیتی ہیں۔

۱۔ وہ غذا جس کی مقدار میں اعتدال رکھا جائے تو نبض میں غلظ (STRONG) نہ عت (QUICK) اور تواتر (FREQUENT) میں بھی اعتدال ہوتا ہے

۲۔ غذا کو جس قدر کھولیں کر کھایا جائے تو نبض اُسی قدر بھاری (HARD) سست (SLOW)، مختلف اور غیر منظم (UN-EQUAL) ہوگی۔

۳۔ وہ غذا جس میں دودھ۔ دہی یا چاؤل وغیرہ ادوہ اشیاں جو ثقیل یا سرد خشک کھائی ہوں نبض بطی (SLOW) بھاری (HARD) اور مختلف (INREGULAR) صورت میں چلتی ہے۔

۴۔ جس غذا میں گوشت کرلیہ وغیرہ کے علاوہ گرم خشک یا تیز مصالحہ دار اشیاں کھائی گئی ہوں تو نبض کی کیفیت سرعت (QUICK) عظم (STRONG) تواتر (REGULAR) اور انقباض (DILATION-PULSATION) میں زیادہ ہوگی۔

۵۔ اگر غذا کم کھائی جائے تو نبض میں عظم اور سرعت کے ساتھ قدرے پھیلاؤ ہوگا۔ بشرطیکہ مشروب زیادہ پیادہ ہو ورنہ پہلی دو حالت لازمی ہیں۔

۶۔ اگر غذا کم کھائی جائے اور مزاج بھی گرم ہو تو سوء مزاج گرم ہونے کی وجہ سے قوت ضعیف ہوتی ہے تو نبض ضعیف (WEAK) سریع (QUICK) اور متواتر (REGULAR) چلتی ہے۔

۷۔ اگر مزاج سرد ہو اور سرد اشیاں کھائے تو اس کی قوت کا میدان ضعف (SLOW WORK) کی جانب ہوگا۔ اور اس سے نبض صغیر (SMALL) ضعیف (WEAK) سست (SLOW) اور وقفہ کے ساتھ چلے گی۔

۸۔ اگر مزاج سرد ہو اور گرم اشیاں کھائے تو یہ مزاج کے موافق ہوگا۔ اور نبض عظیم اور قوی ہوگی۔

۹۔ اگر شراب بہت پی ہو تو نبض مختلف اور غیر منتظم ہوگی۔ اور بدن کو گرم کرے گی۔ لیکن کثرت طعام کی نبض اختلاف اور بد نظمی کو نہ پہنچے گی۔

۱۰۔ اگر پانی زیادہ پیادہ جائے تو نبض عریض اور سریع ہوتی ہے لیکن ہر

آخری فعل سرد تر ہے۔ اس کا عمل غذا کی کثرت اور قلت استعمال کی مانند ہوتا ہے۔

(STARVATION AND WEAKNESS) بھوک اور ضعف میں نبض

بھوک اور ضعف (کمزوری) کی حالت میں نبض تینوں قطروں ، (اونچائی ، لمبائی اور چوڑائی) میں ضعیف ہوتی ہے ۔ اور غیر منظم ہوتی ہے کیونکہ اس صورت میں قوت عمل تحلیل ہوتی ہے ۔

(PULSE IN SLEEPING) نیند کی نبض

نیند کی ابتدا میں نبض صغیر اور ضعیف ہوا کرتی ہے اس لئے کہ حرارت غریزیہ کی حرکت کا میدان اندر سکڑنے کی طرف ہوتا ہے ۔ غذا کھا چکنے کے بعد بھی غذا کو ہضم کرنے کے لئے بھی طبیعت اور حرارت غریزیہ کا میدان بھی اندر کی طرف ہوتا ہے ۔ مگر اس میدان کا اثر نیند کے میدان سے مختلف ہے

(PULSE AFTER WAKING) بیداری کی نبض

بیداری کی حالت میں نبض کا میدان رفتہ رفتہ سریع اور متواتر ہوتا جاتا ہے ۔ کیونکہ اس صورت میں حرارت کا میدان باہر کی طرف ہوتا ہے جو بیداری کے بعد پورا ہو جاتا ہے ۔

AFTER ریاضت کھیل کود اور دوڑنے کی نبض

EXERCISE PLAYING AND RUNNING

ریاضت شدیدہ (سخت محنت) یا کام ، کھیل کود ۔ دوڑنا ۔ اشتعال

اور جماع وغیرہ میں نبض مرتفع اور متواتر ہوگی۔ جب ریاضت وغیرہ ختم ہو چکے تو اس کے بعد نبض تھکاوٹ اور روح کے تحلیل ہونے کی وجہ سے ضعیف بطنی اور صغیر ہو جاتی ہے۔ مختلف نوعیت کی نبض بھی مختلف ہوا کرتی ہے۔ یہاں تک کہ طبیعت کے ایک طرف متوجہ ہونے سے بھی نبض متاثر ہو جاتی ہے۔

غصہ کی نبض (PULSE IN ANGRY MOOD)

غصہ کی حالت میں نبض تینوں قطروں میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس میں بدن کی قوت اور غصہ کے لحاظ سے عظم سرعت اور ارتعاش (کیکپی) بھی پایا جاتا ہے۔

خوشی (مسرت) کی نبض (PULSE - ENJOYMENT)

انتہائی خوشی و مسرت میں نبض عظیم مرتفع اور متملی (پُر) ہوتی ہے خوشی سے دماغ پر کسی قسم کا دباؤ نہیں رہتا۔ اسلئے روح اپنی پوری طاقت سے حرکت میں آکر عام جسم میں فرحت کی ایک لہر دوڑا دیتی ہے۔ اس لئے نبض متملی (پُر) چلتی ہے بعض دفعہ نبض عظیم اور کسی قدر بطنی اور متفاوت کی طرف میلان رکھتی ہے۔ مگر یہ حالت، خوشی کی کمی بیشی یا طبع کی ناسازی اور بدنی قوت کی صورت میں ہوا کرتی ہے

خجالت یا شرمندگی کی نبض (PULSE AT SHAMFULL CONDITION)

اس حالت میں نبض مرتفع اور متواتر ہونے کے علاوہ خجالت اور شرمندگی

سے دبا کر دقیق ہو جاتی ہے جب یہ کیفیت جاتی رہے تو نبض کچھ دیر مختلف رہنے کے بعد اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔

غم و فکر کی نبض (WORRIES PULSE)

غم و فکر میں حرارت تحلیل ہو کر گھٹ جانے کی وجہ سے قوت ضعیف ہو جاتی ہے۔ اس لئے نبض صغیر ضعیف، متفادات اور بطی ہو جایا کرتی ہے

ڈر اور خوف کی نبض (FEAR PULSE)

ڈر اور خوف کی حالت میں نبض عظیم، سریع مختلف، دقیق اور ترمش ہوتی ہے کیونکہ خوف سے بدن کی قوت سمٹ کے اندر کی طرف چلی جاتی ہیں جس کی وجہ سے نبض کی حرکت عظیم، سریع، دقیق ہو جاتی ہے جب خوف و خطرہ مل جائے تو نبض قدرے ضعف کے بعد رفتہ رفتہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے۔

حمام سرد کی نبض (PULSE AFTER COLD BATH)

سرد پانی سے حمام (غسل) سے سردی بدن کے اندر گھس کر نبض کی حرکت کو ضعیف اور صغیر کر دیتی ہے جب سردی سے متاثر ہو کر قوت متبرہ جسم کے مسامات سکیڑ کر بند لے تو قوت بدن میں اضافہ ہوتا ہے۔ بدن گرم نبض عظیم اور سرعت و قوت ترکم ہو جاتا ہے

حمام گرم کی نبض (PULSE AFTER WARM BATH)

گرم پانی کے حمام سے نبض — رفتاً عظیم اور سریع ہو جایا کرتی ہے

جب حمام ہو چکے تو نبض ضعیف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بدن سے بہت قوتیں مشتعل ہو کر کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس حالت میں نبض ضعیف بلبی اور متغای ہو اکتی ہے۔

عشق کی نبض (PULSE IN EROTOMANIA)

کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کا لڑکا عشق کی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اور وہ بیمار رہنے لگا۔ بادشاہ نے بہت سے طبیوں سے اس کا علاج کرایا لیکن مریض صحت یاب نہ ہو سکا۔

آخر ایک ایسے طبیب کو بلایا جو نبض شناس مشہور زمانہ تھا۔ طبیب نے مریض کی نبض پر ہاتھ رکھا تو بادشاہ کو کہا کہ ایک ایسا شخص لاؤ جو آپ کے ملک کے تمام شہروں کے نام جانتا ہو۔ بادشاہ کے حکم سے ایسا شخص بلایا گیا، اُسے کہا کہ ہر شہر کا باری باری نام لے جب اُس نے باری باری نام لینا شروع کئے تو ایک شہر کے نام پر اُسے روک دیا۔ پھر بادشاہ سے کہا کہ ایک ایسا شخص لاؤ جو فلاں شہر کے ہر محلہ اور گلی کو چہ کا نام جانتا ہو۔ جب ایسا شخص لایا گیا۔ تو اس نے بھی طبیب کے کہنے پر ہر محلہ گلی کو چہ کا نام لینا شروع کئے۔ تو طبیب نے اُسے بھی ایک گلی یا کوچہ کے نام پر روک دیا۔ پھر کہا کہ ایسا شخص لاؤ جو فلاں گلی کوچہ کے ہر گھر کے افراد کو جانتا ہو۔ جب ایسا شخص لایا گیا تو اُسے کہا کہ وہ اس محلہ کے ہر مکان کے مرد و عورت بچے بچوں کا نام لینا جائے پھر ایک مکان کے افراد کے نام سننے کے بعد اُسے روک دیا۔ اور طبیب نے بادشاہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا میں نے اس لڑکے کی نبض پہچان لی ہے اور دوا بھی، بادشاہ نے طبیب سے کہا کہ جلدی تباؤ کہ وہ کیا ہے۔

طیب نے بادشاہ کو کہا کہ آپ کے لڑکے کو فلاں شہر کے فلاں محلے کی فلاں گلی کے فلاں مکان میں فلاں نام کی رہنے والی لڑکی سے عشق ہو گیا ہے۔ اگر وہ لڑکی اس کے نکاح میں آجائے تو آپ کا یہ لڑکا تندرست ہو جائیگا۔ بادشاہ اُسی وقت کہلا بھیج کر چند دنوں میں نکاح کر دیا۔ تو لڑکا، فی الواقعہ دنوں میں اچھا بھلا صحت مند ہو گیا۔

دراصل طیب کے کہنے پر جب وہ شخص شہر محلہ۔ گلی اور نزدکا نام لیتا تو جو نام لڑکے کی لگن کا آتا تو اُس کی نبض میں عظیم و سرعت بڑھ جاتی۔ جب لڑکی کا نام آیا تو نبض اور زیادہ عظیم و سریع ہو گئی۔ اور طیب نے فوراً حکم لگا دیا اس لڑکے کو فلاں شہر کے فلاں محلے کے فلاں آدمی کی فلاں نام کی لڑکی سے عشق ہو گیا ہے۔

مالینحولیہ کی نبض (PULSE MALEN CHOLIA)

- مالینحولیہ کے مریض کی نبض سُست، صغیر اور مختلف ہوا کرتی ہے۔
- ۱۔ بلنی مالینحولیہ کی نبض سُست، صغیر اور مختلف ہوا کرتی ہے۔
 - ۲۔ دموی مالینحولیہ کی نبض سریع، متلی اور مختلف ہوتی ہے۔
 - ۳۔ صفراوی مالینحولیہ کی نبض سُست کے ساتھ مختلف چلتی ہے۔
 - ۴۔ سوداوی مالینحولیہ کی نبض سُست، صلب اور مختلف رہتی ہے۔
- دہم۔ مراق۔ جنون۔ رعونت۔ حرق۔ مانیا۔ وغیرہ مالینحولیہ کی ہی مختلف صورتیں ہیں۔ ایسے مریضوں کی نبض اخلاط کے ساتھ مختلف ضرور ہوا کرتی ہے۔

اورام (دروں) کی نبض،

(PULSE — IN — WORMS)

اگر جسم میں کہیں ورم (سوج) پیدا ہو جائے تو نبض میں انتشاریت (آری کے دندانوں جیسی کیفیت) آجاتی ہے۔ اور جس مقام میں ورم ہو وہاں درد کا احساس ہوتا ہے۔ اگر کسی مقام ورم میں کسی رطوبت کا نزول ہو تو نبض میں انتشاریت (SANTYPE) کی بجائے موجیت (پانی کی لہری) آجاتی ہے۔ اگر ورم کسی مرطوب (SECAETION) عضو میں ہو یا ورم میں پیپ پیدا ہو گئی ہو تو بھی نبض میں انتشاریت کی بجائے موجیت (لہر) پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۔ اورام شدید (ACUTE WORM)

شدید دروں میں بخار پیدا ہوتا ہے۔ ایسے اورام میں نبض عظیم، سریع اور متواتر ہوا کرتی ہے جس ورم میں پروت (COLONES) کی زیادتی ہو تو نبض میں تھیت (POLYCRUTICIS) کے ساتھ بطور اور متغیرت پایا جاتا ہے۔ اگر ورم میں صلابت (HARPNESS) سختی پیدا ہو جائے تو نبض میں انتشاریت زیادہ ہوتی ہے۔ اور لرزہ کا بخار ہوتا ہے

۲۔ ورم حار (HOT WORM)

ورم حار (گرم) جب تک اپنے زمانہ میں بڑھتا رہتا ہے اس وقت تک نبض کے اندر انتشاریت کے ساتھ سرعت اور تواتر وغیرہ بڑھتے چلے جاتے

ہیں۔ اور درم کے بڑھتے ہوئے تناؤ کی وجہ سے برابر صلابت (سختی) اور درد (PAIN) کی وجہ سے ارتعاش (PALPATION) یعنی کپکپی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

۳۔ درم انتہائی (ACUTE CONDITION OF WORM)

جب مرض انتہا کے قریب پہنچ جاتا ہے تو نبض قوت اور سرعت میں بڑھ جاتی ہے۔ اور عظم میں کم ہو جاتی ہے۔ جب درم کا زمانہ لمبا ہو جائے تو سرعت ہملی بن جاتی ہے۔ جب درم تحلیل ہونے لگتا ہے یا ٹھوٹ پڑتا ہے تو نبض قوی ہو جاتی ہے۔ درم کا بوجھ جب ہٹ کر تناؤ کم ہو جاتا ہے تو نبض کا ارتعاش (کپکپی) میں کمی آ جاتی ہے۔ درم جس قدر بڑا ہوگا۔ مذکورہ عوارض کے ساتھ اسی قدر منشاریت MWWW آری لکڑی کاٹنے والی کی سی ہوگی۔ اور درم جس قدر چھوٹا ہوگا۔ نو عوارض بھی اسی قدر کم اور چھوٹے ہوں گے۔

۴۔ درم اعصابی و عصبانیہ و عروقہ و شریانیہ ،

جب درم اعصابیہ (دل و دماغ حرام مغز) میں پیدا ہوتا ہے۔ تو نبض کی صلابت اور منشاریت بڑھ جاتی ہے۔ اور جب درم اعصابیہ عروقہ (جگر، طحال، شش) میں ہو تو نبض میں عظم کے ساتھ شدید اختلاف ظاہر ہوتا ہے۔ جب اعصابیہ شریانیہ میں درم ہو تو نبض میں عظم اس وقت تک قائم رہتا ہے۔ جب تک قوت قائم رہے جب درم دماغ شش جیسے مطلوب اور نرم اعضا میں لاحق ہوتا ہے۔ تو نبض موجی ہوتی ہے۔

۵۔ درم اعضائے ذکی بحس

اگر درم قوی بحس اعضائیں پیدا ہوا ہے تو نبض متشنج TENSION ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان اعضائے درم سے تشنج اور غشی بطور عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

دردوں کی نبض

درد کی ابتداء کے ساتھ، درد اور قوت مدافعت (IMMUNITY) میں مقابلہ کے لئے مقامی طور پر ایک پیمان (STIMULANT) اور تحریک (SUGGESTION) پیدا ہو جاتی ہے جس سے بدنی قوت مشتعل ہو کر نبض میں عظم اور سرعت کے ساتھ نہایت درجہ کا تفاوت (فرق) پیدا ہو جاتا ہے۔

جب درد شدید کسی عضو رئیس (AORTA ORGON) میں یا طویل مدت سے ہے تو اس سے بدنی قوت تحلیل ہونے کی وجہ سے کمزوری ہو جاتی ہے جس سے نبض میں عظم و سرعت کی بجائے ابتداء میں نبض شدت اور تواتر، اور اس کے بعد صغیر ہو جاتی ہے۔ پھر دو دتیت (VERMITYPE MOVEMENT) اور نملیت (ANT TYPE) آ جاتی ہے۔ اگر درد میں اضافہ ہو جائے۔

۱۔ ذکی بحس۔ مدہ۔ حجاب عاجز وغیرہ
۲۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ گردے۔ خصیتین۔ رحم (سچہ دانی)

تو قوت بہت زیادہ تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور اس سے نبض میں تفاوت (وقفہ) (BREAK) آجاتا ہے۔ اور آخر کار موت واقع ہو جاتی ہے

بخاروں کی نبض

PULSE IN FEVERS —

۱۔ حمی یومی (میکروزہ) (COTILDIN FEVER)

حمی یومی (میکروزہ) میں نبض عظیم اور متواتر کی طرف مائل ہوتی ہے اگر مختلف ہو تو منظم ہوتی ہے۔ اگر غیر منظم ہو تو حمی یومی نہیں ہوگا

۲۔ شطر الغب (نصف دن کا بخار) (MALFDAY FEVER)

بخار سے پہلے نبض مختلف اور منخفض (گہری) ہوتی ہے۔ اور درمیان میں عظیم کی طرف مائل ہوتی ہے۔

۳۔ حمی بلغمی (ASTHENIC FEVER)

نبض پہلے منخفض (گہری) صغیر ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے۔ اُس کے بعد متواتر اور مختلف ہوتی ہے۔

۴۔ حمی عفنی (عفونی بخار) (SEPTIC FEVER)

حمی عفنی کی پہلی نوبت (حملہ) میں نبض منخفض (گہری) صغیر سریع

اور مختلف ہوتی ہے۔ اور درمیان میں عظیم اور قوی ہوتی ہے۔

۵۔ حمی غب خالصہ (INTERMITTENT FEVER)

حمی غب خالصہ (باری کے بخار) میں نبض سریع عظیم اور متواتر ہوتی ہے

۶۔ حمی غب غیر خالصہ (UN-REPLACING FEVER)

اس بخار میں باری ایک جیسی نہیں ہوتی، بعض ضعیف، صغیر اور مختلف ہوا کرتی ہے اور درمیان میں عظیم ہو جاتی ہے۔

۷۔ حمی مطبقہ (TYPHOID FEVER)

حمی مطبقہ (وہ بخار جو خون کی عفونت سے یکساں چڑھا رہے) اس کی نبض دھوی ممتلی، لیٹن عظیم، قوی اور سریع چلتی ہے اگر خون میں زیادہ عفونت ہو تو نبض سریع عظیم چلتی ہے۔

۸۔ حمی اربعہ (چوتھیم) (QUARTAN FEVER)

اگر مادہ بلغمی سے ہو تو نبض لیٹن (نرم) اور بطی (سست) ہوگی۔ اور اگر صفراوی ہو تو نبض سریع اور متواتر ہوگی۔ اگر دھوی ہو تو عظیم لیٹن، سوداوی ہو تو صلب اور صغیر ہوگی۔

۹۔ حمی محرقہ (BILIOUS REMITTANT FEVER)

اس بخار میں ہر دو جانب میں نبض ہر وقت بسرعت رہے گی۔

۱۰۔ یہ تمام اقسام غیر مایہ ہیں۔

مگر دائیں نبض میں سرعت زیادہ ہوگی۔ اور بخار لازم رہے گا۔ کیونکہ عروق جگر میں عفونت ہوتی ہے۔ جمعی عفنی سادہ میں بخار برابر رہتا ہے۔ کیونکہ عروق کے اندر اخلاط متعفیہ کا اجتماع ہوتا ہے۔

اگر جمعی محرکہ، حوالی قلب کے عروق میں عفونت سے پیدا ہو تو بائیں جانب نبض میں سرعت ہوگی۔ اگر عروق معدی میں عفونت ہو تو دونوں طرف کی نبضوں میں سرعت ہوگی۔ کیونکہ معدہ کی دونوں جانب کی شریانوں سے برابر کی نسبت ہے۔ اگر خون یا بغم میں عفونت سے بخار ہو تو نبض میں سرعت اور عرض ہوگا اگر سودا میں عفونت سے بخار ہو تو نبض میں سرعت اور ضیق (تنگی) ہوگی۔ اگر صفرا میں عفونت سے بخار ہو تو نبض کی دونوں جانب میں سرعت اور عظم (بلندی) ظاہر ہوگی۔

ان چاروں قسم کے بخار عفنی میں وہ عروق مراد نہیں جن میں اخلاط جاری رہتی ہیں۔ چونکہ عفونت عروق میں داخل ہے اور اس کا اثر ہر لمحہ قلت تک پہنچا ہے۔ اس لئے نبض میں سرعت کا ہر لمحہ میں نمایاں حصہ ہوتا ہے۔

۱۰۔ جمعی دقہہ (HECTIC FEVER)

جمعی دقہہ کی نبض میں سرعت نہیں رہتی کیونکہ اس میں مزاج مستوی (مہوار) ہو جاتا ہے اور حرارت ایک مقدار پر قائم ہو جاتی ہے جمعی دقہہ

۱۔ غلبہ خالصہ ۱۔ تیسرے روز شدید باری کا بخار، تجارتی - تیبہ۔
 ۲۔ غلبہ غیر خالصہ ۱۔ اس بخار میں باری ایک سی مقرر نہیں رہتی۔
 غلبہ لازمہ ۱۔ جو بخار ہر وقت رہے اور تیسرے روز شدت پکڑے۔

درجہ اول (ایک ماہ) تک لمس شریانی گرم ہوتا ہے۔

۱۱۔ سل ووق (TUBER - CLOSIS)

مسلول کی نبض شروع سے ہی لیٹن ہوتی ہے۔ اور آخر میں صلب ہو جاتی ہے۔ دق کے اندر اول ہی سے نبض صلب ہوتی ہے لیکن دق الٹھا میں سے نیچے عرصہ کے لئے آویل میں لیٹن ہوتی ہے اور بعد میں پھر صلابت کی طرف منتقل ہوتی ہے۔

مختلف عوارض اور امراض کی نبض

(ACUTE COMPLICATIONS -)

مرض کی جانب (DUE TO DISEASE)

اگر بحالت مرض ہر دو جانب کی نبض مختلف ہو تو جس جانب کی نبض میں حرارت عظم صلب لیٹن سرعت، تواتر یا تفاوت وغیرہ پایا جائے اور اس کی نسبت دوسری جانب کی نبض کی علامات پائی جائیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے حصے میں مرضی علامات کی وجہ سے نبض مختلف ہے۔ اور دوسرے حصے میں مرض کی وجہ سے ضعف یعنی کمزوری کی علامات کا اظہار ہے۔

۱۔ زیادتی خون اور شدید عوارض (ACUTE COMPLICATIONS)

شدید عوارض کی ابتدا یا زیادتی خون (بلڈ پریشر یا خون کا دباؤ) میں عرض اور عظم میں زیادہ ہو اور دبانے سے بھی اس کی حرکت محسوس ہو تو

یہ زیادتی خون اور شدید عوارض پیدا ہونے کی دلیل ہے۔

۲۔ کمی خون اور عصبی تکلیف (ANEMIA AND NERVOUS TROUBLE)

کمی خون اور عصبی تکلیف میں نبض سریع ہوتی ہے۔

۳۔ قوت حیوانی (VITAL FORCE)

اگر نبض متفاوت اعتدال سے بڑھی ہو تو یہ قوت حیوانی کی دلیل ہے

۴۔ ضعف قوت حیوانی (LACK OF IMMUNITY)

اگر نبض متواتر معتدل سے کم ہو تو یہ ضعف حیوانی کی دلیل ہے

خواہ حرارت سے ہو یا بردت سے ہو۔

۵۔ ضعف دماغ (DRAIN WEAKNESS)

اگر نبض سریع لیٹن اور ضعیف ہو تو یہ ضعف دماغ پر دلالت کرتی

ہے۔ اور اس کے ساتھ تیان AMENSIA، دوایں سر VETIGO،

ضعف قلب PALPITATION، سونے ہضم DYSPEPSIA قلت

متی، ضعف باہ IMPTAHCY، سرعت انزال PREMATURE

(EJACULATION)، اور کمی خون کا پتہ دیتی ہے۔ تکان کے سبب کو

بھی ظاہر کرتی ہے

۶۔ فالج (PARALYSIS)

اگر دائیں ہاتھ کی نبض میں فترہ (چلتے چلتے سست ٹھوکر مارے) ہو تو

دماغ کی دائیں جانب ضرور کبھی نہ کبھی فاج گریے گا۔ اگر بڑھوں کی نبض عظیم اور قوی ہو تو ان میں فاج کا خطرہ ظاہر کرتی ہے۔ فاج میں نبض موجی، ضعیف اور متفاوت اور بطنی ہوتی ہے۔ اگر قوت ضعیف ہو تو نبض ضعیف اور غیر منتظم ہوگی۔ فاج میں اگر بلغمی مادہ ہو تو نبض بطنی اور متفاوت چلے گی۔ اگر مادہ سوداوی ہو تو نبض صلب (سخت) اور صغیر (چھوٹی) ہوگی۔

۷۔ لقوہ واسترخاء (DILATION AND FACIAL PARALYSIS)

لقوہ میں نبض صلب، اور استرخاء میں متفاوت چلتی ہے۔

۸۔ کمزوری جسم اور استرخائے عضلی (WEAK BODY AND MUSCULAR DILATION)

اگر نبض لیتن (نرم) ہو تو یہ کمزوری جسم اور استرخائے عضلی کو ظاہر کرتی ہے۔

۹۔ یسکتہ کی نبض (APOPLEXY)

سکتہ میں نبض موجی کمال درجہ کے ضعف کے ساتھ گہری چلتی ہے۔ بعض اوقات اتنی گہری چلتی ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتی اس حالت میں مریض کے ناک کے ساتھ دھنی ہوئی ردی رکھ دیں۔ اگر ردی کے باریک بالوں میں حرکت ہو تو زندگی ہے۔

۱۰۔ مسرمام (دماغی ورم) (ENCEPHALITIS MENINGITIS)

مسرمام حار (MENINGITIS) میں نبض مختلف ضعیف اور موج

ہوتی ہے اگر بخار ہو تو نبض عظیم، سرزبع صغیر، مرتعش اور مختلف ہوا کرتی ہے۔ سرسام مرد (بارد) میں نبض متفاوت، بطنی اور موجی ہوتی ہے۔

۱۱۔ ورم دماغ و ریہ (INFLAMMATION OF BRAIN & LUNGS) (شش)

اس صورت میں نبض نمشاری چلتی ہے جو صلب، دقیق، عظیم، صغیر مل کر بنتی ہے۔ اگر ورم حجاب تک پہنچ جائے تو نبض ہرزمانہ میں نمشاری رہے گی۔ اگر ورم نفس دماغ یا شش (ریہ) تک پہنچ جائے تو نبض موجی ہو جائے گی،

۱۲۔ خفقان بارود و فالج (PALPITATION AND COLD PARALYSIS)

اگر بائیں ہاتھ کی نبض میں فرق ہو تو یہ خفقان بارد کی اطلاع دیتا ہے اس کے پھیپھڑوں پر جلد جلد رقیق اور بارود رطوبات گریں گی یا گرتی ہیں اور ممکن ہے اس طرف فالج گھرے۔

۱۳۔ دماغی دباؤ و فحشی اثرات جوف قلب میں پانی ہونا،

DEPRESSION & NARCOTICI

ان حالات میں نبض متفاوت، ممتلی اور صلب رہتی ہے وغیرہ

۱۴۔ صداع (درد سر) (HEADACHE)

مقامی تکلیف کے ساتھ صداع حار میں نبض سرزبع و متواتر اور گرم ہوگی۔ صداع بلغمی (بارد) میں نبض متفاوت، بطنی اور نرمی کے ساتھ سرد ہوگی۔ سوداوی درد سر کے ساتھ نبض بطنی اور سخت ہوگی

۱۵۔ روار (سر چلانا) (VERTIGO)

اس کی نبض صداع (دور دور) سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن اس میں تشاریت پائی جاتی ہے۔

۱۶۔ وہیم و جنون کی نبض (HALUCINATION PULSE)

وہیم کی نبض اکثر مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے جنون کی نبض پہلے سریع ہوتی ہے۔ دورہ ختم ہونے کے بعد صلب اور ضعیف ہو جاتی ہے۔

۱۷۔ عشق کی نبض (EROTOMANIA PULSE)

عشق کے مریض کی نبض اکثر غیر منتظم ہوتی ہے جس وقت عشق محبوب کو دیکھتا ہے یا نام سنتا ہے تو نبض عظیم اور معتدل ہو جاتی ہے

۱۸۔ مایخولہ دماغی کی نبض (MALANCHOLIA PULSE)

اگر فترہ دونوں ہاتھ کی نبض میں پایا جائے تو مایخولہ دماغی ہوگا ایسا شخص سخت قسم کا علاج ہوگا۔ نیز دماغی عوارض کا ہونا دونوں ہاتھ کی نبض میں فترہ کی دلیل ہے۔

۱۹۔ مایخولہ راقی کی نبض (DIPHRAGM MALANCHOLIA)

اگر دائیں جانب کی نبض میں فترہ ہو۔ تو پردہ مراق میں خرابی ہونے کے باعث بھی سوء مزاج و ضعف لاحق ہو جاتا ہے۔ لہذا مایخولہ راقی آلات غذا معدہ و جگر کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

۲۰۔ دل کے امراض کی نبض (PULSE IN — HEART DISEASES)

دل اور اس کی متعلقہ شریانوں اور وریدوں میں مرض کی صورت میں نبض نامہوار (غیر منتظم، ضعیف، متواتر اور متفاوت) ہوتی ہے کیونکہ دل اپنی تکلیف کے باعث اپنا عمل پوری طرح نہیں کر سکتا۔

۲۱۔ اختلاج القلب (TACHY CARDIA)

اگر اختلاج قلب حار (گرم) ہو تو نبض سریع و عظیم چلتی ہے۔ اگر نبض متواتر مائل بہ ضعف اور لٹین (نرم) ہو تو یہ بارو اختلاج قلب کو ظاہر کرتی ہے۔

۲۲۔ ورم قلب یا چربی کی نبض (CAROIATIS PULSES)

چہرہ اور آنکھوں میں بھراہٹ، اور چربی کی صورت میں جسم بھیم و غیر علامات کے علاوہ نبض بطنی ہوگی۔

۲۳۔ جوف قلب میں پانی کی نبض (PERICARDITIS)

اگر نبض — متفاوت، بمتلی اور صلب ہو تو جوف میں پانی کی علامت ہوگی۔

۲۴۔ دل کے عضلات کے پتلا ہونے کی نبض

۱۱۔ اس صورت میں نبض متواتر، بمتلی اور صلب ہوتی ہے۔ یہ دل کے عضلات کے پتلے ہونے کی خبر دیتی ہے۔

۲۵۔ دق الریہ کی نبض (TUBERCLOSIS)

دق الریہ کی اول ہی سے صلب (سخت) ہوتی ہے جب مرض کو کافی عرصہ گزر جائے تو نبض سریع، دقیق صلب اور ضعیف ہوتی ہے اور جوں جوں مرض میں اضافہ ہو تو یہ حالتیں برابر بڑھتی جاتی ہیں، بالآخر بٹے ہوئے دورے کی مانند ہو جاتی ہے

۲۶۔ سل الریہ کی نبض (PATHSIS)

سل کے مریض کی نبض ہمیشہ لیٹن (زرم) ہوتی ہے اور آخر میں صلب ہو جاتی ہے اگر مسلسل ضعیف الکبد (کمزور جگر) ہوگا، تو پھیپھڑے کا سچلہ حصہ مجروح ہوگا، اور بطن مشکل سے اور دیر تک کھانسنے کے بعد نکلتا ہے، اگر مسلسل قوی الکبد ہوگا، تو پھیپھڑے کا اوپر والا حصہ مآؤف ہوگا، اور کھانسنے سے بطن جلد نکل آتا ہے اس مرض میں جنینک اسپہال جاری نہ ہوں قابل علاج ہے ورنہ لاعلاج،

۲۷۔ قرعہ شش (ریہ) وسل کی نبض ()

قرعہ شش (ریہ) سل میں بائیں جانب کی نبض بہت سریع چلتی ہے بشرطیکہ ساتھ خفیف بخار اور کھانسی بھی ہو، ایسی نبض کا کلائی سے دور احساس ہوتا ہے۔

۲۸۔ ضعف معدہ کی نبض (DYSPEPSIA PULSE)

اگر دونوں ہاتھ کی نبض میں غیر فطری (عارضی) فترہ پایا جائے۔

تو یہ ضعف معدہ کی علامت ہے۔ اگر ساتھ درد ہو تو نبض کی مٹھوکر کا عرصہ بہت کم ہوتا ہے۔

۲۹۔ کثرت ریا ح کی نبض (FLATULENCE)

اگر بدن میں خون کم ہونے کے باوجود نبض عظیم کی طرف مائل ہو۔ تو اس بدن میں ریا ح کی کثرت کی علامت جس حصہ میں ریا ح ہوگی۔ وہی حصہ تکلیف زدہ ہوگا۔ اگر نبض متلی اور ضعیف ہو تو بار بار ریا ح زیادہ اور متلی کے ساتھ نبض سرریع مائل عظیم ہو تو گرم ریا ح کی دلیل ہے۔

۳۰۔ قبض کی نبض (PULSE IN CONSTIPATION)

دائیں نبض صلب (سخت) ہو۔ تو یہ قبض کی علامت ہے جس قدر نبض سخت ہوگی۔ اسی قدر قبض شدید ہوگا۔

۳۱۔ ہیضہ کی نبض (PULSE IN CHOLERA)

ہیضہ کی نبض ضعیف اور گہری ہوتی ہے۔ شدید حالت میں نبض گہری ہو جاتی ہے۔ یہ شدید کمزوری کی علامت ہے۔ بالآخر نبض ساکت ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ ہیضہ میں قے دست بہت ہوتے ہیں

۳۲۔ وق الامعاء کی نبض (INTESTINAL TUBERCULOSIS)

وق الامعاء میں نبض شروع میں لیٹن اور بعد میں صلب ہو جاتی ہے مرض کو زیادہ عرصہ گزر جائے تو نبض دقیق سرریع بھلب اور ضعیف ہوتی

چلی جاتی ہے۔

۳۳۔ اسہال و اخراج کی نبض (DYSENTRY)

اگر نبض صلب بطنی اور باریک ہو جائے تو بدنی رطوبت و قوت بذریعہ اسہال ہو جانے کی علامت ہے۔ اس سے نبض میں صلابت آجاتی ہے خون صالح اور مواد بدنی کے اخراج سے نبض بطنی ہو جاتی ہے۔

۳۴۔ اسہال مزمن کی نبض (CHRONIC DYSENTRY)

اگر نبض بطنی صلب اور باریک ہو اور جلد پر سے بھوسا الگ ہوتی ہو تو یہ اسہال مزمن کی شکایت ہوگی۔

۳۵۔ پردہ صفاق میں سوزش (PARITONITIS)

اگر نبض دقیق متملی اور صلب لٹنی (سخت دُب جانے والی مثل تار کے) ہو تو صفاق میں سوزش کی خبر دیتی ہے۔ اس پردہ میں آفتیں لپٹی ہوتی ہیں۔ اس کی ظاہری علامات میں بوجھ کے ساتھ پیٹ میں دھن دھن محسوس ہوتی ہے۔

۳۶۔ بواسیر عمیاء (اندھی بواسیر) ریاحی بواسیر، کثرت ریاح، تنخیر

اگر مادہ بارد ہو تو نبض متملی اور ضعیف ہوگی۔ مادہ حار ہوگا۔ تو متملی کے ساتھ سریع اور عظیم کی طرف مائل ہوگی۔ اگر سوداوی مادہ سے ہے تو نبض متملی اور صلب ہوگی۔ ہر ایک کی اپنی اپنی علامات ظاہر ہوگی۔ مگر بواسیر عمیاء (اندھی بواسیر) کی ظاہری کوئی علامت نہیں ہوتی۔

۱۔ دست کے ذریعہ خون یا رطوبت کا بکثرت خارج ہونا۔ سیلان خون بواسیر یا سیلان رحم وغیرہ

۳۷۔ ورم پردہ صفاق کی نبض (PERITONITIS)

- * ورم پردہ صفاق کی نبض پیٹ میں چھین دار۔ چیز تا ہوا درد یا سوزش لرزہ بخار کے ساتھ نبض سریع اور تار کی مانند سخت ہو جاتی ہے اور کبھی دھاگہ کی مانند نرم چلتی ہے۔

۳۸۔ ورم زائدہ اخور (اندھی آنت) کی نبض (APPENDICITIS)

مقام اخور میں درد کے ساتھ نبض سریع اور گرم ہوتی ہے جس قدر تکلیف زیادہ ہوگی نبض اسی قدر سریع اور گرم ہوگی۔

۳۹۔ ضعف جگر کی نبض (ABNORMAL FUNCTIONS OF LIVER)

اگر ضعف جگر کی حالت میں دائیں جانب کی نبض قوی اور عظیم بہ عظم جگر کی علامت ہے اگر ان ملاقات کی تحقیقات کے ساتھ نبض صلب ہو تو صغر جگر کی دلیل ہے۔ دائیں جانب کی نبض لمبی ہو تو یہ ضعف جگر سرد کی علامت ہے۔ اگر دائیں جانب سریع اور عظیم ہو تو یہ نبض ضعف جگر کا

۴۰۔ جگر کی سختی اور ضعف معدہ (CIRRHOSIS OF LIVER)

اگر دائیں ہاتھ کی نبض خالی، صلب، دقیق اور ضعیف ہو تو جگر کی صلابت (سختی) اور ضعف ہضم کی دلیل ہے

۴۱۔ ورم جگر کی نبض (HEPATITES)

اگر دائیں نبض موجی اور بائیں نبض منفی طور پر موجی ہو تو ورم

جگر کی علامت ہے۔

۲۲۔ ورم گردہ کی نبض (NEPHRITIS) —

ورم گردہ میں نبض حصری (گھری ہوئی) محسوس ہوتی ہے جس گردہ میں تکلیف ہوگی اُسی جانب کی نبض دبی ہوئی ہوگی۔

۲۳۔ قرحہ مثانہ کی نبض (CYSTITIS) —

قرحہ مثانہ میں بائیں جانب کی نبض سرعت میں کمزور ہوتی ہے

۲۴۔ قرحہ اَحلیل (سوزاک یا آتشک) (GONORRHOEA) —

اگر بدن گرم نبض عظیم بہ مائل سرعت ہو تو قرحہ اَحلیل یا سوزاک آتشک کے علاوہ گرم اذوائغیہ کے زیادہ استعمال کا پتہ دیتی ہے۔ آتشک میں سیلان خون جیسی نبض پائی جاتی ہے جب آتشک کا مادہ خون میں شامل ہو کر اس کا اثر سارے بدن میں پہنچ جاتا ہے تو یہ مرض ادرزمن ہو جاتا ہے تو اس صورت میں یہ نبض زائل ہو جاتی ہے۔

۲۵۔ کمی خون کی نبض (ANEMIA PULSE) —

اگر نبض لیٹن اور دقیق ہو۔ تو یہ کمی خون کی دلیل ہے۔ نبض ممتلی اور ضعیف ہو تو یہ بھی کمی خون کی علامت ہے۔

۲۶۔ صَاحِخِخون کی کثرت (EXCESS OF HEALTHY BLOOD) —

اگر نبض متواتر ممتلی اور صلب ہو اور ظاہری اور باطنی تکلیف نہ ہو

خون مُرخ ہو تو یہ جسم میں صاعِ خون کی زیادتی کی خبر دیتی ہے۔

۴۷۔ شراب کی نبض (DRINKERS PULSE)

شرابی کی نبض موجی ہو جاتی ہے۔ زیادتی کی صورت میں نبض سریع اور متلی ہو جاتی ہے۔ بخوری دیر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے۔

۴۸۔ شمسی حرارہ یا لو لگنا کی نبض (SUN STROKE)

سردرد۔ سر چکرانا۔ کمزوری پیدا ہونے کے ساتھ نبض ضعیف اور دقیق ہوتی ہے۔ تپ۔ آبکائیاں اور بیہوشی ہوتی ہے۔ اور ضعف بڑھتا جاتا ہے۔ شدت کی صورت میں تیز بخار ۴۰ تا ۱۱۰ ہوتا ہے۔

۴۹۔ سکۃ کی نبض (APOPLEXY)

سکۃ کی نبض متلی اور بلی یعنی آہستہ آہستہ چلتی ہے اور جلد خشک ہوتی ہے۔

۵۰۔ حاملہ کی نبض (MATERNIT PULSE)

حاملہ کی نبض عظیم۔ سریع اور متواتر ہو جاتی ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا جلتا ہے نبض میں سرعت۔ تواتر کے ساتھ امتلاء وغیرہ کا دوسرا احساس پیدا ہوتا ہے۔

۵۱۔ اسقاط یا وضع حمل کی نبض (PULSE IN ABORTION & AFTERPAIN)

وضع حمل اور اسقاط کی نبض میں سرعت تواتر اور صلب پیدا ہو جاتا ہے جب وضعگی یا اسقاط کا عمل پورا ہو جاتا ہے تو نبض بلی اور ضعیف

ہو جاتی ہے۔

۵۲۔ خرابی رحم کی نبض (PULSE OF UTEROS)

اگر عورت کی دائیں نبض میں فترہ ہو۔ یہ خرابی رحم کا پتہ دیتی ہے اس حالت میں عورت کو جلدی حمل نہیں ہوتا۔ اگر ہو تو استسقاء ہو جاتا ہے۔ اگر دونوں ہاتھوں میں فترہ پایا جائے۔ تو خرابی رحم کے ساتھ معدہ کی خرابی بھی پائی جاتی ہے۔

۵۳۔ ورم رحم کی نبض (UTERITIS)

دائیں طرف کی نبض دبی اور گھٹی گھٹی سی چلتی ہے۔ ایسی نبض ورم کے کم یا زیادہ ہونے پر علامات میں تخفیف یا زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

۵۴۔ اختناق الرحم کی نبض (HYSTERIA)

اس صورت میں نبض سرزبع اور متغادات ہوا کرتی ہے۔ اگر یہی نبض مردوں میں پائی جائے تو سب کو ظاہر کرتی ہے۔

۵۵۔ ضعف اور کمزوری کی نبض (GENERAL WEAKNESS)

اس حالت کی نبض متواتر دقیق (مانند سوت) جس کا شمار محال ہو ضعف اور کمزوری کا پتہ دیتی ہے جس قدر کمزور علامات ہوں گی۔ اسی قدر نبض بھی مضعف ہوگی۔

۵۶۔ رقت منی کی نبض (FLUIDITY SEMEN)

اگر نبض سریع ضعیف اور متلی ہو تو مادہ منویہ کے رفیق ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ اکثر تبض میں ضعف پایا جاتا ہے۔

۵۷۔ نامرد کی نبض (PULSE IN IMPOTENCY)

یہ چاروں قطردں میں کمزور ہوتی ہے۔ بطی ضعیف۔ صغیر اور متفاوت چلتی ہے۔

۵۸۔ شدید وجع المفاصل کی نبض (ACUTE ARTHRITIS)

اس حالت میں عموماً نبض متلی شہوق متواتر اور لین ہو جاتی ہے کیونکہ درد کی وجہ سے جسم میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۵۹۔ رسولی کی نبض (TUMER)

نبض منخفض (گہری) ہونے کے ساتھ صلب ہو۔ تو یہ جسم میں رسولی کا پتہ دیتی ہے۔ اگر عورت کی نبض گہری اور سختی میں بہت زیادہ ہو تو یہ رحم میں رسولی یا رجاء (جھوٹا حمل) کو ظاہر کرتی ہے۔

۶۰۔ مردوں میں سل اور عورتوں میں کمی خون (ISCHEMIA & T.B.)

اس حالت میں نبض متواتر۔ رفیق اور سریع (جلد) چلا کرتی ہے۔

۶۱. بحران (ACME CRISIS OR LYSIS)

اگر شدید بخار یا کسی رطوبت کے اخراج کے بعد نبض اس قدر سریع و قوی تر ہو جائے اور اس کی ضربات کا شمار دشوار ہو۔ مریض نڈھال یا بیہوش ہو تو یہ بحران کی علامت ہے۔

نبض سے موت کی علامات کا اظہار

DEATH SYMPTOMS FROM PULSE

دل میں سب سے پہلے زندگی (حرکت) پیدا ہوتی ہے اور زندگی کا انقطاع دل ہی سے ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ نبض کا اظہار بھی دل ہی سے ہوتا ہے اور دل کل جسمانی اعضاء کو خون پہنچاتا ہے جسم کے تمام اندرونی (خفیہ) حالات سے واقف ہو کر اپنی حرکت (نبض) کے ذریعہ پتہ دیتا ہے جب شدید اور لمبی مرض سے جسم کی قوت کمزور ہو جاتی ہے تو طبیعت فطری طور پر جسمانی تکلیف کا بوجھ برداشت نہ کر سکنے سے دل اپنی زقنار میں یکسانیت نہیں رکھ سکتا۔ اسلئے ایک مہینہ پہلے دائیں جانب کی نبض میں ۳۰ مرتبہ مسلسل ضرب لگانے کے بعد ایک فترہ (وقفہ) ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر حکم لگایا جاسکتا ہے کہ مریض ۳ دن تک اسی ملک عدم ہو جائے گا۔ یہ وقفہ ہر روز (ایک ایک ضرب) کم ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً ۳۰ ضرب بعد ایک فترہ (وقفہ) پھر ۲۹ ضرب بعد ایک فترہ پھر ۲۸ ضرب بعد ایک فترہ پھر ۲۷ ضرب بعد ایک فترہ جتنی کہ آخری

ایک ضرب کے بعد فترہ آخری فترہ ہوگا۔ اور ۲۴ گھنٹہ بعد یا کسی وقت پہلے نبض ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتی ہے۔

۲۔۔ اگر دائیں جانب نبض فترہ پیدا ہو جائے اور خلعتی نہ ہو اور بائیں جانب میں سرعت واقع ہو جائے۔ تو مرخص جان بر (صحتمند) نہیں ہوا کرتا

۳۔۔ اگر نبض بہت بکبر ضعیف اور مہدم ہو جائے اور اس سے چند لمحے پہلے دائیں نبض اور پھر بائیں نبض یقیناً ساقط ہو جایا کرتی ہے۔ اس سے نیاض بلا ثاقل ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ اب روح کا انقطاع (ٹوٹنا) بالیقین ہو جائے گا۔

نبض کا مختصر جائزہ

نبض متواتر۔ ممتلی۔ صلب

• یہ نبض عضلاتِ دل کا پتلا ہو جانا اور خونِ صانع کی کثرت کا پتہ دیتی ہے۔

نبض متواتر۔ ممتلی۔ ملائم

• یہ نبض بخار کی آمد۔ ذاتِ الریہ۔ سرخ بخار اور سرخ بادہ کی خبر دیتی ہے۔

نبض متواتر۔ دقیق۔ سریع

• یہ نبض مردوں میں سہل اور عورتوں میں کمی خون کی اطلاع دیتی ہے

نبض غیر مساوی (غیر منتظم) کمزور متواتر یا متفاوت

• یہ نبض دل کی کیواڑیوں یا دل کی بیماریوں کو ظاہر کرتی ہے۔

نبض متملی عظیم (کود نے والی) متواتر لائن (ملائم رہنے والی)

- یہ نبض شدید رجع المفاصل کا پتہ دیتی ہے۔

نبض دقیق - متملی - صلب

- یہ نبض پردہ صفاق میں سوزش کی خبر دیتی ہے۔

نبض متواتر دقیق (سوت کے مانند جس کا شمار محال ہو)

- یہ نبض سکۃ دماغ کے دباؤ، منشی اشیاء کے اثرات اور جوف قلب میں پانی کا پتہ دیتی ہے۔

نبض متفاوت - سریع - یہ نبض عورتوں میں باؤ گولہ (ہسٹریا)

اختناق الرحم اور مردوں میں سل کوٹا ہر کرتی ہے۔

نبض عظیم - طول - عرض،

- نبض ان تینوں قطروں (عظیم - طول - عرض) میں احساس کم ہو تو یہ تمام روی کی علامت ہے۔

نبض خلقی صغیر النبض ضعیف القوی

- ایسی نبض نامرد ہونے کے قریب تر علامت ہے۔

نبض حصری

- یہ نبض ورم گردہ کا پتہ دیتی ہے۔

نبض منشامری

- یہ نبض ورم دماغ - پھیپھڑے کا ورم جو حجاب تک ہو، ذات الجنبہ کی ابتدا اور ساری آنتوں کا ورم، سرسام حقیقی - اختلال عقل میں ناشامری چلتی ہے۔

نبض موجی

•۔ نفس رماغ اور شش (پھیپھڑے) میں درم ہو جائے تو نبض موجی چلتی ہے اگر نبض موجی دائیں بائیں نبض موجی ہو تو یہ درم جگر کی علامت ہے

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

قطعہ تاج

الفاظ شکر الہ تک

۲۲۰ + ۵۵۶ + ۱۰۲

۸۸ ۹۶

اس کام پر میں شکر الہ کس طرح کروں
الفاظ کے سرمایہ سے محروم میں تو ہوں
جس کا بول میں اور آپ سمجھی کچھ اسی کا ہے
کیوں کرتا تمام سعی کے حاصل کا دم بھروں
کاوش یہ ایک فرض تو پتو ع قرض تھا
انزائے نبض کی صورت میں جوں کا توں
کاوش

۱۳۹۶

۱۱ ۸۸



حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

PDF

تیار کردہ